شاہ ولی اللہ اور اُن کا

نظریۂ انقلاب

امام عبید اللہ سندھی

www.KitaboSunnat.com

DATA ENTERED

شاہ ولی اللہ اور اُن کا

نظریۂ انقلاب

M4N
6426

22257
Punjab University

(رسالہ محمودیہ)

امام عُبید اللہ سندھی

مترجم: شیخ بشیر احمد بی اے

www.KitaboSunnat.com

طیب پبلشرز

5- یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور:7241778

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

کتاب ------ شاہ ولی اللہ اوران کا نظریہ انقلاب

مصنف ------ مولانا عبیداللہ سندھیؒ

مترجم ------ شیخ بشیر احمد بی اے

مطبع ------ حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور

کتابت ------ محمد طارق حضرت کیلیانوالہ

اشاعت ------ اکتوبر 2002ء

برائے ------ طیب پبلشرز لاہور۔ 7241778

اہتمام ------ محبوب الرحمٰن انور

قیمت ------ 70 روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22257

فہرست مضامین

نقش اوّل 11
مولانا سندھیؒ کا مکتبہ فکر 13
عرض مرتب 27
دیباچہ از مولانا عبید اللہ سندھیؒ
فائدہ (۱) 38
امام ولی اللہ قربُ الوجود کے مقام میں 38
فائدہ (۲) 39
امام صاحب کی جامعیّت 39
عالمگیر انقلاب کی پیشگوئی 39
فائدہ (۳) 40
امام صاحب قائم الزمان ہیں 40
آنیوالے انقلابات کا ڈراوا 41
فائدہ (۴) 42
امام صاحبؒ لسان اللہ، ذکی اور حکیم الامت ہیں۔ 42
فائدہ (۵) 43

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحیت کا خلعت	43
امام صاحبؒ کی خصوصیات	43
فائدہ (۶)	44
اپنی نسل کے متعلق پیشگوئی	44
یادداشت از مولانا عبیداللہ سندھیؒ	44
فائدہ (۷)	45
امام عبدالعزیزؒ کا قول	45
یادداشت از مولانا عبیداللہ سندھیؒ	46
فائدہ (۸)	46
مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کے خیالات امام صاحبؒ کے متعلق	46
یادداشت از مولانا عبیداللہ سندھیؒ	46
فائدہ (۹)	47
مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ کا قول	47
فائدہ (۱۰)	47
حضرت میرزا مظہر جانجاناںؒ کا ارشاد امام صاحبؒ کے متعلق	47
فائدہ (۱۱)	47
امام عبدالعزیزؒ کا قول	
فائدہ (۱۲)	48
امام صاحبؒ کی بلند مرتبہ دعا (بطور خلاصہ)	49
فائدہ (۱۳)	51
مفہمین کون ہیں ؟	51

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہمین کا نفسیاتی تجزیہ 51
مفہمین کی قسمیں 52
(۱) کامل 52
(۲) حکیم 53
(۳) خلیفہ 53
(۴) مؤید من اللہ 53
(۵) ہادی ومزکی 53
(۶) امام 53
(۷) مُنذِر 53
(۸) نبی 54
حضرت مُحمّد رسول اللہ صلعم کی دو بعثتیں 54
آنحضرت صلعم کی کامل جامعیّت 55
فائدہ (۱۴) 55
(۱) جادۂ قویمہ سے ناواقف لوگ 55
(۲) جادہ قویمہ کے قریب پہنچنے والے لوگ 56
(۳) جادہ قویمہ کے شناسا 57
امام صاحبؒ جادہ قویمہ کے عالم ہیں 57
امام صاحبؒ کو نبی اکرم صلعم کے تبیان کا علم ہے۔ 57
امام صاحبؒ کو صحابہ کرامؓ کے ایضاح کا علم ہے۔ 58
امام صاحبؒ کو مجتہدین متقدمین کی تشریح کا علم ہے۔ 59
امام صاحبؒ کو مجتہدین متقدمین کے اقوال کی شرح کا علم ہے 59

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان سب کا ربط بھی جانتے ہیں۔ 59
رائے کی حقیقت 60
سنتِ ظاہرہ 60
علم شریعت کی دو قسمیں 61
جادۂ قویمہ میں اختلافات 62
اختلافات کے چار درجے 62
(۱) اختلاف مردود نامقبول 62
(۲) اختلاف مردود مقبول 62
(۳) اختلاف مقبول محمود 63
(۴) اختلاف تقلیدی 63
مذاہب اربعہ کا ظاہر اور شاذ 63
حنفی، مالکی، شافعی 63
شریعت مصطفویہ کا ظاہر اور شاذ 64
(۱) قرآن حکیم 64
(۲) موطا امام مالک اور صحیحین 64
(۳) تعامل اہل مدینہ 65
(۴) کتب مشہورہ 66
عذر کے درجات 66
اختلاف محمود 67
اختلاف کے وقت کیا کیا جائے؟ 68
کتب ضروریہ 68

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدور بازغہ میں بحث ارتفاقات	78
ارتفاق اوّل	78
ارتفاق دوم	79
ارتفاق سوم	79
ارتفاق چہارم	80
ارتفاقات کی بنیاد	81
ارتفاقات میں اتحادِ اقوام	81
فائدہ (۱۸)	82
ارتفاقات تمام اقوام میں پائے جاتے ہیں۔	82
اصول و فروعِ ارتفاقات	82
مخالفین ارتفاقات کی حیثیت	83
فائدہ (۱۹)	84
ارتفاقات پر اصولی اتحاد کیوں ہے؟	84
فائدہ (۲۰)	85
شہری زندگی کی تباہی کے اسباب	85
(۱) پیشوں کی غلط تقسیم	85
(۲) عیش پسندی کی ترویج	85
ان کے نتائج	86
ایران کی مثال	86
فائدہ (۲۱)	87
ایرانی سوسائٹی کی بربادی کے اسباب پر تفصیلی نظر:	87

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام صاحبؒ کا مقام 69
فائدہ (۱۵) 69
اہل اعراب کی قسمیں 69
(۱) ا۔ مقام دعوت سے دور بسنے والے 69
(ب) وہ جن کو ان کی زبان میں تبلیغ نہیں ہوئی 70
(۲) ناقص العقل لوگ 70
فائدہ (۱۶) 71
انسانی حاجتیں دراصل حیوانی حاجتیں ہی ہیں۔ 71
انسانیت کے تین خاص نکتے 72
(۱) رفاہ عام کا تخیل 72
(۲) حبِّ جمال 73
(۳) مادہ ایجاد و تقلید 73
ارتفاقات کی پیدائش 74
اختلافِ ارتفاقات کے اسباب 75
ارتفاق کی دو حدیں 75
ارتفاقِ اوّل 75
ارتفاقِ دوم 76
ارتفاقِ سوم 76
ارتفاقِ چہارم 77
قومی مزاج اور خلافت 77
فائدہ (۱۷) 78

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھارہویں صدی عیسوی کی دلّی کی حالت	88
ٹیکسوں کی بھرمار	88
عوام کی حالت	89
انسانی معاشرت پر خطرناک اثر	89
بیکاری کی مصیبت	90
اس کا نتیجہ :۔ اخلاقی بربادی	91
ایک مثال	91
عیاشانہ زندگی کا انجام انقلاب ۔	91

تمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22257

نقشِ اوّل

مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم جس دور کے آدمی ہیں۔ یہ وہ دور ہے جب مسلمان اپنی حکومت و سلطنت سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ وہ اسلام جو کبھی دوسری قوموں کے لئے پرکشش نظریہ حیات تھا۔ اس دور میں مسلمانوں کے زوال نے ایک دوسری صورتحال پیدا کر دی، لیکن مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم اسلام کو اس انقلابات کے دور میں بھی ایک مکمل اور جامع نظریہ حیات سمجھتے تھے اور اُن کے اس رسوخ اور ایمانی پختگی کی بڑی وجہ حضرت شاہ ولی اللہ کی حکمت اور فلسفہ کا مطالعہ تھا۔ اور اسی کی دعوت وہ تمام مسلمانوں کو دیتے رہے یہی وجہ ہے کہ ہمیں مولانا سندھی کی تقریروں اور تحریروں میں حضرت شاہ صاحب کی کتب کے جا بجا حوالے نظر آتے ہیں۔

مولانا سندھی مرحوم سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کو اپنا نظام عملی طور پر قائم رکھنے میں تو شکست ہوئی ہے۔ لیکن اسلام اپنے فکر اور فلسفہ میں ایک ناقابل شکست حقیقت ہے۔ اور عملی ڈھانچہ کی شکست بھی ہماری اپنی ہی بعض کوتاہیوں کا نتیجہ ہے لہذا ایسا فکر جس کو زوال نہیں۔ دورِ زوال میں اس کی دعوت ایک خاص حکمت کے متقاضی ہے، جس کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی تصانیف میں پیش نظر رکھا ہے۔ اسی لیے مولانا سندھیؒ مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو حضرت شاہ صاحب کی کتابوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ اس دور کی علمی اور عملی تاریخ جس قدر امام ولی اللہ دہلوی نے ضبط کر دی ہے وہ ہمیں کسی مصنف کی کُتب میں نہیں ملتی اسی لئے ہم امام ولی اللہ کی کتابیں بیت الحکمۃ میں پڑھانا چاہتے ہیں

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولانا اپنی اس کوشش میں ناکام رہے کیونکہ انہوں نے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑے حلقے کو حضرت شاہ صاحب کی حکمت کیطرف متوجہ کر لیا ہے اور آنیوالا دور مولانا سندھی کی اس کوشش کو مکمل عملی جامہ پہنائے گا۔

لیکن بعض لوگ حضرت سندھی کے بارے میں سوءِ ظن کا شکار رہے اور کہتے رہے۔ مولانا سندھی جو کچھ کہتے ہیں یہ اُن کی اپنی بات ہے حضرت شاہ ولی اللہ کی بات نہیں، زیر نظر کتاب میں حضرت سندھی نے اسی غلط فہمی کو دور کرنا چاہا ہے۔ اس میں انہوں نے امام ولی اللہ دہلوی کے ارشادات دعوت اور انقلابیت کی تعیین خود ان کی تصنیفات سے کی ہے، اور ولی اللہی سلسلہ کے معروف علماء کرام کی آراء حضرت دہلوی کے بارے میں پیش کی ہیں کہ وہ حضرت شاہ ولی اللہ کو کیا مقام دیتے ہیں۔

یہ کتاب حضرت سندھی نے عربی میں لکھی تھی اور اپنے استاد کے نام پر اس کا نام "محمودیہ" رکھا بعد میں شیخ بشیر احمد بی اے نے اس کو اردو میں ترجمہ کیا تو انہوں نے اپنے استاد (مولانا عبید اللہ سندھی) کے نام پر "عبیدیہ" کا نام دیا ہم نے دونوں تحریروں کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ عربی سے براہ راست استفادہ کرنیوالے احباب اور اردو سے استفادہ کرنیوالے بیک وقت مستفید ہو سکیں۔

تاہم بیرونی ٹائیٹل کا نام ادارے نے "شاہ ولی اللہ کا نظریہ انقلاب" تجویز کیا ہے تاکہ نام ہی سے کتاب کے مضامین کا علم ہو جائے، جو عام قاری کے لیے عبیدیہ اور محمودیہ کے ناموں سے مشکل تھا۔ اسی مناسبت سے پروفیسر محمد سرور مرحوم کا ایک مضمون جو انہوں نے الرحیم، حیدر آباد جلد ۳ شمارہ نمبر ا مورخہ جون ۱۹۶۵ء کے لیے لکھا تھا۔ کتاب کے شروع میں لگا دیا گیا ہے۔

محمد عباس شاد

۱۶ اکتوبر ۱۹۹۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا مکتبہ فکر

مولانا عبیداللہ سندھیؒ جیسے مصلحین ملت کو بعض حلقوں میں احیاء پسند ماضی پرست کہا جاتا تھا۔ ان حضرات کو شاید معلوم نہیں کہ عمل کے لیے ماحول اور اس کی ضرورتوں سے مفاہمت کرنا ضروری ہوتا ہے اور جس طرح لطافت بے کثافت جلوہ پیدا نہیں کر سکتی اسی طرح کوئی نصب العین جب تک کہ ماحول کے ساتھ اس کی مفاہمت نہ ہو، عملی پروگرام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

اور ــــــ وہ اس لئے کہ ہر قوم کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے جس طرح کہ ہر قوم کی اپنی خاص زبان ہوتی ہے اور جیسے اس قوم کو کوئی بات سمجھانے کے لئے اس کی زبان، اس کے اسلوب بیان اور اس کی ادبی روایات کو جاننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو کسی عملی پروگرام پر چلانے کے لئے اس کے مزاج اور اس کی تاریخی روایات کا خیال کرنا پڑتا ہے، اور جب تک کوئی پروگرام اس کے ذہن میں نہ اترے، اور جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے مزاج کے مطابق ہو۔ اس وقت تک اس قوم میں عمل کا ولولہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

یہ تو "ارباب انقلاب" کا اعتراض تھا۔ اسی طرح "ارباب دین" نے بھی مولانا سندھی پر اعتراض کئے ہیں۔ مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم نے ایک دفعہ "معارف" میں یہاں تک لکھ دیا تھا کہ:۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں اشارۃً بھی کبھی کتاب و سنت سے اپنی ذراسی بے تعلقی کا بھی اظہار نہیں فرمایا بلکہ اسکے خلاف انکی زندگی کے آخری دنوں میں راقم السطور جب خدمت میں حاضر ہوا تو وصیت کے طور پر اسے فرمایا کہ:-

"قرآن کی محبت دل میں جاگزین کرو اسے اپنے فکر و عمل کا اساس بناؤ اور پھر زندگی کے مسائل کو سوچو، سمجھو اور ان کو سلجھاؤ، ہوا یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے پہلے تو قرآن کی جلدیں باندھیں پھر اسے غلافوں میں لپیٹا، ہم ان غلافوں کو چاک کرنا چاہتے ہیں ہم ان جلدوں کو پھاڑ دیں گے تاکہ قرآن جیسا وہ ہے لوگوں کے پاس پہنچے اپنی اصلی شکل میں بالکل واشگاف اور بے نقاب لوگ اسے پڑھیں اور اپنی زندگی میں اسے مشعل راہ بنائیں"

اس کے باوجود اہل علم کا جو گروہ اس بات پر مصر ہوا کہ مولانا کے انقلابی فکر اور انکی انقلابی تعلیمات کی سند چونکہ ہم کتاب و سنت کے صحائف میں نہیں پاتے اس لئے ہم مولانا کی دعوت کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں ــــ ان واجب الاحترام اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ آپنے اور سب لوگوں نے دیکھا ہے کہ مولانا جو کچھ فرماتے اور لکھتے تھے اسمیں ایک بات کا وہ بہت خیال رکھتے تھے ان کا دستور یہ تھا کہ کتاب و سنت کے حوالے سے جو بات بھی کہتے اس کے ساتھ ہی یہ ضرور بتا دیتے کہ یہ نتیجہ میں نے شاہ ولی اللہ صاحب کی فلاں کتاب کی فلاں عبارت سے استنباط کیا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات کہتے جس کے لئے انہیں شاہ صاحب کی کتابوں سے سند نہ ملتی تو صراحت کر دیتے کہ یہ میرا ذاتی اجتہاد ہے میں آپکو منوانے کیلئے مصر نہیں ہوں جو چاہے مانے اور جسکا جی چاہے نہ مانے ــــ ہمارے خیال میں ان حضرات کو اس بات سے تو شاید انکار نہ ہوگا کہ مولانا عبید اللہ صاحب شاہ ولی اللہ کے علوم اور ان کی حکمت میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے اور آپ بھی جانتے ہوں گے کہ ولی اللہی علوم ساری عمر ان کی زندگی کا اوڑھنا، بچھونا رہے ہے اس سلسلہ میں مجلہ الفرقان (بریلی) کے صفحات پر مولانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مولانا سندھی کے افکار میں یہ چیز بڑی طرح کھٹکتی ہے کہ وہ اسلام کا قلادہ بھی موجودہ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری نہیں سمجھتے"
ان حضرات کا کہنا ہے کہ
ہم بھی آخر کتاب وسنت کے عالم ہیں، شاہ ولی اللہ صاحب کی کتابیں ہم نے بھی پڑھی ہیں لیکن جو باتیں مولانا عبید اللہ سندھی صاحب کتاب و سنت کی انقلابی تعلیمات اور شاہ ولی اللہ کی انقلابی حکمت کے متعلق کہتے ہیں وہ ہمیں تو ان کتابوں میں کہیں لکھی ہوئی نظر نہیں آئیں۔ آخر یہ معمہ کیا ہے؟"

ان بزرگوں کو اس بات سے تو شاید انکار نہ ہوگا کہ مولانا بھی کتاب و سنت کے بہت بڑے عالم تھے اور ان کی ساری زندگی قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق کو سمجھنے میں گزری اور اس راہ میں انہوں نے کبھی کسی جسمانی تکلیف اور دماغی مشقت کی پروا نہ کی، اور آپ کو اس کا بھی علم ہوگا کہ موصوف نے علم حدیث و فقہ کی تحقیق میں بھی زندگی کا ایک معتدبہ حصّہ صرف کیا تھا۔ پھر فلسفہ و حکمت پر بھی وہ غائر نظر رکھتے تھے اور تصوف، کے تو وہ محض عالم نہ تھے بلکہ انہوں نے بزرگوں کی صحبت میں رہ کر سلوک کی باقاعدہ منزلیں طے کی تھیں۔ اپنے بزرگوں اور استادوں کے ساتھ ان کی عقیدت اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جس مرشد نے بچپن میں سب سے پہلے ان کو کلمۂ توحید کی تلقین فرمائی تھی، زندگی کے آخری دنوں تک جب کبھی اس مرشد کا نام ان کی زبان پر آتا تو فرطِ محبت میں مولانا پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھیں بے اختیار پرنم ہو جاتیں۔ اور جس استاد سے انہوں نے کتاب و سنت کی تعلیم پائی تھی اس پاک نفس بزرگ کے ارشادات کی تعمیل میں انہوں نے اپنی ساری زندگی جان جوکھوں میں کاٹی، وطن سے بے وطن ہوئے، پردیس میں مارے مارے پھرے، ذلتیں برداشت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیں، بھوکے رہے کوڑی کوڑی کے محتاج ہوئے، اس استاد سے ان کی فریفتگی کا یہ حال تھا کہ آخر وقت میں بستر مرگ پر پڑے ہیں، اور جب جان لینے والا فرشتہ آکر دستک دیتا ہے تو انہیں اپنے مرحوم و مغفور استاد کے نام کو زندہ رکھنے کے سلسلے میں "یادگار شیخ الہند" اور "محمود نگر" کے متعلق تدبیروں میں مصروف پاتا ہے کتاب و سنت کا مطالعہ و تحقیق سے اتنی وابستگی، اور ان کی تعلیم دینے والوں سے زندگی کی آخری ساعت تک اسقدر شیفتگی اور عقیدت ـــــ یہ جانتے ہوتے کسی معترض کا یہ کہنا کون باور کرے گا کہ :

"مانا مولانا کی زبان و قلم پر تو بیشک کتاب و سنت کا ذکر آتا ہو گا لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان کے دل اور دماغ "نعوذ باللہ" کسی اور وادی میں بھٹک چکے تھے اور وہ محض زمانہ سازی کے طور پر یا اپنی کسی مصلحت کے خیال سے کتاب و سنت کے ذیل میں اپنی باتیں کیا کرتے تھے"

مولانا عبید اللہ سندھی کے متعلق جو یہ کہتا ہے سچی بات ہے وہ مولانا کے مزاج اور انکی طبیعت سے بالکل ناواقف ہے ورنہ اگر مولانا کی زندگی پر اسکی نظر ہوتی تو وہ بآسانی سمجھ لیتا کہ مولانا جیسی طبیعت والے آدمی کیلئے سالہا سال تک اسی طرح کی دورخی زندگی گزارنا ناممکن تھا اور نہ انہیں اسکی مطلق ضرورت تھی، وہ خدانخواستہ اگر کتاب و سنت کو خیرباد کہہ کر حقیقتہً دوسری وادی میں قدم رکھ چکے ہوتے تو وہ اسکا کھلے بندوں اعلان کرتے اور اسکے صلے میں ایک دنیا ان کی پیشوائی کو آگے بڑھتی اور عظمت اور قیادت ان کے قدم چومنے کو حاضر ہوتی اگر وہ ایسا کرتے تو ہمارے خیال میں انہیں اسمیں زیادہ دقت بھی نہ ہوتی کیونکہ وہ اپنے ضمیر کی آواز پر بچپن ہی میں دنیا کی سب سے بڑی متاع یعنی بیوہ ماں کی محبت، جانثار بہنوں کی عقیدت اور گھر کا آرام اور سکھ چھوڑ چکے تھے، اور اس کے بعد بھی بارہا اپنے ذہن اور عمل کی یک رخی کی خاطر انہوں نے بڑے بڑے مناصب سے ہاتھ کھینچ لیا تھا لیکن کیا یہ واقعہ نہیں کہ انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید سلیمان ندوی صاحب کا یہ ارشاد گرامی ہم نے دیکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ :-

"مولانا سندھی کے مضمون کو میں نے بغور پڑھا اور اس یقین کیساتھ ختم کیا کہ بیشک مولانا کی نظر حضرت شاہ صاحب کے فلسفے اور نظریات پر نہایت وسیع ہے"

اس کے علاوہ الفرقان کی اسی اشاعت میں مولانا منظور صاحب نعمانی نے بھی مولانا کے متعلق لکھا تھا کہ مولانا کے مقالہ کے مطالعہ کے بعد اندازہ کیا جا سکتا ہے:

"..... ولی اللّٰہی حکمت پر مولانا کی نظر کس قدر گہری ہے اور شاہ صاحب کے علوم و معارف کا انہوں نے کس قدر عمیق مطالعہ فرمایا ہے"

قارئین خود ہی انصاف فرمائیں کہ ان شہادتوں کے بعد کسی صاحب کا یہ کہنا کہ مولانا خدانخواستہ شاہ صاحب کو سمجھ نہیں سکے یا انہوں نے جان بوجھ کر شاہ صاحب کی باتوں کا غلط مطلب لیا کس قدر ظلم ہو گا۔

اب اگر اہل علم کے گروہ میں سے کوئی صاحب یہ کہیں کہ ہم نے کتاب و سنت کو پڑھا ہے اور شاہ صاحب کے علوم کا بھی احاطہ کیا ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں قرآن کی انقلابی تعلیم اور شاہ صاحب کی انقلابی حکمت کا کہیں سر پتہ نہیں ملا تو اس کے جواب میں مجبوراً یہی عرض کرنا پڑے گا کہ محترم بزرگو! پڑھنے پڑھنے میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے بیشک آپ نے یہ سب کچھ پڑھا ہے ہمیں اس سے مجال انکار نہیں لیکن آخر اس سے بھی تو انکار نہیں ہو سکتا کہ مولانا نے بھی کتاب و سنت کو پڑھا تھا اور انہوں نے جیسا کہ سب کو تسلیم ہے، شاہ صاحب کی حکمت پر برسوں غور کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ مولانا اپنے مطالعہ و فکر کے ذریعہ جن نتائج اور حقائق تک پہنچے، آپ کیوں ان تک نہیں پہنچ سکے، تو اس ضمن میں ہماری صرف اتنی گزارش ہے کہ مثال کے طور پر آپ انسان کی نظر کو لیجیے، نظر کا کام دیکھنا ہے اور بالعموم ایک آدمی کی نظر دوسرے آدمی کی نظر سے اپنی طبعی خصوصیات میں زیادہ مختلف نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی لیکن یہ تجربے کی بات ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت میں دو آدمی دیکھتے ہیں تو ایک خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے اور دوسرے پر درد و کرب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، بلکہ بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی آدمی ایک وقت میں ایک چیز کو مرغوب اور دلکش پاتا ہے اور دوسرے وقت میں یہی چیز اسے مکروہ لگتی ہے۔ اب ذرا غور فرمایئے کہ جب انسانی نظر جیسی مادی چیز کا یہ حال ہے کہ مختلف حالات و کوائف میں اس کے اثرات اسقدر مختلف ہو سکتے ہیں تو فرمایئے جب معاملہ ہو الگ الگ طبیعتوں کا، جدا جدا خاندانی حالات کا، پھر ایک دوسرے کے ماحول میں زمین و آسمان کا فرق ہو اور بعد میں ایسے حالات رونما ہوں کہ ایک تو جس فضا میں اس نے جنم لیا ہو، اسی میں اطمینان سے اپنی زندگی گزار دے، اور دوسرے کو ساری عمر زمانے کے طرح طرح کے انقلابات سے سابقہ پڑے، کیا اس صورت میں ان مختلف اشخاص کی معنوی زندگی میں بہت بڑا فرق نہیں ہوگا، اور یہ لوگ مشاہدہ اور نظر کی حد سے آگے بڑھ کر جب مطالعہ و فکر کی حدوں میں داخل ہوں گے تو کیا یہ یقینی امر نہیں کہ ایک کی فکری جستجو اور قلبی بصیرت ایک ہی کتاب کے مطالعہ سے اس پر حقائق و معارف کی ایک وسیع دنیا بے حجاب کر دے اور دوسرے کی نظر الفاظ کے ٹھوس مفہوم سے آگے نہ بڑھ سکے۔ ہماری تاریخ میں اب تک ایسا ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ اسلام کے مابعد الطبیعاتی مسائل میں یہ ہوا ہے اور خود احکام کے فرق مراتب پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ اسی بنا پر علم کلام کے مکتب خیال بنے اور اسی کا نتیجہ تھا کہ متعدد فقہی مذاہب وجود میں آئے۔ حنابلہ نے تاویل کی مطلق ممانعت کر دی۔ بعض آئمہ نے تاویل کی مشروط اجازت دی۔ معتزلہ کا فرقہ پیدا ہوا۔ اشعریہ نے اپنا علم کلام بنایا اور ماتریدی خیال والوں نے اپنا نظام فکر مرتب کیا، بیشک ان سب کا اساس کتاب و سنت تھا۔ اور سب نے "محکمات" ہی پر اپنے علم و فکر کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی لیکن ہر صاحب نظر کو اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق ہی دین کے اسرار اور حقائق معلوم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید بے محل نہ ہو اگر ہم شاہ ولی اللہ صاحب کی سب سے مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے ابتدائی مقدمہ کی ایک عبارت کا ایک مختصر سا خلاصہ یہاں پیش کر دیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس سے مسئلہ زیر بحث کی زیادہ وضاحت ہو سکے گی، شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

علوم یقینی اور فنون دینی کا اصل الاصول علم حدیث ہے یہی مشعل ہدایت ہے اور اسی سے دین کی صحیح راہ ملتی ہے لیکن علماء حدیث کے مختلف طبقے ہیں اور ان کے متعدد مراتب ہیں اس علم کے چھلکے ہیں جن کے اندر بیج ہیں اور اس کی سیپیاں ہیں جن میں موتی ہیں اس علم کو بڑے بڑے اہل فضل و کمال نے موضوع بحث بنایا اس میں پہلا درجہ تو ان محدثین اور حفاظ کا ہے جنہوں نے صحیح اور ضعیف، متواتر اور غریب حدیث کی نظر سے اس علم پر بحث کی یہ پہلا قدم ہے ظاہر سے اس علم کے باطن کی طرف جانے کا، اور چھلکے سے گودے تک پہنچنے کا، دوسرا درجہ احادیث کی لفظی اور معنوی تشریح اور توضیح کا ہے اس موضوع کو عربی زبان و ادب میں دستگاہ رکھنے والوں نے خاص کر لیا، اس کے بعد احادیث سے شرعی مسائل اور جزوی احکام استنباط کرنے کا درجہ ہے اسی کو عام علماء نے لب لباب اور حاصل مقصد سمجھا اور محقق فقہا اس کی بحث میں لگ گئے لیکن میرے نزدیک حدیث کا بحیثیت مجموعی دقیق ترین علم جو اپنے معانی میں سب سے عمیق، نور ہدایت میں سب سے ارفع اور شرعی علوم میں سب سے افضل ہے وہ اسرار دین کا علم ہے جس کی مدد سے احکام دین کی حکمت معلوم ہو، ان کی حقیقت کا پتہ چلے اور دینی اعمال کے خواص اور ان کے نکات کو سمجھا جائے۔ خدا کی قسم، یہ ہے وہ علم جس میں دوسرے سب علوم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ آدمی اپنے قیمتی وقت کو صرف کرے اور اللہ تعالیٰ نے جن اطاعتوں کو ہم پر فرض کیا ہے ان کو ادا کرنے کے بعد اس کی تحصیل کو اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ بنائے۔"

مولانا حبیب اپنے طلبہ کو "حجۃ اللہ البالغہ" کی یہ عبارت پڑھاتے تو اس علم کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ

ایک زمانے میں مسلمانوں کی حکومت تھی ان کی سیادت و سلطنت کا دبدبہ تھا ان کے بازوؤں میں قوت تھی اور ان کے اخلاق میں پختگی تھی ان کی قومی جمعیت بنی ہوئی تھی اور ان کا قانون حاکم اور نافذ تھا اس لیے اسرارِ دین کو سمجھنے اور خاص و عام کو ان حکمتوں سے واقف کرانے کی علماء نے اس وقت زیادہ ضرورت محسوس نہ کی لیکن آج نقشہ ہی دوسرا ہے نہ حکومت باقی رہی نہ سلطنت کا دبدبہ رہا ہے۔ جمعیت کبھی کی مفقود ہو گئی قانون کا عمل دخل نہیں رہا انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انتشار آخری حد تک پہنچ چکا ہے اور تو اور اب خود ہمارا دین اغیار کے نرغے میں ہے اور اس پر ہر طرف سے اور ہر طرح کے حملے ہو رہے ہیں اور ڈر یہ ہے کہ جس طرح ہماری قومی جمعیت توڑ دی گئی اسی طرح خدانہ کرے کہیں ہمارے دین کو گزند نہ آ جائے، چنانچہ آج اس زمانے میں تو اہل علم کا سب سے اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ دینِ اسلام کی حکمتوں کو سمجھیں اور غیر تو ایک طرف رہے خود اپنوں کو ان کے دین کی یہ حکمتیں سمجھائیں کیونکہ اب تو نوبت اس کی آ رہی ہے کہ کہیں مسلمان خود ہی اسلام سے خدانخواستہ دل برداشتہ نہ ہو جائیں۔"

اتنا کہنے کے بعد موصوف قدرے توقف فرماتے اور پھر رک رک کر آہستہ سے کہتے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ میں میرا اپنا حال یہ ہے کہ شاہ صاحب کے اس ارشاد کے مطابق میں نے شروع زندگی سے فرائض کے بعد اس شعبہ علم کی تحصیل اور اسی کے مطالعہ کو اپنی تمام محنت و جستجو کا موضوع بنائے رکھا ہے اور عمر بھر میری یہ کوشش رہی ہے کہ اسلام کے اصول و قواعد کے اسرار خود سمجھوں اور ان حقائق سے دوسروں کو بھی آگاہ کروں۔"

اسرار دین کی جستجو اور احکام اسلام کی حکمت کی تلاش مولانا کا انقلابی فکر دراصل نتیجہ ہے ان کے اسی دینی جذبے کی برسوں کی سخت اور پیہم جدوجہد کا، لیکن کہنے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ:

ہم نے بھی اسرار دین کی جستجو کی ہے پر ہمارا منتہائے نظر تو وہ نہیں جس پر مولانا اپنی بحث و تحقیق پر پہنچے"

سو بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی تو کیفیت یہ ہے کہ جس مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے ہوش سنبھالا تو اردگرد سب کو ایک طرح زندگی گزارتے اور ایک طرح سوچتے دیکھا، بڑے ہوئے تو دیکھا کبھی باپ داداؤں کی روش پر چلنے لگے۔ آبائی علم پڑھا، بڑے بوڑھے کی عادتیں سیکھیں خاندانی حالات سازگار ہوئے تو ساری زندگی ایک ہی ڈھرے پر گزار دی۔ اور کبھی اس کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی کہ اپنے خیالات اور عقائد و اعمال پر جرح کریں۔ اتفاق سے اگر کسی میں علم اور مطالعہ نے مذہبی جستجو کا شوق پیدا کیا تو اس نے اپنے خاندانی عقائد و اعمال میں کرید شروع کر دی اس کے بعد اکثر ایسا ہوا کہ وہ بحث و تحقیق میں تھوڑی دور پیچھے جا کر کسی عالم اور بزرگ کی تاریخی عظمت سے مطمئن ہو گئے اور ان کو اپنے افکار و خیالات میں اپنے خاندان سے باہر جانے کی زحمت ذرا اٹھانی پڑی لیکن اگر حوصلہ بلند ہوا اور ذہن کی کاوش نے زیادہ بے چین کیا تو فقہی تقلید کی جکڑ بندیوں سے نکل کر اہل حدیث میں جا ملے اور بہت کی تو فقہ اور حدیث دونوں سے دامن چھڑا لیا اور قرآن کو اپنا ملجا مان کر دل کو تسکین دے لی، بیشک ان حضرات کے علم اور مطالعہ کی ہمارے دلوں میں کچھ کم قدر نہیں، لیکن معاف فرمایا جائے اگر ہم یہ عرض کریں کہ ان کی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیل کی تحقیق اور تدقیق اکثر تقلیدی ہوتی ہے۔ ان کو آباؤ اجداد سے جو نظر ورثہ میں ملی تھی انہوں نے اسی نظر سے اپنے گرد و پیش کی دنیا کو دیکھا۔ اسی نظر سے اپنی تاریخ کا مطالعہ کیا اور اپنے علوم و فنون کو بھی انہوں نے اسی نظر سے پڑھا۔ غرض کہ ان کی یہ ساری تگ و دو اور کاوش و جستجو اپنی محدود دنیا میں محصور رہی، یہ صحیح ہے کہ اس محدود نظر کے ساتھ اسلام اور تاریخ اسلام کے مطالعہ سے جو نتائج برآمد ہوں گے ان کی حیثیت بالکل جدا ہو گی اس شخص کی بحث و تحقیق کے نتائج سے، جس کے ذہن میں سب سے پہلے اسلام کا تصور آیا ہو تو اس شکل میں کہ اگر اسلام کے پیش کردہ "اللہ" کو مانتے ہو تو سب سے پہلے "الہ" کا انکار کرو چنانچہ جب اس نے اسلام کا کلمۂ شہادت پڑھا ہو تو وہ واقعتہً "الہ" کا انکار کر چکا ہو اور پھر اس کے بعد اپنی تمام زندگی میں "الّا اللہ" کی راہ میں جہاں بھی اس نے کسی "الہ" کو حائل پایا تو وہ "الہ" کو ترک کرنے کے بعد الّا اللہ کی طرف بڑھا۔ ظاہر ہے "لا الہ الّا اللہ" کے یہ معنی جو مولانا سمجھے تھے ان لوگوں کے تصور توحید سے کتنے مختلف ہوں گے۔ جنہیں اپنی زندگی میں کبھی کسی "الہ" کو ترک کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کلمہ توحید کے بارے میں مولانا فرمایا کرتے تھے کہ:۔

> "میرے نزدیک تو اقرار باللہ سے پہلے غیر اللہ کا انکار لازمی ہے اور اسی غیر اللہ کے انکار کی عملی جد و جہد کو میں جہاد کہتا ہوں"۔

چنانچہ مولانا مسلمان ہوئے تو اسلام کا یہ مفہوم سمجھ کر مسلمان ہوئے کہ وہ عقیدے میں توحید خالص اور عمل میں جہاد کی تعلیم دیتا ہے۔

یہ توحید اور اسطرح کا جہاد مولانا کے نزدیک یہ دو اساس تھے اسلام کی تعلیمات کے، اور اسی اسلام کی کشش تھی جس نے بچپن میں ان سے گھر بار چھڑایا تھا اور اسی اسلام کو خارج میں متمکن اور حاکم بنانے میں انہوں نے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ ورنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدانخواستہ اگر معاملہ دوسرا ہوتا اور بعض علمائے کرام جس قسم کا اسلام کو آج اپنے لئے سرمایہ افتخار بنائے ہوئے ہیں، مولانا کو بھی اسی اسلام کی دعوت ملتی تو شاید وہ بھی بغداد کے اس یہودی کی طرح جس کو حضرت جنیدؒ کے زمانے میں اس قسم کی دعوت دینے والوں نے مسلمان ہونے کو کہا تھا، یہی جواب دیتے کہ "معاف فرمائیے" آپ حضرات سے تو میں غیر مسلم اچھا ہوں۔

مولانا کے ان معترضین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حسن اتفاق یا سوء اتفاق سے مولانا کے حالات کچھ ایسے تھے کہ موصوف نے کتاب و سنت کو اپنے مخصوص خاندانی نقطۂ نظر سے نہیں دیکھا اور پھر وہ بزرگوں کی تقلید میں مسلمان نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے خود تحقیق کی اور جب اسلام کو اپنے آبائی دین سے بہتر پایا تو مسلمان ہوئے اس کے بعد واقعات ایسے پیش آئے کہ ان کا مطالعہ صرف اپنی تاریخ اور خاص اپنے علوم تک محدود نہ رہا اور مزید اتفاق یہ ہوا کہ ان کو زندگی میں ایسے حالات سے سابقہ پڑا جس کی وجہ سے انہیں کئی ملکوں کئی قوموں اور کئی مذاہب کی تاریخ اور ان کے ماضی و حال کے نشیب و فراز کو بامعان نظر دیکھنا پڑا۔ جب صورت یہ ہو کہ دماغ میں توحید کا عقیدہ اور دل میں جہاد کا جذبہ ہو اور نظر و فکر میں آفاق بینی اور آفاق گیری کے تجربات سمائے ہوئے ہوں اور پھر اپنی پوری زندگی سراپا عمل، بے لوث اور بے ریا، مال و دولت سے بے نیاز، اور ہر رشتہ و پیوند سے آزاد رہی ہو تو جو شخص ان باطنی کیفیات کے ساتھ کتاب و سنت اور ولی اللّٰہی علوم و معارف میں غوطہ زن ہوگا تو ظاہر ہے وہ ان میں کچھ پائے گا۔ اس سے ان اہل علم کی تحقیقات کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے جنہوں نے اسلام کو آبا پرستی کے ضمن میں اپنایا، اہل علم کا یہ طبقہ اگر مولانا پر خفا ہے اور ان کے افکار و تعلیمات کو اسلام کے خلاف قرار دیتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام واقعی اسی شکل میں نظر آتا ہو، لیکن انصاف شرط ہے کہ اس معاملہ میں مولانا کا کیا قصور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کتاب و سنت کے نام سے جو کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں ان کے دل اور دماغ پر کتاب و سنت کے مطالعہ سے واقعتاً یہی کیفیات گزری ہیں، اور شاہ ولی اللہ کی انقلابی حکمت کا جب وہ نام لیتے ہیں تو سچ یہ ہے کہ انہوں نے اس حکمت کو اسی طرح سمجھا ہے۔

مولانا کے نزدیک توحید کا عقیدہ زندگی کی ایک زندہ اور فعال قوت تھی۔ مولانا نے توحید کو ماننا تو غیر اللہ کے خلاف معرکہ آرا ہونا ضروری سمجھا۔ مولانا کی نظر میں توحید فکر و عمل کے لئے انقلاب کا حکم رکھتی تھی۔ اسی بنا پر مولانا اسلام کی ساری تاریخ میں عقیدۂ توحید کا بہترین عملی مظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کے مبارک زمانے کو سمجھتے ہیں، جس میں عمار یاسرؓ اور بلالؓ جیسے غلام مصعبؓ و سعدؓ و سعیدؓ جیسے نوجوان اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ جیسے حسب نسب والے حضرت رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توحید کا سبق پڑھ کر اپنے سرکش اور ظالم آقاؤں کو کچلتے، اپنے مشفق و مہربان ماں باپ کو خیر باد کہتے اور اپنے عزیز و اقارب کو قتل کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ اسی عقیدۂ توحید کا اعجاز تھا کہ انہوں نے پرانے فرسودہ نظام کو ختم کر کے ایک نئی زندگی کی بنیاد رکھی اور اپنے فکر و عمل سے دنیا میں ایک انقلاب کر دیا۔ مولانا قرآن مجید کی آیاتِ جہاد کو بدر و اُحد و خندق کے معرکوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ آپؐ کے مکی و مدنی دور کو سامنے رکھ کر قرآن کے احکام و قواعد کو سمجھنے کی کوشش فرماتے ہیں اور اسی مبارک عہد کا نقشہ اپنے دل و دماغ میں تازہ کر کے کتاب و سنت سے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی زندگی سرتاپا انقلاب تھی "جاء الحق و زھق الباطل" کا نعرہ ان کی زبانوں پر تھا اور ان کے ہاتھوں سے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں پاش پاش ہو رہی تھیں۔ یہ انقلابی زمانہ صحابہ کی یہ انقلابی سیرتیں اور ان کا یہ انقلابی کردار، مولانا کے نزدیک قرآن کی دعوت کا یہ ایک نمونہ تھا جو اسلام کے قرونِ اوّل میں متشکل ہوا اور ہر زمانے میں اسی انقلاب کو بار بار بروئے کار لانا قرآن کے ماننے والوں کا فرض ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عجیب اتفاق ہے کہ تاریخِ اسلام کے ابتدائی دور کے مطالعہ نے برِعظیم ہند کے مسلمانوں کی اس دور کی دو بڑی شخصیتوں پر ایک ہی اثر ڈالا، علامہ اقبال مرحوم نے "جاوید نامہ" میں سید جمال الدین افغانی کی زبان سے ملتِ روسیہ کے نام جو پیغام دیا ہے اُسے پڑھیے، اور پھر مولانا کے ان افکار و خیالات کا مطالعہ کیجئے، یہ دونوں کے دونوں بزرگ اسی بات پر متفق ہیں کہ:

> اسلام ایک ایسے عالمگیر انقلاب کا پیغام لے کر آیا تھا، اور "لاقیصر و کسریٰ" کو اس نے ابتدائی زمانے میں متحقق بھی کر دیا۔

ممکن ہے ہمارے علماء علامہ اقبال اور مولانا عبید اللہ سندھی دونوں پر شذوذ کا حکم لگائیں، لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری قوم کے ان دو اہلِ بصیرت نے جو چیز بہت دور سے دیکھی تھی وہ اب بہت قریب آچکی ہے خدا نہ کرے کہ ہم بے خبری کے عالم میں ہوں اور وہ ہمیں آلے، اس لئے اگر اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی مقصود ہے تو خدا کے لیے مولانا عبید اللہ سندھی اور علامہ اقبال کی صداؤں کو گوشِ ہوش سے سنیئے اور قرآن کی انقلابی دعوت کی راہ میں روک نہ بنیئے۔

(پروفیسر) محمد سرور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مرتب

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی (نور اللہ مرقدہ) قدرت سے وہ دل و دماغ لے کر آئے تھے جو بہت کم انسانوں کو نصیب ہوتا ہے، چنانچہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں کہ:-

"مولانا عبید اللہ صاحب مرحوم زکی الطبع اور سمجھ بوجھ والے جفاکش اور محنتی ابتداءِ عمر سے واقع ہوئے تھے۔ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز ان کی ذکاوت اور علمی دلچسپی اور استقامت ہی کی بنا پر ان سے بہت زیادہ مانوس رہتے تھے۔"

("زمزم" ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء ہندی)

بچپن ہی میں اسلام قبول کرنے کے بعد دیوبندی مسلک پر قرآنِ حکیم، حدیث، فقہ، فلسفہ وغیرہ کا مطالعہ کیا جس میں دیوبندی سیاست سے بھی آپ کا خاص تعلق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ کو اپنے استاذِ جلیل حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن قدس سرہ العزیز کے ایماء پر افغانستان جانا پڑا۔ وہاں سے چند سال کے قیام کے بعد نکلے تو روس سے ہو کر گزرنا پڑا۔ اس سفر کے دوران میں حضرت مولاناؒ نے روس کے اُس وقت کے نئے انقلاب کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کیا اور اس انقلاب کی لادینیت کے خطرے کو اس قدر محسوس کیا کہ اپنے اتحادِ اسلام کے پروگرام کو جسے لیکر آپ ہندوستان سے نکلے تھے چھوڑ کر اس فکر میں لگ گئے کہ انسانی فطرت کے اس طبعی تقاضے، مذہبیت پر اس نئے انقلاب کا جو تباہی انگیز اثر پڑ رہا ہے اُس کا سدِّ باب کس طرح کیا جائے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سکھ دھرم سے تو پیدائشی تعلقات کی بنا پر واقف ہی تھے۔ گو اس کا چولا اپنے قامتِ بالا پر تنگ پاکر اُتار چکے تھے لیکن اب ان کا محبوب اسلام ہی جس کی خاطر وہ برسوں سے مصائب برداشت کر رہے تھے اور جس میں اُنہیں انسانیت کی نجات نظر آتی تھی، خطرے میں پڑ گیا تھا انہوں نے روسی اشتراکیت کے مطالعے کے بعد اس کے دو اصول معین کر لئے۔

۱۔ سرمایہ داری کا استیصال

۲۔ لامذہبیت

اب جو انہوں نے اسلام کی ترجمانی کرنے والے مختلف مسالک کا تجرباتی مطالعہ کیا تو حجۃ اللہ علی العالمین حضرت امام الحکمتہ، امام ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اپنی اُس وقت کی پوزیشن میں کافی اطمینان بخش پایا، چنانچہ وہ روس سے نہ صرف اپنا ایمان سلامت لے آنے میں کامیاب ہوئے بلکہ جن روسی رہنماؤں سے عرصہ تک مکالمات ہوتے رہے ان کو بھی اسلام کی برتری کے ایک حد تک قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

امام ولی اللہ کے ذریعے سے اس عظیم الشان کامیابی کے حصول نے اُن کی آنکھیں کھول دیں، اگر وہ پہلے حضرت امام الحکمتہ کو محض ایک فلسفی سمجھتے تھے تو اب انہیں ایک مجدد سمجھنے پر مجبور ہو گئے جو اس دور کے لئے ایک پیام لے کر آئے تھے

جب حضرت مولانا ترکی میں مقیم ہوئے تو انہیں اپنے گزشتہ تجربات پر غور و فکر کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں انہوں نے ترکی کے انقلاب کا بھی بہت گہرا مطالعہ کیا۔ اور اس میں بھی لادینیت کے جراثیم پائے۔ اب یہ شعلہ فشاں مسئلہ پوری قوت کے ساتھ ان کے سامنے آ گیا کہ جس لادینی انقلاب کے سامنے بخارا کی مذہبیت اور ترکی کی صدیوں کی سیاست نہ ٹھہر سکی اُس کا سدِ باب کس طرح کیا جا سکتا ہے اگرچہ امام ولی اللہ دہلویؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطالعے کے بعد ایک گونہ اطمینان ہو چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی مسئلے کی اہمیت بھی پوری شدت کے ساتھ ان کے سامنے آگئی تھی۔

آخر مکہ مکرمہ کے بارہ سال کے قیام میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اس لادینی سیلاب میں اپنے آخری سہارے یعنی حکمت امام ولی اللہ دہلوی رح کا ہر پہلو سے مطالعہ کیا۔ کیا یہ حکمت اسلام کی پوری ترجمانی کرتی ہے؟ کیا یہ حکمت انسانیت کے مختلف طبقات میں کوئی ربط پیدا کرتی ہے؟ کیا یہ حکمت تاریخ انسانیت کے مختلف ادوار میں کوئی تناسب قائم کرتی ہے؟ کیا یہ حکمت انسانیت کے طبعی تقاضوں کو سمجھتی اور انہیں پورا کرتی ہے؟ اور کیا یہ حکمت دورِ حاضر کے مسائل کو حل کرتی ہے؟ یہ اور اسی قسم کے خدا جانے کتنے سوالات حضرت مولانا کے ذہن میں آئے جن کے حل کے لئے انہوں نے حکمت ولی اللٰہی کو اچھی طرح اور پوری طرح کھنگال ڈالا اور اس سلسلے میں انہیں جس جس چیز کی ضرورت پیش آئی بالعموم قدرتِ خداوندی اس کی فراہمی کا سامان ساتھ ساتھ کرتی رہی، یہاں تک کہ آپ حکمت ولی اللٰہی کے "حافظ" ہو گئے۔ چنانچہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی مذکورہ بالا مضمون ہی میں فرماتے ہیں کہ:

"ابتداہی سے ان کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے علماء رحمہم اللہ تعالے کی تصانیف سے بہت شغف تھا۔ مرحوم ان کتابوں اور رسائل کو بغور اور جد و جہد کے ساتھ مطالعہ کیا کرتے تھے تا اینکہ اکثر مضامین ان کتب کے ان کو ازبر ہو گئے تھے [1]"

---

[1] حضرت مولاناؒ کے اس شغف کا یہ عالم تھا کہ انہیں حضرت حکیم الامت امام ولی اللہ دیکھئے اگلا صفحہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب انہیں اس مطالعے سے اپنے تمام سوالات کے جوابات مل گئے اور نہایت تسلی بخش مل گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ :-

حکمت ولی اللّٰہی اسلام کی پوری پوری ترجمانی کرتی ہے۔ لیکن صرف اُس دور کی جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے شروع ہو کر امیر المؤمنین حضرت عثمان رضؓ خلیفہ سوم کی شہادت رضؓ پر ختم ہوتا ہے۔

یہ حکمت انسانیت کی وحدت کامل کی مدعی ہے۔

حاشیہ صفحہ سابقہ:- دہلویؒ کی کتابوں کے مضامین مستحضر رہتے تھے، چنانچہ مولانا نور الحق صاحب علوی سابق پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور کا بیان ہے کہ:-

۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء سنہ ہندی میں مجھے رسالہ "ہمعات" (از حضرت امام ولی اللہ دہلوی) کے ایڈٹ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ مجھے معلوم تھا کہ مدرسہ دار الرشاد گوٹھ پیر جھنڈا (ضلع حیدرآباد سندھ) میں اس کتاب کا ایک قدیم مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ مولانا مرحوم اُس وقت دار الرشاد میں مقیم تھے میں نے اس نسخے کے لئے مولانا مرحوم کو لکھا۔ آپ نے وہ نسخہ مجھے بھیج دیا۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں بھی اس کتاب کا ایک خطی نسخہ تھا جسے مولوی سید سرفراز علی صاحب سندیلی نے محرم الحرام ۱۲۱۱ھ میں ختم کیا۔ ہر دو نسخوں کو سامنے رکھ کر میں نے کتاب مذکور کو مرتب کرنا شروع کیا۔ مطبوعہ نسخے کے آخری حصے میں ایک مقام پر تقریباً بقدر ایک سطر بیاض تھا جسے اہل مطبع نے چھوڑ دیا تھا۔ اس سے ذرا نیچے دو تین سطریں بعد دو تین الفاظ کا دوسرا بیاض تھا ان ہر دو بیاضوں کو حضرت مولانا مرحوم نے کسی گذشتہ زمانے میں اپنے مطالعے کے وقت اپنے قلم سے پُر کیا ہوا تھا۔ میں مولانا مرحوم کا خط بھی پہچانتا ہوں اور میں نے مولوی سرفراز علی صاحب کے نسخے میں جب دیکھا تو مولانا نے جن جملوں سے ہر دو بیاض پُر کئے تھے تقریباً وہی الفاظ نسخہ سندیلیہ میں بھی تھے اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ یا تو مولانا کو شاہ صاحب کی کتابیں ازبر ہیں یا نورِ حدس اس مقام تک ترقی کر چکی ہے، جہاں سے شاہ صاحب اخذ کرتے ہیں۔

یہی حال رسالہ "سطعات" کے پڑھتے وقت بھی میں نے دیکھا۔ "سطعات" کا مطبوعہ نسخہ نہایت غلط بلکہ مسخ شدہ تھا مگر حضرت مولانا بلا تکلف ان اغلاط کی تصحیح کرتے جاتے تھے ۲۵ سنہ ۱۳۳۵ ہجری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکمت تاریخ انسانیت میں نہایت اطمینان بخش ربط پیدا کرتی ہے اور ساری تاریخ انسانیت کو ایک وحدت سمجھتی ہے جس کے مختلف اجزاء کی تاریخیں حصّہ ہیں، بلکہ ہر دور کی حکمت جداگانہ معین کر کے ان سب حکمتوں کو ایک کل کا جُز بناتی ہے۔

یہ حکمت انسانیت کے طبعی تقاضوں کو خوب سمجھتی ہے اور انہیں کامل طور پر پورا کرتی ہے۔

یہ حکمت نہ صرف دورِ حاضر کے موجودہ مسائل کا حل کرتی ہے۔ بلکہ انسانیت کے خاتمے تک کے مسائل کے حل کی طرف واضح اشارات کرتی ہے۔

یہ حکمت کائنات، انسانیت اور انسان کا ایسا تجزیہ کرتی ہے کہ ان کے تمام اجزاء نہایت خوبصورتی کے ساتھ باہم مربوط نظر آتے ہیں اور اس کے ذریعے سے ساری دنیا کی اقوام آپس میں مل سکتی ہیں۔

یہ حکمت اسلام کے مختلف مسالکِ فکر میں بھی ایک ربط پیدا کرتی ہے۔ ان سب باتوں کے مطالعے کے بعد حضرت مولانا نے حتمی اور یقینی طور پر سمجھ لیا کہ حکمت ولی اللّٰہی کے دو بڑے اجزاء حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ سرمایہ داری کا قطعی استیصال

۲۔ اس کے ساتھ دینیت کا ربط

ان عظیم الشان حقائق کے معلوم ہونے کے بعد ناممکن تھا کہ حضرت مولاناؒ جیسا حکیم مزاج حکمت شناس انسان امام ولی اللہ دہلوی کی حکمت عالیہ کا داعی نہ بن جاتا چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے اواخر ۹۳۸ھ ۱۹۳۸ء ہندی میں اپنے عزیز دوست مولانا غلام رسول صاحب مہر مدیر "انقلاب" لاہور کو جو خود نوشت حالات لکھ کر بھیجے ان میں امام الحکمت، امام ولی اللہ دہلوی کو حکمت میں "مجتہد مستقل" قرار دینے کے بعد لکھا کہ ہندوستان میں آنے کے بعد

"میرا محبوب مشغلہ فلسفہ امام ولی اللہ کی تعلیم و اشاعت ہوگا"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر ہندوستان میں واپس تشریف لانے[1] کے چار ہی ماہ بعد جمعیت علماء بنگال کے جلاس میں جو خطبہ[2] دیا۔ اس میں یہ بھی فرمایا کہ:۔

"آج میں یہ تصریح کرنے کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں کہ امام ولی اللہ دہلوی کی حدیث و فقہ میں جسقدر ضرورت ہے اس سے زیادہ ہم ان کی حکمت و فلسفہ و سیاست سمجھنے کے محتاج ہیں میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ یورپ کا فلسفہ سمجھنے کے لئے اور انقلابی سیاست پر قابلیت کے ساتھ غور کرنے کیلئے یا اپنی قومی اور مذہبی خودی قائم رکھنے کے لئے اس امام کی کتابوں کی بے حد ضرورت ہے اس کا بجز کوئی دوسرا مصنف نہیں"

اس کے بعد آپ نے ہندوستان میں، ہر محفل میں، ہر مجلس میں، ہر درس میں، ہر ملاقات میں غرض ہر جگہ اور ہر وقت یہی ایک فکر یہی ایک حکمت پیش کی، لیکن جن لوگوں نے امام ولی اللہ کا مطالعہ اتنا اور اس طرح نہیں کیا جتنا اور جسطرح حضرت مولانا مرحوم نے کیا تھا وہ پہلے پہل آپ کی باتوں پر حیران ہوئے، پھر کچھ چیں بر جبیں ہوئے، اور اب دبی زبان میں مولانا مرحوم کو آڑ بنا کر حضرت امام کی باتوں کا انکار کرنے پر تلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم کے لوگ ہیں:

۱۔ وہ لوگ جو امام ولی اللہ کو صرف ایک بڑے عالم کی حیثیت سے مانتے ہیں لیکن ردّ و قبول کا فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔

۲۔ وہ لوگ جو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے اتّباع میں امام ولی اللہ کے اصول کو کامل طور پر بلا شرط استثنا مانتے ہیں:

حضرت مولانا مرحوم نے اوّل الذکر لوگوں کو کبھی مخاطب نہیں بنایا، اس لئے اگر

---

[1] بندرگاہ کراچی میں ۷ مارچ ۱۹۳۹ء ہندی کو نزول فرمایا (مرتب)

[2] یہ خطبہ ۳ جون ۱۹۳۹ء ہندی کو دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اُن باتوں کو نہیں مانتے جو مولانا عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ امام ولی اللہ دہلوی رح کی ہیں تو ان سے فی الحال تعرض نہیں کیا جاسکتا، لیکن جو لوگ امام ولی اللہ دہلوی کے اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان پر حضرت مولانا رح کی طرف سے اتمام حجت کرنا ضروری تھا چنانچہ حضرت مولانا رح نے اس مختصر رسالے میں یہ دکھایا ہے کہ امام ولی اللہ دہلوی کیا کہتے ہیں اور ان کے اوّلین معتقدین نے آپ کو کیا سمجھا۔ اس سلسلے میں مولانا مرحوم نے نہ صرف خود حجۃ اللہ علی العالمین، امام الحکمت، امام ولی اللہ دہلوی رح کی کتابوں سے اقتباسات پیش کیے ہیں بلکہ ان کے ماموں زاد بھائی شاہ محمد عاشق پھلتی رح ان کے فرزند جلیل امام عبدالعزیز رح اور ان کے پوتے حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رح کے خیالات بھی ان کے متعلق پیش کر دیئے ہیں اور ایک اقتباس تحریک ولی اللّٰہی کے فاتح دور سوم حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن کا بھی دے دیا ہے تاکہ اس دور کا ربط پہلے دو ادوار کے ساتھ قائم ہو کر ثابت ہو جائے کہ یہ سلسلۃ الذہب امام الحکمۃ، حکیم الامت کو کس نظر وقعت سے دیکھتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کے بعد کسی شخص کو یہ کہنے کی قطعاً گنجائش نہیں رہے گی کہ امام ولی اللہ دہلوی کچھ اور تھے اور مولانا عبیداللہ سندھی رح ان کو کسی اور ہی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ حسب ضرورت مولانا مرحوم کے ان رسائل کا سلسلہ چند نمبروں تک جاری رہے گا اور دیوبندی آئمہ کے خیالات اس سلسلے میں پیش ہوتے رہیں گے، اسکا فائدہ یہ ہو گا کہ جو لوگ حضرت امام ولی اللہ دہلوی کو مانتے ہیں۔ انہیں اُن کو اُن خیالات کے ساتھ ماننا پڑے گا جو مولانا رح پیش کرتے ہیں اور جو انہیں نہیں ماننا چاہتے وہ نہ صرف تبرکاً ماننے ہی سے انکار کر دیں گے بلکہ جو نام نہاد متبعین مولانا عبیداللہ رحمتہ اللہ کو آڑ بنا کر امام صاحب کا انکار کرتے ہیں انہیں یا تو رجوع کرنا پڑے گا یا وہ ان کا صاف صاف اور براہ راست انکار کر دیں گے۔ اس طرح ان سب لوگوں پر خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حجت قائم ہو جائے گی اور جو لوگ حضرت حکیم الامت امام ولی اللہ دہلوی کو خالصًا اور کاملًا مانتے ہیں، ان کا راستہ صاف نظر آ جائے گا۔ واللہ المستعان۔

۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۴ھ ہجری المقدس
۲۲ جون ۹۴۵ سنہ ہندی ۱۹۴۵ء

بشیر احمد بی۔ اے لودیانوی
معتمد خصوصی حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رح
بیت الحکمۃ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

امّا بعد یہ رسالہ حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی (قدس اللہ سرہ العزیز و رفع درجاتہٖ فی العلیین) کی کتابوں کے بعض اہم اقتباسات پر مشتمل ہے اس کے ذریعے سے اہل ہند کو یہ جتانا مقصود ہے کہ حضرت حکیم الہندؒ کس راہ کی طرف ہدایت فرماتے تھے تاکہ لوگوں کے ذہن ان کی دعوت کے سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔

ہم اس وقت زمانہ مرور TRANSITION PERIOD میں ہیں تاریخ ہند میں ملوکیت کا جو دور سلطان محمود غزنوی (المتوفی ۴۲۱ھ) اور سلطان محمد غوری (المتوفی ۵۹۶ھ) سے شروع ہو کر سلطان شاہجہان (المتوفی ۱۰۷۶ھ) اور سلطان عالمگیر (المتوفی ۱۱۱۸ھ) تک رہا وہ اب بالکل ختم ہو چکا ہے اور قومیت NATIONALISM اور شورائیت (DEMOCRACY) کے جو اصول مغربی ممالک میں بالعموم اور برطانیہ میں بالخصوص پختہ ہو چکے ہیں۔ وہ اب مشرقی ملکوں میں خاص کر ہندوستان میں ظاہر ہو رہے ہیں تاریخ ہند کے واقعات اور ان واقعات کے پیدا کرنیوالی قوتوں پر غور کرنے والوں کو معلوم ہے کہ ہمارے اہل علم اور صاحب امر لوگوں کی ایک جماعت دولتِ ہندیہ کی بربادی سے پہلے اسی قسم کے جمہوری اور انقلابی نظام کو اہل ہند میں مقبول بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے مزدور طبقے کی کم فہمی اور کُند ذہنی اور سرمایہ دار CAPITALIST حکمرانوں کے پراپیگنڈہ نے ہمارے مُلک کے عوام کو خوابِ غفلت میں مبتلا کر دیا۔ جس سے ان کی آنکھ دولتِ عثمانیہ کے سقوط تک نہ کُھلی۔

چونکہ نظریہ جمہوریت کا آغاز یورپ میں ہوا۔ اور وہاں وہ طبعی طور پر رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہُوا، اس لئے مشرقی لوگوں میں سے جو بھی بیدار ہوئے مثلاً روس اور جاپان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی اور ایران' ان کے لیئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ عسکری MILITARY صنعتی INDUSTRIAL اور شورائی DEMOCRATIC نظاموں میں یورپ ہی کی پیروی کرتے اور اب جب ہم ہندوستان میں ملّی بیداری NATIONAL AWAKENING کا کام شروع کرتے ہیں تو لامحالہ یورپ اور اس کے متبع ملکوں کی مخالفت کرنے کی کوئی راہ نہیں پاتے۔

زمانہ حال میں ہمارے سامنے ایک اور دہشت ناک حقیقت ظاہر ہوئی ہے جس نے ہمارے افکار پر خوف و ہراس طاری کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جمہوریت DEMOCRACY کے عام یورپی مبلغ دین کا سرے سے انکار کرتے ہیں۔

اب ہمارے لئے ایک مخمصہ DILEMMA پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اگر انقلاب سے پیچھے رہیں تو ذلت اور خواری میں مبتلا ہوں۔ اور ان جمہوریت پسندوں کے نقش قدم پر چلیں تو اپنے ہاتھوں دین کی جڑیں کھودیں۔

عہد گزشتہ کی تاریخ کا نہایت نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں پُورا پُورا یقین ہو چکا ہے کہ اس حیران کُن حالت سے جو مایوسی (DESPAIR) اور قعود و جمود (INACTIVITY) تک پہنچ چکی ہے۔ نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ ہم تسلیم کر لیں کہ ہمیں اپنے دینی اماموں میں سے کسی ایسے امام کو اپنا مقتدا بنانے کی اشد ضرورت ہے جس کی پیروی کر کے ہم اس انقلاب سے جس میں ہم مبتلا ہیں صحیح سالم نکل جائیں۔

جن اصحاب کو انقلابی تحریکات REVOLUTIONARY MOVEMENT کا تجربہ ہے ان کے نزدیک یہ امر ابتدائی مسلّمات میں سے ہے کہ اس منصب جلیل کے لئے وہی شخص موزوں ہو سکتا ہے جو معرفتِ الٰہی میں عارف کامل، شرعی علوم میں محقق امام، اور حکمت عملی کے میدان کا شاہسوار ہو، اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے ملک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی اضطراب کے دور میں نشو ونما پایا ہوا ہے اور دولت ہندیہ کے آخری سیاستدان بادشاہ اور دین کی تجدید کرنیوالے اجتماع کے بانی یعنی سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد میں جو ہیئتِ اجتماعیہ وجود میں آئی، اس سے تربیت یافتہ ہو تاکہ اسے اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنا پر ہماری عام اور خاص اجتماعیت کے امراض کا پورا پورا علم حاصل ہو چکا ہو۔

ہم اللہ تعالیٰ کی بے حد حمد وستائش کرتے ہیں، کہ اس نے ہماری رہنمائی اس امام عالی مقام کی طرف کی جو خود کہتا ہے ع وَمَنِ الردیفُ وقد رکبتَ غضنفراً (تم شیر کی پشت پر سوار ہو، کس کا دل گردہ ہے کہ تمہارے پیچھے اس شیر کی پشت پر بیٹھے؟)

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲)

ہم نے جن اماموں سے دینی علوم اور خداشناسی کے طریقے اور خصوصاً ہندوستان کی اجتماعی تاریخ سیکھی ہے وہ ان اماموں کے امام حکیم الہند امام ولی اللہ دہلویؒ ہیں۔ ہمارے ان اماموں نے دوسرے ہجری ہزار کے اس امامِ انقلاب کے نظریات وعملیات پر ایک جماعت تیار کی اور ان کے اجتہاد اور جہاد کا سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہا۔

ہم نے امام انقلاب، حکیم الہند امام ولی اللہ دہلویؒ کی تصانیف میں سے اور ان کے محقق پیرووں کی کتابوں میں سے کچھ فوائد جمع کئے ہیں جو امامِ موصوف کی حکمت کے اصول کی تشریح کرتے ہیں اور جو امام ممدوح کی امامت کی بشارت دیتے ہیں ان رسائل میں سے یہ پہلا رسالہ ہے جس کا نام ہم نے اپنے استادِ جلیل شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے نام سامی واسم گرامی پر محمودیہ رکھا ہے۔

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ھو الموفق والمعین۔

عبید اللہ سندھی

گوٹھ پیر جھنڈا حیدرآباد سندھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ① :۔ حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی اپنی تصنیف لطیف "الخیر الکثیر" میں فرماتے ہیں کہ :۔

امام ولی اللہ قرب الوجود کے مقام میں

قرب الوجود کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا وجود اس کے نفس روحانی کے بالکل تابع ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی ذات کے نہایت قریب ہو کر اسی طرح باقی رہے جس طرح وہ (انسان) ازل میں تھا ...... ہجرت سے گیارہ سو سال کے بعد ایک شخص اس درجۂ کمال کی طرف متوجہ ہوا اور وہ امام المتقین[1] اور عصام الحکما[2] بن گیا اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اسے معصوم حکماء میں سے بنائے اور امید ہے کہ اس کی دعا قبول ہو گئی ہے کیونکہ فضل و کرم اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کے انتخاب کا سبب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف بہت زور سے کھنچتا ہے اس کی ملکیت پر بہیمیت کا کوئی اثر نہیں۔ وہ راہِ حقیقت نہایت سرعت سے طے کرتا ہے اور اس کی نگاہِ دوربین نہایت صحت کے ساتھ دیکھتی ہے۔ جب اس نے اپنے عین کو سمجھا تو اسے اس عین میں فنا ہونے کا ایک طریق واضح ہو گیا اور اسے اس کے اندر سے آواز آئی۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کیونکہ اس زمانے پر جتنا بڑے سے بڑا کمال حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے اور یہی امر سب سے زیادہ صحیح اور مطابق واقع ہے" اب اُسے چند ملنے لگے جب اس کا عین ویسا ہی رہنا تھا جیسا ازل میں تھا۔ اس کی وجہ سے اُسے باطنی سرداری اور عصمت اور حکمت عطا کی گئی۔ اللہ رب العالمین کا مستحق تعریف ہے۔

---

[1] خدا کے سامنے جوابدہی کے خوف سے صحیح انسانیت کے اصول پر کام کرنے والوں کے رہنما۔

[2] حکمت کے ماہروں کے پشت پناہ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ② :۔ امام ولی اللہ دہلویؒ ,,تفہیمات الآلہیتہ،، میں فرماتے ہیں کہ :۔

امام صاحب کی جامعیت

مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سمجھایا ہے کہ ”تجھ پر دو جامع اسموں کا نور منعکس ہوا ہے :۔ اسم مصطفوی اور اسم عیسوی علیہما الصلوات والتسلیمات :

تو عنقریب کمال کے اُفق کا سردار بن جائیگا۔ اور قرب آلہی کی اقلیم پر حاوی ہو جائیگا۔ تیرے بعد کوئی مقرب آلہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری اور باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو، یہاں تک کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں ۔

عالمگیر انقلاب عظیم کی پیشگوئی

عنقریب تجھ پر حق نازل ہو گا جو نظامِ عالم کو توڑنے والا ہو گا جیسے بجلی گرتی ہے تو اس چیز کو جس سے وہ چھوتی ہے توڑ پھوڑ دیتی ہے اور تیرے چاروں طرف تجھ سے اللہ کی نشانیاں ظاہر ہوں گی اور حق کا آفتاب طلوع کرے گا۔ جس سے اس دنیا سے شر کے تمام اندھیرے دور ہو جائیں گے، عنقریب یہ سب باتیں پوری ہو کر رہیں گی۔ اور زمین نورانی ہو جائے گی اور اس پر سے ظلم اور جفا دور ہو جائیں گے یہاں تک کہ مہدیؑ کے آنے کی حاجت بھی رفع ہو جائے گی۔ اور ایک طویل زمانے تک اس کا وجود پیچھے جا پڑے گا۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے جس سے بڑھ کر انسانی وہم گمان میں بھی نہیں آسکتی ۔،،

اس الہام نے مجھے شدید قلق میں مبتلا کر دیا، چنانچہ میں حجاز کیطرف روانہ ہوا جب میں ساحل پر پہنچا تو مجھے بے شمار رکاوٹیں پیش آئیں جس سے مجھے اور بھی قلق ہوا اس پر مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سمجھایا کہ تو اس نہایت بلند مرتبے پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان باتوں کے پورا کرنے کے بعد ہی پہنچ سکتا ہے جن کا ہم تجھے حکم دیتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تو ظاہری اور باطنی طور پر انبیاء علیہم السلام کی سیرت پر چلے اور لوگوں میں سے ایک جماعت کو ہدایت دے اور تیرے ساتھ جس کسی کا بھی رشتہ محبت ہو وہ اللہ کے رنگ سے رنگین ہو۔ اگر تو نے یہ بات پوری کرلی تو عنقریب وہ چیز حاصل ہو جائے گی جس کی تو تمنا کرتا ہے (بایں ہمہ یہ یاد رکھ کہ) ہر ایک امر کے لئے ایک وقت مقرر ہے وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔"

فائدہ (۳) حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ "فیوض الحرمین" میں فرماتے ہیں کہ:۔

امام صاحب قائم الزمان ہیں

میں مکہ مکرمہ میں تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قائم الزمان ہوں قائم الزمان سے میری مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی اچھے نظام کے قیام کا ارادہ فرمایا تو مجھے اس کے قیام کا ذریعہ بنایا۔ میں نے دیکھا کہ کافروں کا راجہ مسلمانوں کے شہروں پر غالب آگیا اور اس نے مسلمانوں کا مال اسباب لوٹ لیا اور ان کے بچوں کو گرفتار کر لیا۔ تا آنکہ شہر اجمیر میں بھی کفر کے خصوصی احکام جاری کر دیئے اور اسلام کے خصوصی احکام ممنوع قرار دے دیئے اللہ تعالیٰ اہل زمین پر بہت شدید غضبناک ہوا۔ میں نے اس غضب کی صورت ملاء اعلیٰ میں متمثل دیکھی پھر اس غضب کا عکس میرے اندر بھی آیا اور میں بھی اس بارگاہ سے اس غضب کا عکس حاصل کرنے کے لحاظ سے غضبناک ہو گیا۔ میں اس عالم کے نظارے سے متاثر ہو کر غضبناک نہیں ہوا بلکہ اس عالم ملکوت سے جو اثر مجھ پر آیا اس نے مجھے غضبناک بنا دیا۔

ث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنیوالے انقلاب کا ڈراوا

میں نے دیکھا کہ میں لوگوں کے جمِ غفیر میں کھڑا ہوں۔ اس جمِ غفیر میں رومی بھی ہیں اور اُزبک بھی اور عرب بھی، بعض اونٹوں پر سوار ہیں اور بعض گھوڑوں پر اور بعض پیادہ ہیں۔ یہ ایسا منظر تھا جیسے یوم عرفہ پر حاجیوں کا ہوتا ہے۔

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ بھی میرے غضب سے متاثر ہو کر غضبناک ہو رہے ہیں چنانچہ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ میں نے جواباً کہا فکّ کُل نظام (تمام بوسیدہ نظاموں کو توڑ دو) لوگوں نے پوچھا کہ یہ توڑ پھوڑ کا سلسلہ کب تک جاری رکھیں؟ میں نے کہا اس وقت تک کہ میرا غُصّہ ٹھنڈا پڑ جائے اس کے بعد لوگ آپس میں جنگ شروع کر دیتے ہیں اور اپنے اونٹوں کے مونہوں پر مارتے ہیں، چنانچہ ان میں سے بہت سے قتل ہو گئے اور ان کے اونٹوں کے سر اور منہ ٹوٹ گئے۔ پھر میں جس شہر میں جاتا اسے برباد کرتا اور وہاں کے لوگوں کو قتل کرتا اور یہ جمِ غفیر میری پیروی کرتا۔

اس طرح شہروں کو برباد کرتے ہم اجمیر پہنچ گئے یہاں ہم نے کافروں کو قتل کیا اور اس شہر کو کافروں سے چھڑا کر ان کے راجہ کو گرفتار کر لیا۔

پھر میں نے دیکھا کہ راجہ شاہِ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے ایک گروہ میں پھر رہا ہے اس کے بعد شاہِ اسلام نے حکم دیا کہ راجہ کو ذبح کر دیا جائے، چنانچہ لوگوں نے اسے پکڑ کر گرا لیا اور چھُری سے ذبح کر ڈالا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ خون اس کی رگہائے گردن سے اُچھل اُچھل کر نکل رہا ہے یہ دیکھ کر میں نے کہا اب رحمتِ حق کا نزول ہوا۔ میں نے دیکھا کہ جن مسلمانوں نے اس قتال میں حصّہ لیا ان پر رحمت اور سکونِ قلب نازل ہوا ہے اور وہ سب خدا تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رحمت کے نیچے آ گئے ہیں۔

اس کے بعد میرے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ ان مسلمانوں کا کیا حال جنہوں نے آپس میں جنگ کی؟ میں خاموش رہا اور اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

میں نے یہ خواب جمعۃ المبارک ۲۱ ذیقعدہ ۱۱۴۴ھ کی رات کو دیکھا" سلہ

فائدہ ④ : شیخ محمد عاشق رح حضرت امام الہند کی تصنیف "الخیر الکثیر" کے دیباچے میں فرماتے ہیں کہ :-

راہِ طریقت طے کرنے والوں اور حقیقت کے طلبگاروں پر یہ امر چھپا ہوا نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی کامل انسان کو اپنے علموں اور چھپے ہوئے رازوں کے ظاہر کرنے کا ذریعہ بنانے کے لئے چُن لیتا ہے اور اُسے بطور آلہ کار استعمال کرتا ہے اور اس کی زبان سے کلام فرماتا ہے اور جو بھید اس کے نفس مقدس میں ہوتے ہیں۔ وہ اس شخص کو عطا فرماتا ہے اور ان کے ظہور کا ارادہ کرتا ہے تو وہ واقعات کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

امام صاحب لسان اللہ، ذکی اور حکیم الامت ہیں

اس زمانے میں اس بلند مقام پر قطب الدین احمد ابو الفیاض ولی اللہ فائز ہیں جو محدثین میں سے سب سے بڑے محدث اور اس زمانے کے ولی ہیں اور جن کی زبان سے خدا کلام فرماتا ہے۔ اس امر کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بشارتوں میں حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ

سلہ مطابق ۵ مئی ۱۷۳۲ء ہندی ۱۳۱۷ء (مرتب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت اپنے ساتھ یوں ظاہر فرمائی ہے کہ وہ میرے وجود خارجی کے لیے بمنزلہ ذہن ہیں اور اس وقت حضرت امام صاحب کو ذکی اور حکیم الامت کا خطاب عطا فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ میں جو کمالات الٰہی موجود تھے اور ان کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوئے وہ تمام معانی بعینہٖ حضرت حکیم الامت کے صاف ذہن میں علوم و معارف کی شکل میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اس لیے حضرت امام کے جملہ علوم و اسرار حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے علوم و اسرار ہیں۔

فائدہ ⑤ :۔ حضرت حکیم الامت الہند امام ولی اللہ دہلوی رح الجزء اللطیف میں فرماتے ہیں کہ :۔

فاتحیت کا خلعت

اس بندہ ضعیف پر خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ مجھے فاتحیت کا خلعت پہنایا گیا ہے اور پچھلے دور کا افتتاح میرے ہاتھ سے کرایا گیا ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا کہ فقہ میں اچھی باتیں کیا ہیں؟ چنانچہ میں نے اُن کو جمع کر کے فقہ حدیث نئے سرے سے مرتب کر دی۔

امام صاحب کی خصوصیات

میں نے فن اسرار حدیث اور علم مصالح احکام و ترغیبات وغیرہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے لے کر آئے ہیں اور جن کی آپ نے تعلیم فرمائی ہے، مدوّن کیا۔ یہ وہ فن ہے کہ مجھ فقیر سے پہلے اس کے بارے میں کسی شخص نے مجھ سے بہتر بات نہیں کہی، حالانکہ یہ علم نہایت عظیم الشان ہے۔ نیز مجھے کمالات اربعہ یعنی ابداع، خلق، تدبیر اور تدلی کا نہایت وسیع علم عطا کیا گیا ہے۔ ایسے ہی نفوسِ انسانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی استعدادات کا کامل علم عطا فرمایا گیا ہے[1]۔ جس سے ہر شخص کا کمال اور انجام معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں وہ بلند مرتبہ علم ہیں کہ مجھ فقیر سے پہلے کسی نے ان کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ اس کے علاوہ مجھے حکمت عملی اپنی تمام وسعت کے ساتھ دی گئی ہے، جس پر زمانۂ حال کی اصلاح کا مدار ہے اور مجھے اس حکمت عملی کے اصول کو خدا تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے اصحاب کے آثار کے ذریعے سے پختہ کرنے کی توفیق دی گئی ہے۔

فائدہ ⑥ :۔ حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی رح تفہیمات میں فرماتے ہیں کہ :۔

اپنی نسل کے متعلق پیشگوئی

مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ میرے طبقے اور میرے بعد کے آنے والے طبقے سے علوم ظاہری ظاہر ہوں گے۔ اور تیسرے طبقے سے علوم باطنی کا ظہور ہو گا یہاں دوسرے طبقے سے مراد اولاد ہے اور تیسرے طبقے سے مراد پوتے ہیں یا چھوٹے بیٹے ہیں جو بمنزلہ پوتوں کے ہیں اور اشاعت سے مراد ان کے علوم کی اشاعت اور ان کے امر کا ظہور ہے اور علوم ظاہرہ سے مراد کتاب و سنت ہے اور علوم باطنی سے مراد وہ علوم ہیں جن کا تعلق لطائف خفیہ سے ہے مثلاً جر بحت اور انانیت کبریٰ۔

یادداشت :۔ طبقہ دوم کے بڑے بڑے بزرگ امام عبدالعزیز رح دہلوی اور رفیع الدین دہلوی رح اور امام عبدالقادر دہلوی رح ہیں۔ اور تیسرے طبقے کے بزرگ امام محمد اسمٰعیل شہید، امام و امیر محمد اسحٰق رح اور امام محمد یعقوب حواری رح ہیں جن کے ساتھ

---

[1] دیکھو رسالہ "ہمعات" مصنفہ امام ولی اللہ شائع کردہ بیت الحکمت، نیا بازار۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالحی الصدر السعید اور الامیر الشہید السید احمد الامام شامل ہیں (رضی اللہ عنہم) ان بزرگوں کے وجود مسعود سے دورۂ اول مکمل ہوا۔

ہمارے نزدیک دوسرے دور کے بڑے بڑے بزرگ دیوبندی طائفہ کے امام حضرت امام محمد قاسم دیوبندی ان کے شیخ الامیر امداد اللہ رح اور ان کے رفیق امام رشید احمد دیوبندی رح ہیں۔

دولت عثمانیہ کے سقوط کے بعد تیسرا دور شروع ہوتا ہے جس کے افتتاح کرنے والے شیخنا شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رح ہیں۔ ان کے نظریات کا مرکز مولانا محمد قاسم اور امام ولی اللہ کے افکار و عملیات ہیں۔ حضرت شیخ الہند ترک افغان اور ہندی مسلم نوجوانوں کے مسلک پر ہیں اور ان کا راستہ ارتجاعیوں کے راستے سے بالکل مختلف ہے خواہ وہ ارتجاعی عرب ہوں یا ہندوستانی واللہ المستعان۔

(مولانا عبیداللہ سندھی رح)

فائدہ ⑦ :۔ حضرت امام عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جو طبقہ دوم کے امام ہیں۔ "بستان المحدثین" کے باب تذکرہ المؤطا میں لکھتے ہیں:۔

امام عبدالعزیز رح کا قول

ہمارے شیخ اور تمام علوم اور امور میں ہمارے رہنما شیخ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے احادیث و آثار مؤطا بروایت یحیی بن یحیی لیثی اور امام مالک رح کے اقوال کی دو شرحیں لکھی ہیں اور ان کے بعض بلاغیات[1] کو حذف کر دیا ہے۔ پہلی کتاب کا نام "مصفی

---

[1] وہ روایات جو حضرت امام مالک رح بَلَغَنِیْ (مجھے معلوم ہوا ہے) کہ کے ساتھ بغیر سند کے بیان فرماتے ہیں محدثین کا اتفاق ہے کہ حضرت امام مالک رح کے بلاغیات بھی صحیح ہیں (مرتب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی احادیث مؤطا ہے یہ فارسی میں ہے اور نہایت باریک باتوں پر مشتمل ہے، اس کا اندازِ تحقیق مجتہدانہ ہے۔ دوسری کتاب اس سے مختصر ہے اس کا نام ,,مسوی من احادیث الموطا" ہے اس میں حضرت شیخ نے حنفی اور شافعی فقہا کے مسلک بیان فرمانے پر اکتفا کیا ہے اور غریب[1] کی شرح اور مشکل[2] کے ضبط کا بھی خیال رکھا ہے راقم الحروف نے یہ شرح حضرت ایشاں سے پورے ضبط اور پختگی کے ساتھ اخذ کی ہے۔"

یاد داشت:۔ بیان مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام عبدالعزیز تمام امور میں اپنے والد ماجد کے پیرو ہیں اور علوم و معارف میں ان کی کسی بات کے خلاف نہیں جاتے۔ (مولانا عبیداللہ سندھی)

فائدہ ⑧:۔ الصدر الشہید مولانا محمد اسمٰعیل شہید جو طبقہ سوم کے امام ہیں اپنی تصنیف "عبقات" میں حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی کا ذکر جن الفاظ میں کرتے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔

مولانا اسمٰعیل شہید کے خیالات امام صاحب کے متعلق

"تحقیق کرنے والوں میں سب سے افضل نکتہ بینی کرنے والوں کے لئے باعثِ فخر، حکما کے دستگیر، خداشناسوں کے رہبر اور سب سے بڑے خداشناس شیخ ولی اللہ، خدا ہمیں ان کی برکتوں سے بہرہ اندوز کرے"

یاد داشت:۔ ہمارے نزدیک صدر شہید نے ,,منصب امامت" اپنے جدامجد حضرت امام ولی اللہ دہلوی کے مقام رفیع کی تشریح کرنے کے لئے لکھی ہے۔

---

[1] [2] مشکل الفاظ سے مشتبہ الفاظ مثلاً یعلمون کا لفظ یَعلَمُونَ ہے یا یُعلمونَ وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے ہی "صراطِ مستقیم" کی قسم اوّل صرف اس لئے تحریر کی ہے کہ امیر شہید سید احمد (رضی اللہ عنہ) کے کلام کو حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی رح کے کلام کے مطابق ثابت کریں"۔ واللہ اعلم (مولانا عبیداللہ سندھی رح)

فائدہ ⑨ :۔ دورہ سوم کے امام شیخنا شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رح اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچے میں حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلوی کا ذکر حجۃ اللہ علی العلمین کے الفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں۔ ان کے خاص الفاظ یہ ہیں۔

مولانا شیخ الہند محمود حسن کا قول

حضرت حجۃ اللہ علی العلمین شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے جب اوّل قرآن شریف کا ترجمہ فرمایا تو حاشیہ پر کچھ ضروری فوائد بھی تحریر فرمائے۔"

فائدہ ⑩ :۔ حضرت میرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ فرماتے ہیں کہ :۔

حضرت میرزا مظہر جان جاناں کا ارشاد امام صاحب کے متعلق

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمتہ اللہ علیہ نے (تصوف کا) نیا طریقہ بیان کیا ہے اور وہ خدا شناسی کے راز کھولنے اور علوم کی باریکیاں بیان کرنے میں خاص طرز کے مالک ہیں۔ علوم ظاہری میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ہی شاہ صاحب رح علمائے ربانی میں سے ہیں۔ محقق صوفیوں میں جو ظاہری اور باطنی علوم کے ماہر ہوں اور جنہوں نے علم کے راز بیان کرنے میں نئی ڈگر اختیار کی ہو ایسے چند ہی بزرگ گزرے ہیں۔

فائدہ ⑪ :۔ حضرت امام عبدالعزیز رح فرماتے ہیں :۔

اب یہ امر سورج کی طرح روشن ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمالات حاصل تھے لیکن ان کمالات کا ظہور و تصرف آپ کی اُمّت کے بعض افراد کے ذریعے سے ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوّلین و آخرین کے علوم حاصل تھے چنانچہ صحاح ستہ میں آپ کا ارشاد مبارک موجود ہے کہ مجھے پہلوں اور پچھلوں سب کا علم دیا گیا ہے لیکن علم کلام میں آپ کا تصرف شیخ ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی اور استاذ ابو اسحٰق اسفرائنی اور امام غزالی، اور امام رازی وغیرہ جیسے بزرگوں ہی سے ظہور میں آیا[1]

ایسے ہی علم فقہ اور احکام شرعی کی تفصیل کتاب الطہارت سے کتاب السلم وشلعہ اور فرائض اور وصایا تک امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کی وساطت سے آنجناب کو تصرف حاصل ہوا۔

ایسے ہی طریقت کے آداب، اور اشغال کے مقرر کرنے ورود وظائف اور اونچی آواز سے اور خاموشی کے ساتھ ذکر کرنے اور مراقبہ کے طریقے میں تصرف آپ کو سید عبدالقادر جیلانیؒ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ خواجہ بزرگ معین الدین چشتیؒ وغیرہ بزرگوں کے ذریعے سے حاصل ہوا۔

یاد داشت:۔ دنیا کی (مسلم) اقوام نے پہلے ہجری ہزار کے آخر تک حکمت اور سیاست میں وہ ترقی کی جس کی مثل گزشتہ زمانوں میں پائی نہیں جاتی اس حکمت و سیاست میں بھی آپؐ کو بواسطہ امام ولی اللہ تصرف حاصل ہوا۔ واللہ اعلم۔

(مولانا عبید اللہ سندھیؒ)

فائدہ ⑫:۔ حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلویؒ تفہیمات الٰہیہ" میں فرماتے ہیں کہ:۔

---

[1] شیخ ابو الحسن اشعری تاریخ وفات ۳۲۴ھ ابو منصور ماتریدی تاریخ وفات ۳۳۳ھ استاذ ابو اسحٰق اسفرائنی تاریخ وفات ــــــــ امام غزالیؒ تاریخ وفات ۵۰۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام صاحب کی بلند مرتبہ دُعا

اے اللہ تو ہر شئے کی تربیت کا کفیل اور مالک ہے میں تجھ سے تیرے ان علموں کے طفیل سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے پیارے بندے اور رسول اور اپنی ساری مخلوق میں سے سب سے چیدہ اور اپنی مملکت میں سب سے زیادہ دلنواز یعنی حضرت محمدؐ پر نازل کیئے (تیری رحمتیں اور سلامتیاں اس پر قیامت تک نہیں نہیں ہمیشہ ہمیشہ نازل ہوتی رہیں) علیٰ ہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان علوم کے طفیل جو تو نے اس کے ہم جنس نبیوں اور رسولوں کو دیئے اور جو تو نے اس کے پاک اور پاکیزہ اخلاق اہل بیت کو عطا فرمائے اور جو تو نے اس کے ہدایت یافتہ ہدایت بخش اصحاب کو الہام کئے اور تمام مجتہد فقہا، اور قابلِ اعتماد محدثین اور صاف نفس و پاک باطن صوفیوں کو دیئے خواہ وہ کسی طبقے یا مقام کے ہوں جیسا کہ تو انہیں خوب جانتا ہے۔

اے میرے پروردگار میں تیری اس تجلّی کے عکسوں کا واسطہ دیتا ہوں جو انبیاء اور مرسلین کے سینوں پر منعکس ہوئیں اور ان انبیاء اور مرسلین کے انوار کے بہترین وارثوں کے سینوں میں چمکیں اور میں ان عکوس کی ان چمکیلی شعاعوں کا واسطہ دیتا ہوں جو ان انبیاء اور مرسلین کے ساتھیوں اور دوستوں کے سینوں میں قیامت تک چمکتی رہیں گی۔

علیٰ ہذا اے میرے پروردگار! تو فرماتا ہے اور لاریب سچ فرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نور دینے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا، اس کے نور کی حالت عجیبہ ایسی ہے جیسے ایک طاق اس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ ایک قندیل میں ہے وہ قندیل ایسا ہے جیسا ایک چمکدار ستارہ ہو۔ وہ چراغ ایک نہایت مفید درخت سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ زیتون ہے جو نہ پورب رُخ ہے اور نہ پچھم رُخ ہے اس کا تیل اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اٹھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ نورعلی نور ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور تک جس کو چاہتا ہے راہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے "

تو نے اس داجبیئے کی مثال جو تیرے خالص قدس سے نازل ہوتا ہے زیتون کے تیل سے دی ہے اور شفاف جوہر کی مثال اس مصباح یا بتّی سے دی ہے جو تیرے قدس خالص میں موجود ہے اور روح اور اس کے اندر کے ستر کی مثال شیشے سے دی ہے اور قلب اور عقل کی مثال مشکوٰۃ دیئے کے طاقچے) سے دی ہے۔

علیٰ ہذا اے پروردگار! تو نے اس نور کے ساتھ ملی ہوئی جس چیز کا ذکر کیا ہے بلکہ ہر وہ چیز جو اس نور میں فنا ہو کر اُسی کے ذریعے قائم ہے میں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں یہاں تک کہ تیری روشنیوں میں سے کوئی روشنی مجھے ڈھانپ لے جو تیری اضوار مقدسہ مجردہ کی جوہرۃ الشفافہ کے ساتھ حکایت کرتی ہو۔

اور تیری شان جو اس زمانہ میں مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہی ہے۔ مجھے چاروں طرف سے گھیرنے اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اس جوہر شفاف کیساتھ مخلوط کر دے یہاں تک کہ میں اس جوہر شفاف کے دوام کے ساتھ دائم بن جاؤں اور تیری شانوں میں سے ایک شان ہو جاؤں اور تیری روشنیوں میں میں سے ایک روشنی بن جاؤں جو تیری ہی روشنی ہو۔

اے اللہ! میں تجھ سے نہایت عاجزی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو وہ مجھے سب کچھ عطا کر دے جس کا تو نے اپنے پیارے نبیﷺ کی زبان سے سر روح اور فنا کے مقامات کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے اور تو نے اس کی زبان سے جو نور ظاہر کیا ہے وہ میرے ہاتھوں پورا کرائے اور جو علوم اور معارف تو نے اس پر نازل فرمائے اور اس کے ذریعے ظاہر فرمائے ہیں اور جو تیری اس شان کے موافق ہیں جس سے اس زمانے نے یہ نیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور اختیار کیا ہے ان کا مجھے حفاظت کرنیوالا بنا! اے میرے پروردگار! مانگنا میرا فرض ہے اور یہ استدعا قبول فرمانا تیرا کام ہے میں تو عاجزی ہی کر سکتا ہوں میری ضرورت تو ہی پوری کر سکتا ہے تو رحم کرنیوالا اور بخشش کرنیوالا، نرمی کرنیوالا، میرے قریب رہنے والا، میری دعاؤں کو قبول فرمانے والا، میری درخواستیں سُننے والا، میری ضرورتوں کو دیکھنے والا ہے تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں تیرے سوا کوئی پروردگار نہیں۔ تو ہی میرا مالک ہے اور تو ہی ہر بات پہ قدرت رکھتا ہے (بطور خلاصہ)

فائدہ (۱۴) :۔ حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ کے باب حقیقتہ نبوت میں فرماتے ہیں کہ :۔

مفہّمین کون ہیں؟

واضح رہے کہ اجتماع انسانی میں بہترین طبقہ ان لوگوں کا ہوتا ہے جنہیں اصطلاح میں مفہّم کہتے ہیں، یہ لوگ اہل اصطلاح ہوتے ہیں۔ ان کی مَلکیّت بہت بلند درجے کی ہوتی ہے اور ان کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ سچے داعئے کے ساتھ اچھا نظام قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور ان پر ملاء اعلیٰ سے علوم اور احوال نازل ہوتے ہیں۔

مفہّمین کا نفسیاتی تجزیہ

مفہم کی سیرت یہ ہوتی ہے کہ وہ معتدل مزاج ہوتا ہے اس کے جسم کی ساخت اور اس کے اخلاق و عادات مناسب ہوتے ہیں۔ اس میں نہ ایسا عدم استقلال ہوتا ہے کہ اپنی ذاتی خواہشوں میں پھنسا رہے، نہ ضرورت سے زیادہ تیز فہمی ہوتی ہے کہ اصولی باتوں میں پھنس جائے اور جزوی مسائل حل کرنے کی طرف توجہ نہ دے سکے اور اعمال و افعال کی ارواح کی طرف اتنا متوجہ ہو جائے کہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشکال و اشباح کی طرف توجہ نہ دے سکے ۔ اس میں نہ اتنی کُند ذہنی ہوتی ہے کہ وہ صرف چھوٹی چھوٹی باتوں ہی کو سمجھ سکے ۔ اور اصولی اور کلّی باتوں کی سمجھ اس کی طاقت سے باہر ہو اور نہ اعمال و افعال کی اشکال و اشباح بس اتنا پھنسا رہتا ہے کہ ان کی ارواح کی طرف دھیان نہ دے سکے ۔

وہ صحیح طریقہ ہائے کار پر سب لوگوں سے زیادہ عمل پیرا ہوتا ہے ۔ وہ عبادات ہیں اچھا نمونہ پیش کرتا ہے وہ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں کبھی انصاف کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا وہ اجتماع انسانی کی اجتماعی ضرورتوں کے پورا کرنے میں پورے شغف کا اظہار کرتا ہے وہ نفع عام کی طرف راغب ہوتا ہے وہ کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے تو بالعرض ہوتی ہے جس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ یا تو نفع عام تکلیف پہنچانے ہی پر موقوف ہوتا ہے یا نفع عام کے کام کا نتیجہ ہی یہ ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو تکلیف پہنچے وہ ہر وقت عالم غیب کی طرف توجّہ رکھتا ہے ۔ اور اس میلان کا اثر اس کی بول چال، چہرے مہرے غرض ہر بات سے ظاہر ہوتا ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ اسے غیب سے مدد مل رہی ہے تھوڑی سی ریاضت کرنے سے اس پر ان امور کا انکشاف ہونے لگتا ہے جو دوسروں پر قرب اور سکینیت کے بلند درجات طے کرنے کے بعد بھی نہیں کھلتے ۔

مفہمّین کی قسمیں

مفہمین کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک قسم کے لوگوں کی استعداد الگ الگ ہوتی ہے

(۱) کامل : چنانچہ جس مفہمّ کو اکثر حالات میں حضرت حق سُبحانہ تعالیٰ کی طرف سے عبادات کے ذریعے سے تہذیب نفس کے علوم حاصل ہوتے رہیں وہ اصطلاح میں

www.KitaboSunnat.com

کامل کہلاتا ہے

۲ حکیم :۔ جسے اخلاق فاضلہ اور تدبیر منزل کے علوم وغیرہ ملتے رہیں وہ حکیم کہلاتا ہے۔

۳ خلیفہ :۔ جسے اکثر حالات میں بین الاقوامی سیاسیات کے اصول سمجھائے جاتے رہیں اور جسے تمام لوگوں میں عدل قائم کرنے اور ان میں سے ظلم اور جور دُور کرنے کی توفیق ملے وہ اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے۔

۴ موئید من اللہ :۔ جس کا ملاء اعلیٰ سے قرب ہو اور ملا اعلیٰ کے فرشتے اسے سکھائیں اس سے گفتگو کریں۔ اسے نظر آئیں اور جس سے طرح طرح کی کرامتیں ظاہر ہوں۔ وہ موید بروح القدس ہوتا ہے۔

۵ ھادی اور مزکیؒ :۔ جس کے دل اور زبان پر نور ہو اور جس کے پاس بیٹھنے اور جس کی نصیحت سننے سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو اور جس سے اس کے دوستوں کو سکینت اور نور حاصل ہوتا ہو اور اس کے ذریعے سے وہ کمال کے بلند مرتبے حاصل کریں اور وہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے کوشاں ہو وہ ہادی اور مزکیؒ کہلاتا ہے۔

۶ امام :۔ جس کے علم اور معرفت کا بیشتر حصّہ ملّت کے اصول اور مصالح پر مشتمل ہو اور جو اصول ملّت اور مصالح ملّی منہدم ہو گئے ہوں ان کے قائم کرنے کی کوشش میں مگن ہو وہ امام کہلاتا ہے۔

۷ منذر :۔ جس کے دل میں یہ بات ڈالی جائے کہ وہ لوگوں کو خبر دیدے کہ ان کی برائیاں جمع ہو کر ان کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت دنیا میں لانے والی ہیں یا وہ بھانپ لے کہ ملا اعلیٰ میں ایک قوم کو اس کے اعمال کی بنا پر اللہ کی رحمت کو غیر مستحق قرار دیدیا گیا ہے اور وہ اس کی خبر ان کو دیدے یا وہ کبھی کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس سے مجرد ہو کر معرفت حاصل کر لے کہ قبر اور حشر میں کیا باتیں پیش آنے والی ہیں اور ان سے لوگوں کو آگاہ کرے اسے منذر کہتے ہیں۔

نبی کی تعریف

جب حکمت الٰہیہ یہ بات ضروری سمجھے کہ مفہمین میں سے خلق کی طرف ایسے شخص کو بھیجا جائے جو ان کے تاریکیوں سے نور کی طرف آنے کا سبب بن سکے اور اللہ تعالیٰ لازم کرے کہ اس شخص کی اطاعت جسم و روح سے کی جائے اور ملاءِ اعلیٰ میں یہ بات پختہ طور پر طے ہو جائے کہ جو شخص اس کی اطاعت اختیار کرے اور اس کے ساتھ مل کر کام کرے اور وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کی خبر بھی دے اور اس کی اطاعت لازم کرے اسے نبی کہتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں

انبیاء میں سب سے بزرگ اور بڑا وہ ہے جس کی بعثت کی ایک اور غرض بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک تو یہ نبی خود لوگوں کو تاریکی سے نور میں لانے کا ذریعہ بنے دوسرے اس کی قوم دوسرے لوگوں کی خدمت کے لئے بہترین گروہ یا جماعت ثابت ہو۔ اس نبی کی بعثت گویا ایک اور قسم کی بعثت پر بھی مشتمل ہوتی ہے چنانچہ پہلی بعثت کی طرف اس آیت میں اشارہ موجود ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ (خدا وہ ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا) اور اس نبی کی دوسری بعثت کی طرف اس آیت میں اشارہ موجود ہے کہ: كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے چن چن کر جمع کئے گئے ہو) خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین (تم کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ تم لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرو نہ اس لئے کہ لوگوں کو تنگی میں مبتلا کر دو)

آنحضرت صلعم کی جامعیت

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی گزرے ہیں وہ مفہمین کی مذکورہ بالا صفات میں سے ایک ایک دو دو صفتوں کے مالک تھے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مفہمین کی تمام قسموں کے فنون پر حاوی اور دونوں قسم کی بعثت مکمل طور پر حاصل کر چکے ہیں"

فائدہ (۱۲): حضرت امام ولی اللہ دہلوی رح "التفہیمات الالٰہیہ" میں فرماتے ہیں کہ:۔ "دین کے مختلف طریقوں اور مذہبوں میں بٹ جانے اور امت کے مختلف گروہ اور فرقے بن جانے سے خاص اور عام لوگ بہت حیرانی محسوس کر رہے ہیں۔

جادۂ قویمہ سے ناواقف لوگ

چنانچہ اہل اللہ میں سے بعض وہ لوگ ہیں جن کو فقہاء اسلام میں سے کسی فقیہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کے ساتھ ربط دینے کا کشف دیا گیا۔ لیکن ان کو اس جادۂ قویمہ کا کوئی علم نہیں ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کیا ہے اور جسے ان کے لئے پسند فرمایا ہے جسے اس جادہ قویمہ کا علم حاصل ہو گیا وہ حقیقت کا بہت بڑا حصہ لے گیا اور جو اس سے چوک گیا اُسے بڑا حصہ نہ ملا گو اُسے اس کی تکلیف اُٹھانے کا اجر مل کر رہے گا۔ اس پائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لوگ (یعنی جو صرف فقہی جزئیات کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ربط دینا ہی جانتے ہیں اور وہ جادۂ قویمہ کے علم سے محروم ہیں) کسی ایک قول کو دوسرے قول پر ترجیح نہیں دے سکتے، یہ لوگ مختلف اقوال کی توجیہ صرف یہ کہہ کر کر دیتے ہیں کہ ان میں سے ایک عزیمت[1] ہے اور دوسرا رخصت[2] اس لئے جو شخص عزیمت کے مطابق کام کر سکتا ہے وہ ایک قول پر عمل کرے اور جس کی جسمانی یا روحانی طاقت کمزور ہے (اور وہ عزیمت پر عمل نہیں کر سکتا) وہ رخصت پر عمل کرے اس بارے میں ان لوگوں نے خوب سیر حاصل لکھا ہے جیسے شعرانی نے "میزان" میں اور ان سے بھی پہلے شیخ محی الدین ابن عربی نے جس سے شعرانی نے لیا ہے۔

جادۂ قویمہ کے قریب پہنچنے والے لوگ

دوسرے اہل اللہ وہ ہیں جن کو صرف وہ جادۂ قویمہ نظر آیا جو ظاہر شریعت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے بڑے صحابہ اور اجلہ تابعین کے ذریعے سے بطریق ظاہری جمہور مسلمانوں کو پہنچا جیسے دست بدست لیتے ہیں یا انہیں اصل جادۂ قویمہ تو نہیں ملا لیکن اس کے قریب قریب کوئی چیز مل گئی انہیں اس جادے سے ہٹ کر اہل رائے علماء کے مذاہب بھی نظر آئے جو بمنزلہ کناروں کے ہیں، چنانچہ انہوں نے جو دین میں ترجیح دینے کے قابل ہے اسے ترجیح دینے میں دین کی مدد اور مدافعت سمجھی جیسے اکثر فقہا محدثین کا خیال ہے۔ انہوں نے اس بارے میں بہت طویل بحثیں کی ہیں۔

---

[1] مشقت برداشت کرنا   [2] اجازت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادہ قویمہ کے شناسا

اہل اللہ کا تیسرا گروہ وہ ہے جن پر دونوں باتیں کھل گئیں (یعنی جزوی تطبیقات بھی اور جادہ قویمہ ظاہر شریعت اور باطن شریعت بھی) انہوں نے ان دونوں کو شرع کے دائرے کے اندر تسلیم کر لیا اور ظاہر کیا کہ جو لوگ ان کے مطابق کریں وہ بھی دین کی فراخی میں داخل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین پر ہیں اور ان کا عذر اللہ کے ہاں قبول ہے صرف یہ بات ہے کہ جادہ قویمہ اصل چیز ہے جسے اللہ پسند فرماتا ہے اسے سب باتوں پر فضیلت حاصل ہے اور یہی راستہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے

امام صاحب جادہ قویمہ کے عالم ہیں

اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے مجھ پر یہ نعمت بھی ہے کہ اس نے مجھے اس تیسری جماعت میں شامل کیا اور مجھ پر شریعت کی اصل اور اس کی تشریح جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوتی ہے دونوں ظاہر ہو گئی ہیں چنانچہ خدا فرماتا ہے۔ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (تاکہ جو تجھ پر نازل ہوا ہے اس کی تشریح کرے)

امام صاحب کو نبی اکرم صلعم کے تبیان کا علم ہے

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ (نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو) اس میں لفظ اقامت کا مفہوم عربی محاورہ قامت السُّوق سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں "بازار لگا ہوا ہے" یعنی اس میں خرید و فروخت خوب ہو رہی ہے ایسے ہی اقامۃ الصّلوٰۃ کے معنی ہوئے اس کو ترویج دینا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اشاعت کرنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جو تشریح فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ فلاں فلاں وقت پر نماز پڑھی جائے ہر ایک نماز میں اتنی اتنی رکعتیں پڑھی جائیں نمازیوں ادا کی جائے اور یوں اذان دی جائے نیز جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور جمعہ ادا کرنے کی سخت تاکید کی اور مسجدیں تعمیر کرنے کو بہت ثواب کا باعث فرمایا یہ سب باتیں اقامت الصلوٰۃ کے دوران میں آکر نماز پڑھنے کے "تبیان" میں داخل ہیں۔ اگر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ صاف صاف اور کھلا بیان نہ پہنچتا تو ہمیں کبھی اقیموا الصلوٰۃ کے معنی سمجھ میں نہ آتے ایتاء الزکوٰۃ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح کر کے بتایا کہ کتنے مال یا نقد پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے کتنی زکوٰۃ دینی چاہیئے اور زکوٰۃ میں کون کون سی جنس پر زکوٰۃ لازم ہے وغیرہ

امام صاحب کو صحابہ کرام کے ایضاح کا علم بھی ہے

مجھ بندہ ناچیز پر خدا تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کی زبان سے شریعت کا جو تبیان ہوا ہے اس کی وضاحت کرنے کی بھی خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے متعلق خود حضرت نبی اکرم صلعم کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے بعد جو دو آئیں گے ان کا اتباع کرو یعنی ابوبکر اور عمر کا" نیز فرمایا کہ "میرے صحابی ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کا اتباع کرو گے سیدھے راستے ہی پر رہو گے" اس کی مثال یہ ہے کہ نبی اکرم صلعم نے سفر میں نماز قصر کی ہمارے نزدیک سفر ایک مبہم امر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ کے فعل سے واضح ہو گیا ہے کہ چار برد[1] ہوتا ہے۔

---

[1] برد = بارہ میل کا ہوتا ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام صاحب کو مجتہدین متقدمین کی تشریح کا علم بھی ہے

ایسے ہی خدا کا مجھ پر یہ بھی احسان ہے کہ مجتہدین متقدمین نے شریعت کے جو اصول و فروع کی تدوین کی ہے اس کی توضیح کی بھی مجھے توفیق عطا فرمائی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جب تم نماز کے لیئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولیا کرو" اس میں غسل سے کیا مراد ہے؟ مجتہدین نے بتایا ہے کہ غسل کے معنی ہیں پانی بہانا، یا (بقول بعض) ملنا بھی اس میں داخل ہے اور وجہ (منہ) کی حد یہاں سے وہاں تک ہے اور الی المرافق میں الیٰ (تک) سے مراد مع (ساتھ) ہے (یعنی کہنیوں سمیت) پھر وہ اس امر کی بھی توضیح کرتے ہیں کہ جسے مسح کہتے ہیں وہ ایک دو بالوں پر ہو جائے تو بھی کافی ہے یا چوتھائی سر کے ہو یا سارے سر کا ہو تو مسح ہوتا ہے۔

امام صاحب کو مجتہدین متقدمین کے اقوال کی شرح کا علم بھی ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ان مجتہدین متقدمین کے مذاہب اور اقوال کی شرح بھی منکشف کر دی اور ہر مذہب کے متاخرین فقہا نے ان متقدمین کے قواعد کے پیش نظر جن جزئیات کی تخریج و تفریع کی ہے وہ بھی منکشف کر دیں۔

وہ ان سب کا ربط بھی جانتے ہیں

الغرض مذکورہ بالا سب باتیں مجھ پر اس ترتیب کے ساتھ جس پر وہ واقع ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیں اور ایسی کھول دیں۔ گویا میں ان کو اپنی آنکھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دیکھتا ہوں۔ اب میں ہر ایک قول کو اصل شریعت کے ساتھ مربوط دیکھتا ہوں خواہ یہ ربط بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ۔ اس بارے میں یہ قول کتنا سچا ہے کہ دین کی مثال اس تنے کی سی ہے جس سے کچھ تو بڑے بڑے ٹہنے نکلتے ہیں۔ پھر ان بڑے ٹہنوں میں سے چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں اُگتی ہیں اور ان ٹہنیوں پر پتے اور پھول لگتے ہیں یا اس کی مثال چشمے کی سی ہے۔ جس میں سے پہلے بڑی نہریں نکلتی ہیں، پھر ان میں سے چھوٹی نہریں یا کھائیاں نکلتی ہیں۔ پھر ان چھوٹی نہروں میں سے برتنوں میں پانی بھر لیا جاتا ہے اور برتنوں سے کچھ پانی درختوں کے طشتوں میں ڈالا جاتا ہے۔ مجھ پر وہ راستہ اور شاہراہ بھی منکشف ہو گئی جو اتنی روشن ہے کہ اس کی رات اس کے دن کی مانند ہے اور اس کا اوّل اس کے آخر کی طرح ہے۔ نیز مجھے وہ چھوٹے چھوٹے ملے ہوئے نشانہائے راہ بھی معلوم ہو گئے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ تک خود رائی کی دلدل اور اوہام کی سنگلاخ راہ طے کرنے اور ان لوگوں کی تقلید کے پہاڑ پھاندنے کے بعد پہنچ سکتے ہیں جو غلطی پر بھی ہو سکتے ہیں اور راستی پر بھی اور ان لوگوں کے اقوال سے تجربات کے ٹیلوں کو عبور کر کے ہی پہنچ سکتے ہیں۔ جو حق اور باطل دونوں کے حامل ہو سکتے ہیں۔

رائے کی حقیقت کا انکشاف

مجھ پر اس رائے کی حقیقت بھی واضح ہو گئی جس کی سلف نے مذمت کی ہے اور جس کی طرف اپنے بعض فقہاء کو منسوب کیا ہے۔

سنتِ ظاہرہ

سنت ظاہرہ کی مثال ایسی ہے جیسے وہ زبان جس میں حضرت نبی اکرم صلعم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور سنت ظاہرہ کے اِدھر اُدھر کی جو باتیں ہیں۔ ان کی مثال ان لہجوں کی ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تلاوت کی اجازت صرف اس لیے دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو تکلیف نہ ہو۔

نیز سنت ظاہرہ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے دربار شاہی میں حاضر ہو کر بادشاہ کے احکام اپنے کانوں سے سن لیئے اور اُسے بولتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اس کے دل نے اس کے احکام یاد کر لیئے۔ آئمہ دین کے معیّن کردہ قواعد کے مطابق نکالے ہوئے مسئلوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی عام آدمی کو بادشاہ کی بعض باتیں پہنچیں اور وہ ان پر اپنے بعض قیاسات قائم کر لے۔

فصل علم شریعت کی دو قسمیں

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھ پر اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ حضرت شارع ؑ نے ہمیں دو قسم کے علم دیئے ہیں۔ جن میں ایک کے احکام دوسرے سے مختلف اور ایک کا مرتبہ دوسرے سے الگ ہے۔

۱۔ علم المصالح والمقاسد ۲۔ علم الشرائع والحدود

مجھے یہ دونوں قسم کے علوم علیحدہ علیحدہ طور پر آنکھوں سے اس طرح نظر آ رہے ہیں کہ میں ہر دو میں پوری طرح تمیز کر سکتا ہوں اور دونوں کو خوب سمجھ سکتا ہوں یہ وہ علم شریف ہے جس کے متعلق بیان کرنے اور جس کے اصول و فروع واضح کرنے اور مسائل کو اس علم پر حل کرنے میں مجھ پر کسی نے سبقت نہیں کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادۂ قویمہ میں اختلافات

حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھ پر فقہاء کے اختلاف کے اسباب منکشف کر دیئے ہیں اور یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ جادۂ قویمہ کے پختہ ہو جانے[1] کے بعد جس کی تفصیلات اور تفریعات کیطرف اشارہ کیا جا چکا ہے جو مقدمات کلیہ میں محصور ہو چکی ہیں اور ضبط میں لائی جا چکی ہیں جو شخص ان کلیات پر پختگی حاصل کرے وہ اختلاف کے مقامات میں کسی بات کے سمجھنے میں بند نہیں رہ سکے گا اور وہ سارے جادۂ قویمہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے متمثل پائے گا اور وہ اس کیلئے منتبح ہو گا اور وہ سمجھ لے گا کہ ملت کو اپنے ماخذ سے اخذ کرنے والوں اور اپنے منبع سے لینے والوں کے فہموں میں اختلاف کے سبب سے ان تفاصیل میں اختلاف کا پیدا ہو جانا ایک ضروری چیز ہے

اختلاف کے چار درجے

مجھ پر یہ بات بھی عیاں ہو چکی ہے کہ اختلاف کے چار درجے ہیں ۔

۱۔ اختلاف مردود نامقبول :۔ اختلاف مردود جس میں اختلاف کرنے والے اور اس اختلاف کی پیروی کرنیوالے کے ہاتھ میں کوئی معقول عذر نہیں ہے اس قسم کا اختلاف چاروں مدوّن مذاہب میں شاذ ہی پایا جاتا ہے ۔

۲۔ اختلاف مردود مقبول :۔ اختلاف مردود جس کے متعلق اختلاف کرنے والے کے پاس کوئی عذر ہے مثلاً اس کے خلاف اسے کوئی صحیح حدیث نہیں نہیں پہنچی جب اسے صحیح حدیث پہنچے گی وہ اسے چھوڑ دے گا ۔

---

[1] یعنی شریعت کے احکام اس جادۂ قویمہ کے اشباہ ہوں گے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اختلاف مقبول محمود:۔ اختلاف مقبول جس کی بنیاد یہ ہے کہ حضرت شارعؑ نے لوگوں کو کھلم کھلا اور مطلق اختیار دے دیا ہے کہ یوں کریں یا یوں کریں جیسے سات لہجوں میں قرآن حکیم پڑھنے کی اجازت۔

۴۔ اختلافِ تقلیدی:۔ وہ اختلاف کہ ہم حضرت شارعؑ کے بعض کلام سے اجتہاد اور استنباط کے لحاظ سے دونوں طرف اختلاف کے ہونے کو مقبول پاتے ہیں۔ انسان اس کا مکلّف ہے مگر بطور مطلق نہیں بلکہ صرف اس صورت میں کہ خود اجتہاد کیا ہو یا اس کے متعلق ظن غالب ہو (کہ یہ صحیح استنباط ہے) یا جسے ان باتوں میں سے کوئی حاصل ہو اس کی تقلید کا ذمہ لیا ہو۔

مذاہب اربعہ کا ظاہر اور شاذ

مجھ پر یہ بات بھی منکشف ہو گئی ہے کہ ہر ایک مذہب میں ظاہر بھی ہے اور شاذ بھی۔ چنانچہ

حنفی:۔ مذہب ابو حنیفہؒ میں ظاہر روایت تو وہ ہے جو اصول خمسہ[1] میں آگئی ہے اور محمد بن الحسنؒ کی تصریحات کہ یہ مذہب امام ابو حنیفہ ہے اور وہ باتیں جن کے متعلق محمد بن الحسنؒ کہتے ہیں کہ میں ان پر اعتماد کرتا ہوں۔

مالکی:۔ مذہب مالکؒ میں ظاہر الروایۃ وہ ہے جو ابن قاسمؒ نے المدوّنہ میں بیان کیا کہ حضرت امام مالک کا قول ہے جس پر اس کا اعتماد ہے۔

شافعی:۔ مذہب شافعی میں ظاہر الروایت وہ ہے جو حضرت رافعیؒ اور حضرت نوویؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ مذہب شافعی ہے اور ان کا مشہور قول

---

[1] یعنی یہ پانچ کتابیں (۱) سیر صغیر (۲) سیر کبیر (۳) جامع صغیر (۴) جامع کبیر اور (۵) مبسوط (مرتبؒ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس پر عمل کیا جا رہا ہے۔

ان کے علاوہ جو باتیں غیر مشہور اور غیر منضبط روایتوں میں پائی جاتی ہیں وہ شاذ کے درجے میں ہیں۔

شریعت مصطفویہ کا ظاہر اور شاذ

ایسے ہی شریعت مطہرہ مصطفویہ (علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات) میں ظاہر بھی ہے اور شاذ بھی۔

شریعت ظاہر کے درجات

شریعت مصطفویہ کے ظاہر کے کئی درجے ہیں۔

۱۔ قرآن حکیم: سب سے قوی تو وہ ہے جو قرآن حکیم میں صاف صاف طور پر مذکور ہے اور جسے ہر وہ شخص جو اس کی زبان جانتا ہے سمجھ سکتا ہے۔

۲۔ موطا اور صحیحین: اس سے ملحق وہ ہے جو صحیح روایات میں آ گیا ہے جس کی روایت بخاری، مسلم اور موطا امام مالک میں آئی ہے بغیر اس کے کہ ان تینوں میں کوئی تعارض اسناد ہو یا روایت کے الفاظ میں کوئی نمایاں فرق ہو، میری مراد یہ ہے کہ وہ ان چار شرطوں پر پورا اترے۔

(ا) اس روایت کے معنی صاف و صریح ہوں، عربی دان خود اسے سمجھ سکے۔

(ب) بالکل صحیح روایت ہو جسے کم سے کم تین یا زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہو اس کے بعد ہر طبقے میں راویوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہو یہاں تک کہ حفاظ حدیث اور بڑے بڑے فقہا نے اگر اس روایت کو پسند کیا ہو اور اس سے سند پکڑی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔ وہ روایت ان تینوں کتابوں میں آئی ہو۔ کیونکہ ان تینوں کتابوں کی اسلام میں وہ شان ہے جو کسی اور کتاب کو نصیب نہیں ہوئی اور حدیث اور فقہ کے علماء میں انہیں وہ مقبولیت حاصل ہے جو کسی اور کتاب کو نہیں ہوئی۔ اور ان کتابوں کی صحت ایسی ہے کہ علماء نے ایسی صحت کی ان کے سوا اور کتاب کے متعلق شہادت نہیں دی اور ان کتابوں کو مشرق و مغرب، حجاز و شام اور عراق عرب اور عراق عجم کے علماء حدیث و فقہ میں وہ شہرت حاصل ہو چکی ہے جو کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہوئی اور علماء ہمیشہ ان تینوں کتابوں کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ان کے ہم شکل الفاظ کا ضبط اور ان سے مسائل کی تخریج کرتے رہے ہیں اور ان کتابوں کے سوا کسی اور کتاب سے اتنا شغل نہیں رہا اور یہ ایسی چیز ہے جو صرف اس شخص پر پوشیدہ رہ سکتی ہے جو لوگوں کے حالات سے بے خبر ہو۔

د۔ ان کتابوں میں جو روایات آئی ہیں۔ ان کے خلاف حضرت نبی اکرم صلعم سے کوئی اور روایت نہ آئی ہو۔ خصوصاً خود انہی کتابوں میں اس کے خلاف نہ آئی ہو۔

تعامل اہل مدینہ

اس کے بعد وہ روایات ہیں جن کا ذکر امام مالک نے بایں طور کیا ہے کہ یہ بڑے بڑے صحابہ اور تابعین کا مذہب ہے اور اس پر حضرت نبی صلعم کے زمانہ مبارک سے لیکر خود حضرت امام مالک رحؒ کے زمانہ تک اہل مدینہ کا عمل رہا ہے اور جو لوگ روایت و درایت کے جامع ہیں مثلاً امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام بخاریؒ وغیرہ۔ انہوں نے حضرت امام مالک کے ان اقوال کے خلاف نہ پایا ہو بلکہ اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کیا ہو اور اسے قابل سند سمجھا ہو بلکہ اسے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح روایات یعنی صحیح یا حسن روایات سے (خواہ ان کا راوی ایک ہی کیوں نہ ہو) یا دلالت یا اشارت سے صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی جماعت کے آثار سے یا قیاس واضح سے یا استنباط قوی سے اور بھی پختہ کر دیا ہو۔

حضرت امام مالکؒ کی روایات کے درجے کی وہ روایات بھی ہیں جو حضرت سفیان ثوریؒ نے بیان کی ہیں لیکن حضرت امام مالکؒ کی روایات ایک تو بہت کثیر تعداد میں موجود ہیں، دوسرے وہ زیادہ موافق واقعہ ہیں۔ دوسروں کی روایتوں میں یہ بات بہت کم پائی جاتی ہے۔

۴۔ کتب مشہورہ

اس کے بعد وہ امور ہیں جن کے متعلق کوئی صحیح یا حسن روایت باقی مشہور کتابوں میں پائی جاتی ہے جس سے علماء نے حجت پکڑی ہے اور فقہا کی جماعت نے اسے لیا ہے یا ایسی روایت سے کوئی صحیح استنباط کیا گیا ہے جس پر علماء کی ایک جماعت صحت کا فتویٰ لگاتی ہے۔ واللہ اعلم

یہ سب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر شریعت اور آپ کی سُنت کا جادۂ قویمہ ہے جس کی راستی ظاہر اور جس کی قدر واضح ہے جو شخص اس کے خلاف چلتا ہے وہ مردود ہے۔

عذر کے درجات

جس شخص کا قول یا عمل قرآن عظیم کے مخالف ہو یا مشہور حدیث کے خلاف ہو یا اجماع یا قیاس واضح کے خلاف ہو وہ بالکل معذور نہیں ہے، البتہ ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کسی اور چیز کے خلاف ہو تو وہ معذور ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اسے حدیث مل جائے اور حجاب دور ہو جائے۔ جب یوں حقیقت نفس الامر واضح ہو جائے تو پھر مقلد کا کوئی عذر قبول نہیں ہو سکتا۔

اختلافِ محمود

پس تجھ پر لازم ہے کہ تو شریعت پر اس طریق سے گہرا غور کرے یہاں تک کہ تجھے شریعت سے ثابت شدہ کی غیر ثابت شدہ سے تمیز ہو اور یہ چیز تیری آنکھوں کے سامنے اور تیرے دل کے اندر متمثل ہو جائے پھر اسے اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑے اور اپنے ہاتھوں سے مضبوط کر کے تھام لے اور جو شخص اس کے خلاف جا رہا ہو اس کی بات پر ہرگز کان نہ دھر۔

جادہ قویمہ پختگی کے ساتھ معلوم کر لینے کے بعد بھی کبھی کبھی بعض اسباب کی بنا پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ اختلاف ماخذ کے قریب ہو اور اس میں ظاہری قصور کوئی نہ ہو تو اس کو برا مت کہو۔ بلکہ اس قسم کی بات کو تسلیم کر لو۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بعض اوقات ایک مذہب کے مقلد فقہا کسی مسئلے کی تخریج کی وجوہ میں یا اپنے امام کی عبارت کی تفسیر کرنے میں یا کسی قول یا وجہ کی تصحیح کرنے میں اختلاف کر جاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں مختلف مذاہب نہیں سمجھتے اور ایسے موقعوں پر درگزر سے کام لیتے ہیں تم بھی جادہ قویمہ کو ایک مذہب تصور کرو اور اس کے متعلق جو مختلف اقوال ہیں ان کے متعلق سختی سے کام نہ لو، اور کسی بات کے متعلق یہ مت کہو کہ یہ جادہ قویمہ محمدیہ سے خارج ہے۔

اس جادہ قویمہ سے جو باتیں خارج ہیں ان کی مثالیں یہ ہیں دستوں میں پاؤں کا مسح کرنا متعہ کے نکاح کو حلال سمجھنا تھوڑی سی نشہ آور شراب کا پینا جائز سمجھنا، کھڑ بلو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گدھوں کا گوشت، کھانا حلال سمجھنا یا مثلاً یہ کہنا کہ ظہر کا وقت آخر فئے اصلی کے بعد انسان کے دو مثل تک ہے۔

جادہ قویمہ تسلیم کر لینے کے بعد اختلاف کی مثال مثلاً کیا روزہ دار زوال کے بعد مسواک کر سکتا ہے یا نہیں؟ نماز کا آغاز سبحانک اللھم الخ۔ سے کیا جائے یا انی وجھت وجھی للذی الآیۃ سے کیا جائے یا کسی ثنا کے پڑھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے؛ یا مثلاً تشہد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے طریقے پر پڑھی جائے یا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے طریقہ پر یا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے طرز پر؟

اختلاف کے وقت کیا کیا جائے

اگر علم میں تمہاری ہمت بلند ہو اور تقویٰ میں تمہاری عزیمت قوی ہو وہ تفاصیل جن میں اختلاف نظر آئے انہیں کتاب اللہ کی تصریحات اور ظاہر سنت اور اہل علم کے تعامل یا قیاس قوی کے ذریعے پرکھو پھر جن صحیح حسن یا ضعیف احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے، ان میں جمع کرنے کی کوشش کرو اور جو سب سے قوی سب سے زیادہ قرین قیاس اور سب سے زیادہ محتاط طریق عمل ہو اسے اختیار کرو ورنہ تم عامی مسلمان ہو گے۔

کتب ضروریہ

اگر تم یہ کہو کہ اچھا آپ نے جادۂ قویمہ کی جو تعریف کی ہے اسے میں تسلیم کرتا ہوں لیکن میں اسے غیر قویمہ سے کس طرح متمیز کروں کیونکہ اس کے لئے تو بہت سی احادیث جمع کرنی پڑتی ہیں، جو ہمارے زمانہ میں ناممکن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کے جواب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں تمہیں جسقدر احادیث کی ضرورت ہے وہ موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، اور جامع ترمذی میں موجود ہیں۔ اور یہ کتابیں آجکل بھی جلدی حاصل کرنا چنداں مشکل نہیں لیکن جادۂ قویمہ کی پہچان کے لئے ان کتابوں کے مطالعے کے علاوہ ایک نور باطنی کی بھی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔

حضرت امام صاحبؒ کا مقام

اگر تم اس نور ملکی سے محروم ہو اور خدا تعالیٰ نے وہ نور تمہارے لیے کسی بھائی کو عطا کر دیا ہے اور وہ تمہیں اس زبان میں سمجھاتا ہے جسے تم سمجھ سکتے ہو، تو پھر تمہارے لئے (اس کی بات سمجھنے اور ماننے میں) کیا عذر باقی رہ جاتا ہے؟ باقی حقیقت حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔" (انتہیٰ)

فائدہ (۱۵) :- حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ "بدور بازغہ" میں اصحاب اعراف کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:-

اہل اعراف کی قسمیں

جو لوگ مرنے کے بعد اعراف میں جائیں گے وہ کئی قسم کے ہیں۔

(۱) مقام دعوت سے دور رہنے والے

(۱) وہ لوگ جن کو دعوتِ حق پہنچی ہی نہیں مثلاً دور دراز بلند پہاڑوں میں بسنے والے لوگ بشرطیکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو نہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیا ہو اور نہ کسی نبی کی امت میں باقاعدہ شامل ہوئے ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی حالت حیوانات کی مانند ہے کہ وہ خدا کی طرف توجہ نہیں کر سکتے نہ اقرار کرنے کی شکل میں نہ انکار کرنے کی شکل میں۔ وہ صرف معاشی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اعراف میں جائیں گے۔

غیر زبان میں تبلیغ اسلام

(ب) یا ان کو پیامِ حق پہنچا لیکن وہ پیام اُن کی جہالت کو دُور نہ کر سکا مثلاً وہ لوگ جن کو اسلام ایسی زبان میں پہنچا جسے وہ سمجھ نہیں سکتے یا اس کی دلیلوں کو نہیں سمجھ سکتے ------ یا ان کی ذہنی تربیت ایسی ہوئی ہے کہ وہ دقّتِ نظر سے کام ہی نہیں لے سکتے ان کا مبلغ علم اتنا ہی ہے کہ مسلمان ایک قوم ہیں جن کی پگڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے کرتے ایسے ہوتے ہیں وہ فلاں فلاں چیز کھاتے ہیں اور فلاں فلاں نہیں کھاتے یا وہ ایک قوم سے ہیں جن کی ہمارے ساتھ ملکی جنگیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی ان سے لڑنا پڑتا ہے۔ ان سب باتوں کے ساتھ ان میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ان کی عام حالت حیوانوں کی سی ہوتی ہے اگر ان کا مزاج فی الجملہ صحیح ہوتا ہے۔

(۲) ناقص العقل لوگ

دوسرے وہ لوگ جن کی عقلیں ناقص ہیں مثلاً بچے، پاگل، کم عقل بے وقوف دہقان اور غلام جو حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتے اور وہ تقریباً نہ رب کو پہچان سکتے ہیں نہ اس کی عبادت کر سکتے ہیں۔ ان کی ذہنی حالت پانی کی طرح ہے جو اپنی کمزوری (سیلان) کی وجہ سے کوئی نقش قبول ہی نہیں کرتا ان لوگوں سے صرف اتنی توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مشابہت پیدا کریں، اور احکام ظاہری کی پابندی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کر لیں تاکہ مرکزی طاقت میں خلل نہ پڑے ان کا اتنا ہی ایمان کافی ہے جتنا حبشی لڑکی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی سمجھا۔ چنانچہ جب آپ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ تو اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا دی باقی رہے قسم اول کے لوگ تو ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ دلیل کو سمجھ لیں۔

فائدہ (۱۶) حضرت حجۃ الاسلام امام ولی اللہ دہلوی "حجۃ اللہ البالغہ" کے باب استنباط الارتفاقات میں فرماتے ہیں کہ:۔

انسانی حاجتیں دراصل حیوانی حاجتیں ہی ہیں

واضح رہے کہ انسان کھانے پینے کی ضرورت اور تسکین جذبہ جنسی کی احتیاج اور دھوپ اور بارش سے بچنے اور سردی میں اپنے آپ کو محفوظ کرنے وغیرہ کی ضرورت محسوس کرنے کے لحاظ سے دوسرے حیوانات کے بالکل مشابہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اس پر یہ بہت بڑی عنایت ہوئی ہے کہ اس نے انسان کو بطریق الہام ——— بتایا کہ ان ضرورتوں کو کس طرح باسانی پورا کرے یہ الہام طبعی تھا جو اسے اسکی صورت نوعیہ کے لحاظ سے حاصل ہوا یعنی اسکی صورت نوعیہ یعنی فطرت انسانی کا تقاضا تھا کہ اسے یہ باتیں طبعی طور پر معلوم ہو جاتیں) یہی وجہ ہے کہ ان حاجتوں کے پورا کرنے کے طریقے معلوم کرنے میں تمام افراد انسانی برابر ہیں سوائے ان افراد کے جن کی ساخت ہی ایسی ہو کہ وہ ان حاجتوں کے پورا کرنے کے طریقے معلوم نہ کر سکیں۔ افراد انسانی کو یہ طبعی الہام ویسے ہی ہوتا ہے جیسے فطرت نے شہد کی مکھی کو طبعی الہام کے ذریعے سے جو اس کی فطرت کا تقاضا تھا بتایا کہ کس طرح درختوں پر سے (زر گل) کھائے۔ کیسے چھتہ بنائے جس میں اس کی ہم جنس مکھیاں مل کر رہیں اور وہ سب ایک ملکہ کے ماتحت زندگی بسر کریں اور کس طرح شہد بنائیں، نیز افراد انسانی کو یہ طبعی الہام ویسے ہی ہوا جیسے چڑیا کو الہام ہوا کہ کیسے غذا بخش دانے چگے

www.KitaboSunnat.com

اور کیسے پانی کے کنارے اُتر کر پانی پیئے، کیسے بلّی اور چڑیا مار سے بھاگے اور کیسے اس جانور سے لڑے جو اسے کسی ضروری چیز سے روکے اور کیسے جذبہ جنسی کے پیدا ہونے کے وقت نر و مادہ ملیں پھر کسی اونچی جگہ پہاڑ میں گھونسلہ بنائیں اور پھر جب انڈے دے چکیں تو کیسے اُن کو سیئیں اور جب بچے نکل آئیں تو کیسے ان کو چوگا دیں،

الغرض ہر ایک نوع حیوان کے لیئے جُدا گانہ "شریعت" ہے جو اس کی صورتِ نوعیہ کے ذریعے سے اس کے افراد کے سینوں میں ڈال دی جاتی ہے،

انسانیت کے تین خاص نکتے

ایسے ہی انسان کو الہام کیا گیا کہ ان ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیئے کیا تدابیر اختیار کرے، البتہ چونکہ انسان کی فطرت عام حیوانات سے بلند تر ہے اس لیئے اس کی صورت نوعیہ کے تقاضوں کے مطابق اس کے لیئے تین زائد چیزیں اضافہ کر دی گئی ہیں۔

(۱) ——— رفاہ عام کا تخیل

پہلا فرق رفاہ عام کے نقطۂ نگاہ سے کام کرنے پر آمادہ ہونا ہے حیوانات یا تو کسی ایسی غرض کے پورا کرنے کے لیئے آمادہ ہوتے ہیں جو صاف صاف محسوس ہوتی ہو یا ایسی غرض کے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس کی طبیعت سے پیدا ہونے والے کسی جذبے یا داعیے کی تقاضائی ہوتی ہو جیسے بھوک، پیاس، جذبہ جنسی وغیرہ، مگر انسان اکثر ایسے منافع حاصل کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے جو اس کی عقل اس کے لیئے مفید ہونے کا فتویٰ دیتی ہے اور یہ فیصلہ اس کی طبیعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نہیں ہوتا، چنانچہ وہ کبھی شہر میں اچھا نظام پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کبھی اپنے اخلاق کی تکمیل یا تہذیب نفس کی کوشش کرتا ہے یا مرنے کے بعد کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرتا ہے یا یہ کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اپنا دبدبہ بیٹھائے۔

۲ ——— حُبِّ جمال

دوسری بات یہ کہ وہ ایک ارتفاق کے ساتھ ظرافت (آراستگی) کا اضافہ کرتا ہے حیوان صرف وہ چیز حاصل کرتا ہے جس سے صرف اس کی حاجت پوری ہوتی ہو یا حاجت براری ہوتی ہو لیکن انسان چاہتا ہے کہ نہ صرف اس کی حاجت پوری ہو بلکہ اس چیز سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور نفس کی لذت بھی حاصل ہو۔ چنانچہ وہ بیوی چاہتا ہے جو حسین بھی ہو کھانا چاہتا ہے جو لذیذ بھی ہو، لباس چاہتا ہے جس پر فخر کر سکے اور مکان چاہتا ہے جو عالیشان ہو۔،

۳ ——— مادۂ ایجاد و تقلید

تیسری بات یہ ہے کہ اجتماع انسانی میں بعض اہل عقل و فہم پائے جاتے ہیں جو حاجات پوری کرنے کے اچھے سے اچھے وسائل ایجاد کرتے رہتے ہیں اور بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کے دلوں میں بعض چیزیں خلجان تو پیدا کرتی ہیں لیکن ان کے پورا کرنے کے طریقے ایجاد نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ جب حکماء کو کوئی بات کرتے دیکھتے ہیں یا ان کی کسی ایجاد کا حال سنتے ہیں۔ تو اسے اپنے علم اجمالی کے مطابق پاکر اس کو دل و جان سے پسند کرتے ہیں اور اسے نہایت پختگی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اختیار کر لیتے ہیں۔

ارتقاقات کی پیدائش

چنانچہ انسان کو اکثر بھوک پیاس ستاتی ہے مگر اسے کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ وہ بہت سخت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے پینے کی کوئی چیز پا لیتا ہے۔ اب وہ کوشش کرتا ہے کہ یہ حاجات پورا کرنے کے آسان طریقے دریافت کرے مگر کوئی راہ نہیں پاتا پھر اتفاقاً کسی دانشمند سے ملتا ہے جسے کسی وقت ایسی شکل پیش آئی تھی پھر اس نے غذائی دانے دریافت کیے اور انہیں بونے، آبپاشی کرنے، انہیں کاٹنے، گاہنے، بھوسے سے دانے الگ کرنے اور ضرورت کے وقت تک محفوظ کرنے کے طریقے معلوم کیے۔ ایسے ہی کسی حکیم نے ان لوگوں کے لیے جو چشموں اور ندیوں سے دور بستے ہیں کوئیں کھودنے اور مٹکے، مشکیزے، پیالے وغیرہ بنانے کے طریقے ایجاد کیے ہوں اس طرح ایک ضرورت کے پورا کرنے کا طریقہ اختیار کر لیا جاتا ہے۔

ایسے ہی کسی شخص نے دانے چبائے یا کوئی کچا پھل کھا لیا تو وہ ہضم نہ ہوا اس سے لامحالہ تکلیف ہوئی۔ اب اس نے کوشش کی کہ اس تکلیف کو دور کرنے کا کوئی آسان طریقہ دریافت ہو جائے لیکن اسے کوئی راہ نہ ملی، اس کے بعد اسے کوئی عقلمند مل گیا جس نے پکانے، بھوننے، پیسنے اور روٹی پکانے کے طریقے ایجاد کیے تھے یہ اس کے لیے ایک اور راستہ بن گیا۔ ایسے ہی دوسری تمام حاجات کے متعلق قیاس کر لینا چاہیے اور عقلمند آدمی غور کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ جیسے ہم ذکر کر چکے ہیں، شہروں میں بعض ارتفاقات نہیں ہوتے پھر وہاں وہ پیدا ہو جاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسطرح صدیاں گزر جانے سے اس قسم کے الہامی علوم کا اچھا خاصہ مجموعہ جمع ہو جاتا ہے جو تجربے کی کسوٹی پر صحیح اترتا ہے۔ لوگ ان مرافق ـــ ارتفاقات ـــ پر عمل کرتے ہیں اور انہی پر زندگی بسر کرتے ہوئے مرجاتے ہیں۔

مختصر یہ کہ الہامات ضروری (ارتفاقات) مذکورہ بالا تین باتوں سے ساتھ مل کر انسان کے لئے ایسے ہیں جیسے مطلق سانس لینا جو نبض کی حرکت کیطرح لازم اور ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ سانس کے چھوٹا بڑا کرنے کا اختیار ہمیں حاصل ہے۔

اختلافِ ارتفاقات کے اسباب

ظاہر ہے کہ لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں، ان کی عقل بھی ایک جیسی نہیں ہوتی کہ رائے کلی، حب جمال اور ارتفاقات کی ایجاد کرنے یا ان کی تقلید کرنے کی قابلیت یکساں ہو اور نہ ہر ایک انسان کو یکساں فراغت حاصل ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں پر غور کر سکے ان اسباب اور اس قسم کے دیگر اسباب کی وجہ سے مذکورہ بالا تینوں خصائص سب انسانوں میں یکساں نہیں پائے جاتے۔

ارتفاق کی دو حدیں

ارتفاقِ اوّل:

پہلی حد تو وہ ہے جس سے کوئی چھوٹی سے چھوٹی سوسائٹی بھی خالی نہیں ہوتی مثلاً صحرائی دیہات، پہاڑی بستیاں اور معتدل علاقوں سے دُور بسنے والے لوگ اسے ہم ارتفاقِ اوّل قرار دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارتفاقِ دوم

شہروں میں بسنے والوں اور معتدل علاقوں کے قصبات میں بسنے والوں میں عموماً اچھے اخلاق وعادات کے لوگ اور حکماء جمع ہوا کرتے ہیں کیونکہ وہاں لوگ بہت بڑی تعداد میں جمع ہوتے ہیں اور حاجتیں زیادہ پیش آتی ہیں اور تجربے زیادہ ہوتے ہیں اس لیے وہاں اچھے اچھے طور طریقے ایجاد ہوتے رہتے ہیں اور لوگ ان پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا ہونے لگتے ہیں ایسے ہماری اصطلاح میں ارتفاق ثانی کہتے ہیں۔

اس ارتفاق ثانی کی حد اعلیٰ وہ ہے جس پر بادشاہ اور امراء یعنی رفاہیت کاملہ والے لوگ عمل کرتے ہیں۔ جن کے پاس حکماء آتے جاتے ہیں اور وہ ان حکماء سے اچھے سے اچھے طریقے سیکھتے رہتے ہیں۔

ارتفاقِ سوم

جب ارتفاق دوم پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تو اس سے لامحالہ ارتفاق سوم پیدا ہو گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب لوگوں کے درمیان کثرت سے لین دین ہونے لگتا ہے تو ان میں کنجوسی اور حسد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے قرض ادا کرنے میں سستی سے کام لینے لگتے ہیں یا بالکل انکار کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ان میں شدید اختلافات اور جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ پیدا ہونے لگتے ہیں جن پر نفسانی خواہشیں غالب ہوتی ہیں یا قتل اور لوٹ مار پر جری ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ نیز یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے ارتفاقات۔۔۔ پیدا ہو جاتے ہیں کہ ایک شخص اکیلا قائم نہیں کر سکتا یا ان کی اقامت ایک شخص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے آسان نہیں ہوتی یا اسکا جی نہیں چاہتا کہ وہ سب کی بجائے مصیبت میں پڑے لامحالہ بادشاہ کی ضرورت پڑتی ہے جوان کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کرے اور جو لوگ قانون شکنی کریں ان کو تنبیہ کرے اور جو جرم کرنے میں زیادہ جرأت سے کام لے اسے سیدھا کرے اور خراج وصول کر کے اسے صحیح مصرف میں لگائے۔

ارتفاق چہارم

ارتفاق سوم کا لازمی نتیجہ ارتفاق چہارم ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے شہر میں قائم ہو گیا ٹیکس جمع ہو کر اس کے پاس آنے لگے قوم کا نوجوان طبقہ اس کے ساتھ مل گیا تو ان بادشاہوں کے درمیان بخیلی، حرص اور کینہ پیدا ہونے لگ گیا اور وہ آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے۔ بلکہ جنگ تک نوبت پہنچ گئی۔ اب خواہ مخواہ ضرورت پیش آئی کہ ان بادشاہوں کے اوپر ایک خلیفہ قائم ہو یا کوئی ایسا شخص ان پر مسلط ہو جس کی وہ اسی طرح اطاعت کریں، جیسے خلافت کبریٰ کی اطاعت کی جاتی ہے۔

خلیفہ سے میری مراد وہ شخص ہے جسے ایسی شوکت اور دبدبہ حاصل ہو جس کے ہوتے ہوئے یہ ناممکن ہو کہ کوئی دوسرا شخص اس سے اس کی بادشاہی چھین لے سوائے اس کے کہ کوئی شخص بہت ہی زبردست اجتماع پیدا کرے اور بے شمار مال و دولت خرچ کر سکے جو صدیوں میں شاید کسی سے ممکن ہو۔

قومی مزاج اور خلافت

خلیفہ بھی ویسا ہی ہونا چاہیئے جیسا اجتماعی مزاج اور عادات ہوں مثلاً جس گروہ کی عادتیں سختی پسند اور حدت والی ہوں اسے جو خلیفہ یا بادشاہ درکار ہے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے مختلف ہو گا جو ایک تحمل اور بغض پسند قوم کے لئے ہونا چاہیئے ہم چاہتے ہیں کہ ان ارتفاقات کے اصول سے تمہیں آگاہ کریں۔

یہ وہ اصولِ ارتفاقات ہیں جو بلند اخلاق صالح اقوام کی عقلوں نے تجویز کئے ہیں اور جنہیں ان اقوام نے بطور رسم پختگی کے ساتھ اختیار کر لیا اس سے کوئی چھوٹا بڑا شخص اختلاف نہیں کرتا۔

فائدہ (۱۷):۔ حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ "بدور بازغہ" میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"بدور بازغہ" میں بحثِ ارتفاقات

ارتفاقات اربعہ کا مختصر بیان اور اس امر کا بیان کہ ان کی قسمیں کس طرح بنتی ہیں۔

خداوند رحمٰن کا بنی نوع کے متعلق خاص ارادہ ہوا کہ اس نے ان میں کھانے پینے کی احتیاجات رکھیں تاکہ ان دونوں سے ان کے بدن بنیں اور ان میں جذبہ جنسی رکھا تاکہ اس کے ذریعے سے نسل بڑھے اور اس کی نوع پورے زمانے کے گزرنے تک باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق یہ بھی ارادہ ہوا کہ اس نے انسان کو رہنے سہنے اور گرمی سردی سے بچنے کے لئے مسکن بنانا الہام کیا تمام افراد انسانی باوجودیکہ وہ انفرادی طور پر اخلاق میں ایک دوسرے سے کمی یا زیادتی رکھتے ہیں بایں ہمہ ان حاجات میں سب برابر ہیں۔

ارتفاقِ اوّل

ان حاجات کو انسانی نوع کی مناسبت کے اعتبار سے ان کے داعیئے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق پورا کرنا ارتفاق اوّل کہلاتا ہے مثلاً کھیتی باڑی کرنا دوسروں سے مدد طلب کرنا۔ لفظوں کو جوڑ کر بات کرنا۔ زوجہ کا معین کرنا کہ کوئی اور شخص اس تعلق میں دخل نہ دے۔

ارتفاق دوم

اس کے بعد انسان کے اخلاق اور اس کے جبلّی علوم اور وہ علوم جو اس نے تجربے سے حاصل کئے اور حُبِّ جمال اور نزاکت پسندی اور رائے کلی ارتفاقِ اوّل کے معمولات کے ساتھ ترکیب پانے لگے۔ اور صورت ایسی پیدا ہونے لگی کہ ارتفاق اول کی بنیاد ایسے اوضاع پر رکھی جانے لگی جو مذکورہ بالا امور کے موافق ہوں۔ یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ یہ محسوس کیا جانے لگا کہ ارتفاق اوّل کا جو معمول ان امور پر مبنی نہ ہو اس میں ایک قسم کی کمی پائی جاتی ہے اور نفس اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور کدورت یا تکلیف محسوس کرتا ہے کیونکہ نفس کا یہ خاصہ ہے کہ جو چیز ان امور کے موافق نہ ہو اسے قبول نہیں کرتا۔ اس حاجت کا پورا کرنا ارتفاق دوم کہلاتا ہے لیکن نفسِ انسانی اس درجۂ ارتفاق کو پوری توجہ اور انہماک سے پورا نہیں کر سکتا، جب تک وہ بھوک، پیاس اور جذبہ جنسی اور ارتفاق اول کی دوسری اضطراری حاجات سے فارغ نہ ہو لے۔

ارتفاق دوم کے علوم پانچ حکمتوں میں منحصر ہیں۔

حکمت معاشیہ، حکمت اکتسابیہ، حکمت منزلیہ، حکمت تعاملیہ اور حکمت تعاونیہ۔

ارتفاقِ سوم

اس کے بعد ارتفاق دوم کے یہ اصول انسانیت کی اچھی یا بُری حالت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جمع ہوئے تو ایک اور حاجت پیدا ہو گی جس کے پورا ہونے کا نام ارتفاق سوم ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ان اصول کے مطابق انسان کے لیے طبعًا ضروری ہے کہ وہ شہر بنا کر رہیں شہر کی حقیقت اسلی فصیل، بازار اور اونچی عمارتیں نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ ربط اور تعلق ہے جو مختلف اجتماعات انسانی میں پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا اصول لامحالہ انسانی جماعتوں کے درمیان ربط اور تعلق لازم قرار دیتے ہیں اور ان کے باہمی ربط اور ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لین دین کرنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ "شخص واحد" کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

یہ وحدت معنوی ہوتی ہے اور اب "یہ شخص" یعنی شہر بھی کبھی تندرست ہوتا ہے اور کبھی بیمار اور اس کی بیماری کے اسباب کبھی اندرونی ہوتے ہیں، کبھی بیرونی لامحالہ شہر کے لئے ایک ایسے ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو حتی الامکان اس کی صحت قائم رکھے اور اگر وہ "بیمار" پڑ جائے تو اس کا علاج معالجہ کرے۔ یہ طبیب کون ہے؛ وہ امام اور اس کے ساتھیوں کا مجموعہ ہے اسے ارتفاق سوم کہتے ہیں۔

ارتفاق چہارم

اب ارتفاق سوم کے اصول کو انسانوں کی عام طبیعتوں کے ساتھ ملا دو تو ایک اور ضرورت پیش آ جاتی ہے اس کے پورا کرنے کا نام ارتفاق چہارم ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب شہروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ تو ان کے مابین فساد، خونریزیاں، جھگڑے، کینے وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ شہر خود کو ان بیماریوں کا علاج نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک طبیب الاطباء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک ایسے وجود کی حاجت ہوتی ہے جس میں ان سب شہروں کی کثرت مل کر ایک ہو جائے (یعنی ایک ایسے مرکزی نظام کی ضرورت ہے جس کے ماتحت یہ سب شہر مل کر ایک قانون کے ماتحت زندگی بسر کریں) یہ ارتفاق چہارم ہے۔

ارتفاقات کی بنیاد

ارتفاقِ اوّل اصل میں حیوانی زندگی ہی کی ایک شکل ہے۔ جس میں قدرے صفائی، اتصال، لطافت اور آراستگی پیدا ہو گئی ہے اس کی مثال یوں سمجھو جیسے ذرّات سے مل کر مادے کی مختلف شکلیں بن گئیں ارتفاق دوم ارتفاقِ اول پر مبنی ہے جس میں صفائی پختگی، لطائف اور جمال پیدا ہو جانے سے یہ پیدا ہو گیا ہے جیسے بے جان مادے سے اوپر کی منزل میں نباتات کا ظہور ہوا اور ارتفاقات کی تیسری منزل اس کی دوسری منزل پر مبنی ہے جیسے نباتات سے ترقی پا کر حیوانات بن گئے اور ارتفاقات کی چوتھی منزل اس کی تیسری منزل پر مبنی ہے۔ جیسے انسان حیوان ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

واضح رہے کہ ارتفاق اوّل ارتفاق حیوانی ہی کے ذیل میں آتا ہے۔ فرق صرف تفریس اور اجمال کا ہے۔ یہی نسبت ارتفاق دوم کی اول سے اور سوم کی دوم سے اور چہارم کی سوم سے ہے۔

ارتفاقات میں اتحادِ اقوام

ان ارتفاقات کے احکام اور علوم کی تصویر پر غور کرتے ہوئے دو باتیں فراموش نہیں کر دینی چاہئیں ایک تو یہ کہ ہم ارتفاق کی کوئی شکل بیان کریں تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہمیشہ وہ مخصوص شکل مراد نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ خاص شکل بھی مراد ہو گی اور اسی قسم کی اور شکلیں بھی جو اس کے مشابہ اور قریب ہوں جن پر وہ قواعد کلیہ جو ہم سکھا رہے ہیں صادق آتے ہوں۔ کیونکہ ایک ہی ارتفاق مختلف اقوام میں ان کے علوم اور عادات کے مطابق مختلف شکلیں اختیار کر لیتا ہے۔ یا یں ہمہ وہ سب شکلیں قاعدۂ کلی کے ماتحت آجاتی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ارتفاق اول کا معیار وہ حاجتیں ہیں جو تمام انسان طبعی طور پر محسوس کرتے ہیں اور ارتفاق دوم کا معیار یہ ابتدائی طبعی حاجتیں مع علوم تجربی اور اخلاص صحیحہ ہیں۔ علی ہذا القیاس۔

فائدہ (۱۸) :- حضرت امام ولی اللہ دہلوی رح حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ :-

ارتفاقات تمام اقوام میں پائے جاتے ہیں

واضح رہے کہ انسانی آبادی کا کوئی شہر اور دنیا کی معتدل مزاج عمدہ اخلاق اقوام میں سے کوئی قوم حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک ان ارتفاقات سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اور ان کے اصول ان اقوام میں ہر زمانے اور ہر طبقے میں مسلّم رہے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان اصول سے روگردانی کرے اس کی سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ اصول اقوام عالم میں اتنے شہرت پذیر ہو چکے ہیں کہ اب یہ جملہ اقوام کے نزدیک ایسے امور کا درجہ حاصل کر چکے ہیں جن کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اصول و فروع ارتفاقات

ہم نے جو اصول بیان کئے ہیں ان کے تسلیم کرنے میں ارتفاقات کی صورتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شناختوں کے باہمی ظاہری اختلاف مانع نہیں ہو سکتا کیونکہ اصول سب کا اتحاد ہے مثلاً مُردوں کی بدبُو کو دور کرنے اور ان کی برہنگی چھپانے پر سب کا اتفاق ہے اس کے بعد ان اصولوں کو عملی شکل میں لانے کی مختلف صورتیں اختیار کی گئی ہیں، مثلاً مُردے کی لاش کو ڈھکانے لگانے کے لئے کسی قوم نے دفن کرنا اختیار کر لیا کسی نے آگ میں جلانا۔

مخالفین ارتفاقات کی حیثیت

نیز دو قسم کے انسان ان اصول ارتفاقات کی مخالفت کر سکتے ہیں، ان کی مخالفت بھی ان اصول کے تسلیم کرنے میں سد راہ نہیں ہو سکتی۔

اوّل تو وہ ناسمجھ لوگ جو عقل و دانش کے اعتبار سے حیوانوں کے قریب ہیں سب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے مزاج ناقص اور عقلیں بگڑی ہوئی ہیں۔ ان لوگوں کی کم عقلی پر تمام دنیا اس بات ہی سے استدلال کرتی ہے کہ یہ ناسمجھ لوگ ان اصول ارتفاقات کے پابند نہیں ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو جان بوجھ کر ان اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ان لوگوں کی ذہنیت کا تجزیہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ ارتفاقات کے تو قائل ہیں لیکن ان پر نفسانی خواہشیں غالب آجاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس طرح خود اپنے مجرم ہونے کی شہادت دیتے ہیں مثلاً ایک طرف تو وہ دوسروں کی بہن اور بیٹی سے بدکاری کرتے ہیں، لیکن کوئی دوسرا اُن کی بہن اور بیٹی سے اسی فعل بد کا ارتکاب کر بیٹھے تو وہ غیظ و غضب کے مارے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ کسی نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو وہ خود دوسروں سے کرتے ہیں، یہ لوگ بھی جانتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کہ یہ کام شہری زندگی کے نظام میں خلل انداز ہیں۔ لیکن خواہشات نفسانی ان کو اندھا کر دیتی ہیں۔ چوری چکاری اور غصب وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیے۔

فائدہ (۱۹) : حضرت حکیم الہند امام ولی اللہ دہلویؒ "حجۃ اللہ البالغۃ" میں فرماتے ہیں کہ :-

ارتفاقات پر اصولی اتحاد کیوں ہے؟

یہ خیال غلط ہے کہ تمام اقوام عالم نے اصولی ارتفاقات پر یونہی اتفاق کر لیا ہے یہ تو ایسا ہی ہے جیسے مشرق اور مغرب کے لوگ ایک کھانے پر اتفاق کر لیں۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی غلط استدلال ہو سکتا ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فطرت سلیمہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ تمام اقوام نے ان اصول و ارتفاقات پر اپنے مزاجوں کے اختلاف بستیوں کی دوری اور مذاہب اور ادیان کے مختلف ہونے کے باوجود جو اتفاق کیا ہے تو یہ اس مناسبت فطری کے باعث ہے جو تمام افراد کے مزاجوں میں صورت نوعیہ کی طرف سے آئی ہے۔

اگر کوئی انسان کسی دور دراز بیابان میں پرورش پائے اور کسی سے کوئی رسم نہ بھی سیکھے تو بھی اسے بھوک پیاس اور جذبہ جنسی کا احساس ضرور ہو گا اور اسے بیوی کی حاجت ہو گی۔ اگر ان دونوں کی صحت مزاجی قائم ہے تو لامحالہ ان سے اولاد بھی ہو گی اور پھر آگے بڑھ کر خاندان کے خاندان آپس میں مل کر رہیں گے تو ان میں معاملات بھی ہوں گے اس طرح ارتفاق اول کی منزل ابتداء سے پوری ہو جائے گی، پھر اگر ان کی آبادی اور بڑھی تو لازماً ان میں اہل اخلاق فاضلہ پیدا ہوں گے اور ایسے واقعات یقیناً پیش آئیں گے کہ ارتفاقات کی سب منزلیں یکے بعد دیگرے طے ہو جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ⑳ :- حجۃ اللہ فی الارض امام ولی اللہ دہلوی "حجۃ اللہ البالغہ" میں فرماتے ہیں کہ :-

شہری زندگی کی تباہی کے اسباب

① پیشوں کی غلط تقسیم

واضح رہے کہ جب کسی شہر میں باشندوں کی تعداد مثلاً دس ہزار ہو جائے تو سیاست مدینہ ان کے پیشوں سے بحث شروع کر دیتی ہے۔ کیونکہ اگر اس آبادی کا بیشتر حصہ صنعت و حرفت اور نوکری چاکری میں لگ جائے اور مویشی کی پرورش اور زراعت میں مشغول لوگوں کی تعداد کم رہ جائے تو اس سوسائٹی کی دنیاوی حالت تباہ ہو جائے گی۔ اگر لوگ شراب کشی اور بت سازی کا پیشہ اختیار کر لیں تو لوگ خواہ مخواہ ان کا استعمال شروع کر دیں گے۔ اور یہ امر ان کی دینی زندگی کی بربادی کا موجب ہو گا پس اگر پیشے اور پیشہ ور لوگ حکمت کے مطابق تقسیم ہو جائیں اور پیشہ وروں کو قبیح پیشوں سے روک دیا جائے تو سوسائٹی کی حالت اچھی ہو جائے گی۔

② —— عیش پسندی کی ترویج

ایسے ہی شہروں کی بربادی کے اسباب میں سے یہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ ارتفاقات ضروریہ سے آگے بڑھ کر جن پر تمام دنیا کی اقوام کا اتفاق ہو چکا ہے۔ عمدہ زیورات نفیس لباس شاندار عمارات، لذیذ طعام اور عورتوں کے حسن وغیرہ کے پیچھے پڑ جائیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ لوگ وہی پیشے اختیار کر لیں گے جو امرا کی خواہشیں پوری کر سکیں مثلاً بعض لوگ دوشیزہ لڑکیوں کو ناچ گانے کی تعلیم دینے لگیں گے اور بعض انہیں بدن کی ایسی حرکات سکھانے لگیں گے جن کے سیکھنے سے دیکھنے والے کو لطف و لذت محسوس ہو، بعض لوگ کپڑوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگنے اور ان پر حیوانات اور مناظر طبعی کی تصویریں بنانے اور عجیب و غریب نقاشی کرنے میں تخصیص پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ بعض لوگ سونے چاندی اور بیش قیمت جواہرات کی صنعتیں اختیار کریں گے بعض لوگ بلند اور شاندار مکانات کوٹھیاں اور محلات تعمیر کرنے کا پیشہ اختیار کریں گے اور بعض ان میں طرح طرح کی نقاشی میں کمال پیدا کریں گے۔

ان کے نتائج

جب سوسائٹی کا بیشتر حصہ ان پیشوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو زراعت اور تجارت کے بنیادی پیشے یونہی رہ جاتے ہیں اور جب شہر کے بڑے بڑے لوگ اپنا مال و دولت ان عیاشیوں میں صرف کرنے لگتے ہیں تو سوسائٹی کی اصلی ضرورتیں رہ جاتی ہیں۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ضروری اور بنیادی پیشوں مثلاً زراعت، تجارت اور صناعت میں مصروف ہوتے ہیں وہ تنگ حال ہو جاتے ہیں اور ان پر ٹیکسوں کی بھرمار ہو جاتی ہے۔

شہر کو جو یہ بیماری لگتی ہے تو اس کا اثر اس کے تمام اعضا تک پہنچ جاتا ہے یہاں تک کہ سارا شہر بیمار پڑ جاتا ہے اور یہ مرض اس کے "بدن" میں اس طرح پھیل جاتا ہے جس طرح کتے کے کاٹے کے مریض میں کتے کا زہر۔

یہ تو دنیاوی نقصان کا باعث تھا۔ باقی زیادہ نقصان جو انسان کو اخروی کمال حاصل نہ ہونے سے پہنچتا ہے تو وہ ناقابل بیان ہے۔

ایران کی مثال

عجمی شہروں میں یہی مرض پھیل چکا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دل میں ڈالا کہ اس مرض کا علاج اس کا مادہ کاٹ پھینکنے سے کرے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو غور سے دیکھا، جن میں یہ خرابیاں پائی جا سکتی ہیں۔ یا جو ان خرابیوں کے پیدا ہونے کا سبب بن سکتی ہیں مثلاً گانے والی لڑکیاں ریشم، سونے کے زیورات یا برتن اور کھوٹا سونا زیادہ مقدار میں دے کر کھرا سونا خریدنا تاکہ صاف کر کے اعلٰی درجے کا سونا حاصل کیا جائے وغیرہ وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتیں منع فرما دیں۔

فائدہ ۲۱ :- حضرت امام ولی اللہ دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ :-

ایرانی سوسائٹی کی بربادی کے اسباب پر تفصیلی نظر

واضح رہے کہ جب ایرانیوں اور رومیوں کو اپنی بین الاقوامی حکومت چلاتے صدیاں گزر گئیں اور دنیوی تعیش کو انہوں نے اپنی زندگی کا اصل بنا لیا اور یہ بھلا بیٹھے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر کسی اعلٰی طاقت کے آگے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے اور ان پر ان کے شیطانی نفس غالب آ گئے تو انہوں نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا کہ عیش پرستی میں گہری سے گہری باتیں سوچیں اور پھر عیاشی کی زندگی پر اترائیں چنانچہ دنیا بھر کے عقلمند حکمران کے درباروں میں آنے جانے لگے جو ان کے لئے عیاشی کی زندگی بسر کرنے کے نہایت پُرتکلف طریقے ایجاد کرتے تھے وہ ایسا ہی کرتے رہے اور ایک دوسرے پر گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے اور اپنی عیاشیوں اور عیش پرستیوں پر فخر کرتے رہے یہاں تک کہ ان امراء اور سرمایہ داروں کا یہ حال ہو گیا کہ جس کسی کے پاس ایک لاکھ درہم سے کم مالیت کا پٹکا یا ٹوپی ہوتی تھی اسے بخیلی کا عار دلایا جاتا تھا۔ ایسے ہی انہوں نے عالی شان، سربفلک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل، آبزن اور حمام بے نظیر پائیں باغ، سواری کے نمائشی جانور، خوبصورت غلام اور حسین باندیاں اپنی زندگی کے لئے لازم قرار دے لیں اور زندگی کی ضرورت اصلی اسے ہی سمجھ لیا کہ صبح و شام عیش و نشاط کی محفلیں ہوں جن میں طرح طرح کے کھانے وسیع دسترخوان پر سجے ہوں اور خود لباس فاخرہ میں ہوں۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کی دلّی کی حالت

غرض ان ملوک ایران و روم کی داستان پاستان کہاں تک بیان کی جاتے؟ تم اپنے زمانے کے بادشاہان دہلی کی جو حالت دیکھتے ہو وہی ان ملوک ایران و روم کی حالت کے قیاس کرنے کے لئے کافی ہے۔

ان ملوک و امراء کی زندگی کے یہ طور طریقے رفتہ رفتہ عوام کے نظام معاشی کے اصل اصول بن گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ سوسائٹی میں سے ان خرابیوں کا استیصال ناممکن ہو گیا اور اس کی یہی ایک صورت باقی رہ گئی کہ ممکن ہو تو یہ چیزیں لوگوں کے دلوں میں سے کھرچ کھرچ کر نکال ڈالی جائیں۔

بادشاہوں اور امیروں کی اس عیاشانہ زندگی سے سب سے خطرناک امراض پیدا ہو گئے جو حیات معاشری (SOCIAL LIFE) کے ہر شعبے میں داخل ہو گئے اور یہ حالت ایسی ہمہ گیر ہو گئی کہ وبا کی طرح ساری مملکت میں سرایت کر گئی اور اس سے نہ بازاری بچا نہ دیہاتی، نہ امیر محفوظ رہا نہ غریب۔ یہاں تک کہ ہر شخص اس کی خرابیاں دیکھ کر مگر علاج نہ پاکر عاجز آ گیا اور بے حد نہایت مالی مصائب میں مبتلا ہو گیا۔

ٹیکسوں کی بھرمار

اس ہمہ گیر اقتصادی مصیبت کا سبب یہ تھا کہ یہ سامان عیش و عشرت کثیر مال و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت صرف کیے بغیر حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ اور یہ مال خطیر کاشتکاروں اور تاجروں وغیرہ پر نئے ٹیکس لگانے اور پہلے کے لگے ہوئے ٹیکس بڑھانے کے سوا حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ پھر یہ ٹیکس لوگوں کو طرح طرح سے تنگ کر کے حاصل کیے جاتے تھے اور اگر وہ ٹیکس دینے سے انکار کرتے تو ان کے خلاف فوجی کارروائی کی جاتی اور گرفتار کر کے طرح طرح سے عذاب دیا جاتا تھا اگر وہ اطاعت شعاری کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے رہتے تو ان سے ٹیکس وصول کرتے کرتے ان کو گدھوں اور بیلوں کے درجے پر پہنچا دیا جاتا جن سے آبپاشی، فصل کاٹنے اور گاہنے کا کام لیا جاتا ہے اور جن کو صرف اس لئے زندہ رکھا جاتا ہے کہ ان سے کام لیا جاتا ہے۔

عوام کی حالت

اس تنگ حالی اور بے سروسامانی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ عوام ٹیکس ادا کرنے اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کمانے کے سوا اور کوئی کام کر ہی نہیں سکتے چہ جائے کہ سعادت اخروی کے متعلق کچھ سوچ سکیں اور رفتہ رفتہ ان میں سے اسطرح فکر کرنے اور سوچنے کا مادہ ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملک بھر میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں رہتا کہ وہ مادی اسباب کے حصول سے اوپر نظر اٹھا کر غیر مادی کائنات کے اصول حیات کے مطابق بھی کوئی حرکت کر سکے۔

انسانی معاشرت پر خطرناک اثر

اس فاسد نظام معاشی میں سامان عیاشی جہاں مال خطیر کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا وہاں اس کے حصول کے لئے یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ بعض لوگوں کو ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیاشیوں کے لئے طرح طرح کے کھانے اور عیاشی میں مدد دینے والی دوائیں تیار کرنے اور لباس فاخرہ ایجاد کرنے اور عالی شان محلات بنانے کے پیشے اختیار کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے وہ پیشے رہ جاتے ہیں جس پر انسانی معاشرے کا مدار ہے۔

یہ مصیبت صرف بادشاہوں اور امیروں ہی کے طبقے میں بند نہیں رہ جاتی بلکہ رفتہ رفتہ عوام بھی، جن کا واسطہ ان امیروں سے پڑتا ہے اپنے امیر آقاؤں کی ریس کرنے لگ جاتے ہیں۔ ورنہ انہیں ان آقاؤں کی نگاہوں میں عزت و احترام حاصل نہیں ہوتا اور نہ ان کے درباروں میں قدر ہوتی ہے۔

بیکاری کی مصیبت

اس طرح رفتہ رفتہ امیر و غریب سب لوگوں کا بار کفالت بادشاہوں پر آپڑتا ہے اور وہ ان سے روزینہ طلب کرتے ہیں۔ مثلاً ایک طبقہ جنگ کیے بغیر جنگجو باپ دادا کے نام سے وظیفہ خوری کرتا ہے، دوسرا طبقہ مدبرین مملکت کے نام سے پرورش پانے لگتا ہے، حالانکہ وہ خود اس سلسلے میں کوئی کام نہیں کرتے صرف اپنے باپ دادا کے نام کو کھاتے ہیں ایک گروہ بادشاہوں اور امیروں کی مدح سرائی کر کے ان کے خوانِ کرم سے زلہ ربائی کرتا ہے کوئی صوفی اور فقیر بن کر دعا گوئی کے بہانے مالی استحصال کرتا ہے۔

پھر ایسے لوگوں کی تعداد بڑھنے لگتی ہے یہاں تک کہ ایک دوسرے کے لئے تنگ حالی کا موجب بن جاتے ہیں۔ بخلاصہ یہ کہ کسب معاش کے بہترین مفید ذرائع کے بجائے ان لوگوں کا ذریعہ معاش امراء کی مصاحبت اور ندیمی، چرب زبانی اور چاپلوسی رہ جاتا ہے اور اہل فکر کے افکار انہی ”فنونِ لطیفہ“ میں دقیقہ سنجی کرنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے اوقات عزیز انہی (لغویات) میں ضائع کرنے لگ جاتے ہیں۔

اخلاقی بربادی

جب لوگ ہر وقت اس قسم کی لغو باتوں میں مشغول رہنے لگتے ہیں تو ان کی ذہنیت خراب ہو جاتی ہے اور کمینہ ہتیں ان کے نفوس میں جمع ہو جاتی ہیں اور وہ اخلاق فاضلہ سے عاری رہ جاتے ہیں۔

ایک مثال

اس مرض کی حقیقت معلوم کرنی ہو تو اس قوم کی حالت پر غور کرو جس نے ابھی بین الاقوامی غلبہ حاصل نہیں کیا، یہ وہ قوم ہے جس کے افراد ابھی کھانے پینے اور کپڑے لتے کے تکلفات میں نہیں پڑے ایسی قوم کا ہر فرد خود مختارانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ کمر شکن سرکاری ٹیکسوں کے بوجھ سے آزاد ہے۔ ایسے لوگ دینی اور ملّی امور پر غور کرنے کے لئے کافی فرصت پاتے ہیں اس کے بعد اس قوم کی اس حالت پر غور کرو جب اسمیں بین الاقوامی سیاسی مرکزیت پیدا ہو جائے اور وہ رعیت کو غلام بنا لیتے ہیں اور اس پر پورا پورا تسلط جما لیتے ہیں۔

عیاشانہ زندگی کا انجام، انقلاب

غرض جب ایران اور روم کی سوسائٹی اس حالت کو پہنچ گئی اور انسانیت عامہ کی مصیبت بڑھتے بڑھتے حد سے گزر گئی اور مرض لاعلاج ہو گیا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے ناراضی کا اظہار کیا اور مقرب فرشتوں نے بھی اسے ملعون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا۔ اب حکمت خداوندی کا تقاضا یہ ہوا کہ اس مرض کے علاج کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مادہ ہی کاٹ کر نکال پھینکا جائے۔۔۔۔ اس مہم کو سر کرنے کے لیے اس ان پڑھ نبی کو مبعوث فرمایا جو کبھی ایرانیوں یا رومیوں کے ساتھ مل جل کر نہیں رہا تھا اور نہ جس نے کبھی ان کے رسم و رواج اختیار کئے تھے، چنانچہ اسے اپنے نزدیک عاداتِ صالحہ و غیر صالحہ کی جانچ کا معیار بنایا اور اس کی زبان سے ایرانیوں وغیرہ کی عادات دنیا کی زندگی میں انہماک اور اس پر اطمینان سے بیٹھ رہنے کی سخت مذمت کرائی اور ایرانیوں کی رسم و رواج کے اصول کو جن پر وہ فخر کرتے تھے حرام قرار دیا مثلاً ابریشم خالص اور حلوان ریشمی وغیرہ کے کپڑے پہننا، سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا، ان گھڑ سونے کے زیورات بنانا، تصویروں والے کپڑے بُننا اور مکانوں کو نقاشی سے سجانا وغیرہ نیز حکمت الٰہی نے فیصلہ کیا کہ اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے ذریعے سے ان کے نظام کا خاتمہ کر دیا جائے اور ان کی اقوام کی لیڈر شپ کے ذریعے سے ان کی بین الاقوامی لیڈر شپ مٹا دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نہ کسریٰ رہا نہ قیصر اور ان کے ساتھ کسرویت اور قیصریت کا بت بھی ٹوٹ گیا۔

فائدہ (۲۲) حجۃ الاسلام امام ولی اللہ دہلویؒ تفہیمات میں فرماتے ہیں کہ: واضح رہے کہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں دو خصوصیتیں جمع ہو گئی ہیں (۱) نبوت اور (۲) آپ کے سبب سے قریش کی سعادت۔

آپ کی نبوت (مفہمیت کے) جملہ اصناف پر مشتمل ہے اور آپ کے فیض نبوت سے سب سرخ و سیاہ یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب (حکمت الٰہی کی) مصلحت کلّی کا تقاضا ہوا کہ ترکوں کی سلطنت عام طور پر پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ اسلام قبول کرنے کی طرف پھیر دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہی قریش کی سعادت تو اُن کی طویل حکومت کی وجہ بھی سعادت تھی میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ اگر کسی سیاسی انقلاب کا تقاضا یہ ہوا کہ ہندوستان کے ہندو مستقل عمومی حکومت پیدا کریں تو یقیناً قانون آلہی کا فیصلہ یہ ہوگا کہ ہندو لیڈر اسلام قبول کریں۔ جیسے ترکوں نے قبول کر لیا تھا کیونکہ جناب نبی اکرم صلعم کی نبوت کی عمومیت اور آپ کے صاحب ملت ہونے سے یہی بات پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت نبی اکرم صلعم کے کلام کے ایک سے زیادہ پہلو ہیں۔ کبھی تو آپ نبی ہونے کی حیثیت سے کلام فرماتے ہیں کبھی اس حیثیت سے کہ آپ قریش کی سعادت کا ذریعہ ہیں۔

یادداشت

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کعبہ کی بنیادیں رکھتے وقت دعا کی تھی کہ اُن کی اولاد سے پہلے تو ایک امت مسلمہ پیدا کی جائے پھر ان میں ایک نبی پیدا کیا جائے جو ان کو قانون الٰہی (دین) سکھائے۔ چنانچہ سورۃ البقر کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ہ

(جب ابراہیم اور اسمعیل بیت اللہ کی بنیادیں کھڑی کر رہے تھے تو انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری طرف سے اسے قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار رکھ اور ہماری نسل سے ایک امت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمہ پیدا کر ہمیں مناسک سکھا ہم پر رحمت کے ساتھ رجوع فرما، تو تواب اور رحیم ہے نیز اے ہمارے پروردگار! اس امتِ مسلمہ میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو تیرے احکام ان کو پڑھ کر سنائے انہیں قانون اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے تو یقیناً عزت اور حکمت دینے والا ہے)

ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ کی ذریت سے قریش کے سوا اور کوئی امت پیدا نہیں ہوئی حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ کے باب "اصلاح الجاہلیۃ" میں فرماتے ہیں کہ: بنی اسمعیل کو اپنے جدِ امجد حضرت اسمعیلؑ کا طریقہ ورثے میں پہنچا، وہ اس شریعت پر عمل کرتے رہے تا آنکہ عمرو بن لحیؔ پیدا ہوا جس نے اس سے بہت سی باتیں اپنی غلط رائے سے داخل کر دیں چنانچہ وہ خود بھی گمراہ ہوا اور اس نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے بت پرستی کرنے، بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے اونٹنی کے بچے کا بحیرہ کرنے کی رسمیں ایجاد کیں جن سے وہ دین ضائع ہو گیا۔ صحیح تعلیم میں غلط تعلیم مل گئی اور رفتہ رفتہ بنی اسماعیل پر جہالت، شرک اور کفر کا غلبہ ہو گیا۔ اب خدا تعالیٰ نے بنی اسمعیل کی کجیوں کو سیدھا کرنے اور ان کے فساد کی اصلاح کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے پہلے تو قریش کے لئے ہوئی اور ان کے واسطے سے ساری نوع انسان کے لئے ہوئی۔ چنانچہ حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ کی کتاب الجہاد میں فرماتے ہیں کہ:۔

"مہاجرین اور انصار کا پہلا طبقہ قریش اور ان کے ارد گرد کے قبائل کے قبول اسلام کا موجب بنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں عراق اور شام فتح کرایا۔ پھر ان عراقیوں اور شامیوں کے ہاتھوں فارس اور روم کی شہنشاہتیں زیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں اور ان کی مدد سے ہند، ترکستان اور علاقہ سوڈان فتح ہوا "۔ (مولانا عبیداللہ سندھیؒ)

فائدہ ۰ (۲۴) حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ "بدور بازغہ" میں فرماتے ہیں کہ :۔

کسی ملک میں زیادہ ترضرر اور خرابی پیدا ہوجانے کے دو سبب ہوتے ہیں :۔

(۱) ایک تو یہ کہ لوگ ایسا ارتفاق اختیار کر لیتے ہیں جو ان کی طبیعتوں کے موافق نہیں ہوتا لیکن وہ اختیار یوں کر لیتے ہیں کہ یا تو وہ عوام میں بہت پسندیدہ خیال کیا جاتا ہے یا اس لئے اس ارتفاق میں پھنسے رہتے ہیں کہ ان کے باپ دادا نے اسے اختیار کیا تھا اور اب یہ اس لئے اسے ترک نہیں کر سکتے کہ سوسائٹی ان کے ترک کرنے پر ناک بھوں چڑھائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایت ازلی کی طرف سے جو اجتماع انسانی کے ارتفاق دوم کی شکل میں متمثل ہوتی ہے ہم پر فارسی زبان میں ایک الہام ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

" اہلِ خاندان قدیم زیاں کارانند، در انہا شومی ہست" (قدیم خاندانوں والے گھاٹے میں ہیں، ان میں بدبختی ہے) اس الہام کی حقیقت ہم پر اس وقت تک نہ کھلی جب تک ہم پر یہ واضح نہ ہوا کہ جب تک کوئی شخص ایسا ارتفاق اختیار نہ کرے جو اس کی طبیعت کے موافق ہو، اس وقت تک وہ اطمینان قلب نہیں پا سکتا۔

(۲) دوسرا سبب یہ ہے کہ لوگ ارتفاقات کی ایک منزل پوری کئے بغیر دوسری منزل کے ارتفاقات شروع کر لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ارتفاق منزلی تو پورا نہ کرے اور سوسائٹی میں جاہ و مرتبہ حاصل کرنے کے پیچھے لگ جائے یا ارتفاقِ اکتسابی اختیار نہ کر کے بیت المال پر بوجھ بن جائے "۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ع الٰہی عاقبت محمود گرداں

مَحْمُوْدِیَّہ

منیر

مُصَنَّفَہ

اِمَام عُبَیْدُ اللّٰہ سِنْدھی رحمۃ اللہ علیہ

مَکّی دَارُالکُتُب

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ اُردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۷۲۳۱۷۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ رِسَالَةٌ مشتملة على فصولٍ مهمة من كلام الامام۔

ولی الله الدهلوی رقدس الله سره العزیز ورفع درجاته فی العلیین) لتعریف الناس بارشاده وتقریب اذهانهم الی دعوته

فزماننا هذا الزمان انتقالٌ من دورٍ الی دورٍ فقد انقضی دور الملوکیة التی اسسها السلاطین من عصر السلطان محمود الغزنوی والسلطان محمد الغوری الی زمان السلطان شاهجهان والسلطان عالمگیر انار الله براهینهم۔

وبدء دور القومیة والشورائیة البرلمانیة فی البلاد الشرقیة عمومًا وفی بلادنا خاصةً بعد نضج تلك النظریة فی البلاد الغربیة عموما وفی البرطانیة خاصّةً ۔

وقد عرف من تعمق فی مطالعة التاریخ وفلسفته انّ طائفة من العلماء والامراء کانوا قد تهیئوا لقبول نوعٍ من نظام الجمهوریة الانقلابیة قبل سقوط الدولة الهندیة لکن غباوة عامة المتکبیر ودعایة راسمالیین المتغلبین نوّمت عوام بلادنا فلم یتکامل الانتباه الابعد سقوط الدولة العثمانیة۔

ثمّ انّ نظریة الجمهوریة لما ارتقت بالتدریج الطبعی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی أوربا وما حولها فکل ملة تنبهت من الشرقیین، مثل روسیا ویابان ثم ترکیا وایران، لم یکن لها بُدٌّ من تقلید اوربا فی النظام العسکری والصناعی والبرلیمانی فنحن اذا اردنا تنظیم نهضةٍ ملیةٍ هندیة لا نقدم علی مخالفة اوربا ومن تبعهم کلهم۔

وبعد ذلك قد عرض لنا فی زماننا عارضٌ أدهش افکارنا هوان دعاة الجمهوریة من الاوربادیین عامتهم ینفون الدین رأسًا فبقینا فی حیرة لان التاخر عن الانقلاب ینتج الذلة والهوان والتقدم علی منهجهم یفضی الی هدم الدین ؛

وبعد ما کابدنا مشقةً شدیدةً فی مطالعة تاریخ من تقدم علینا حصل لنا الیقین باننا الخروج من تلك الحالة الحائرة الموصلة الی الیاس او القعود فی حاجة شدیدة الی تعیین امام من ائمة الدین یهدی الی الرشد نقتدی به فی اطوار الانقلاب التی طرء علینا ۔

ومن اجلی البدیهیات عند من حصل له تجارب الحرکات الانقلابیة انه لا یصلح لهذا المنصب الجلیل الا من یکون عارفًا کاملًا فی المعرفة الالهیة، محققًا اماما فی العلوم الشرعیة ماهرا فی الحکمة العملیة ؛

ویکون مع ذلك ممن نشأ فی بلادنا فی عصر الاضطراب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السياسی و تربی فی هيئة اجتماعية انتظمت فی عهد من كان خاتم السلاطين ومؤسس اجتماع يتكفل بتجديدين، اعنی السلطان محی الدين محمد عالمگير ليتكامل رسوخه فی معرفة اسباب مرض اجتماعيتنا العامة والخاصة بالتجربة والمشاهدة۔

فنحمد ربنا الرحمن حمداً كثيراً اذ هدانا امام ترنم بالمثل المشهور فی الوری "ومن الرديف وقد ركبت غضنفراً" و هو امام ائمتنا الذين اخذنا عنهم علوم الدين ومعارفه عامة والتاريخ الاجتماعی الهندی خاصة وهم تحزبوا علی نظريات ذلك الامام، امام الانقلاب فی الالف الثانی عملياته وما انخرمت سلسلة اجتهادهم وجهادهم كابراً عن كابر رضی الله عنهم۔

فلخصنا فوائد من تصانيف امامنا الامام ولی الله و اتباعه المحققين تشرح اصوله حكمته وتبشر بامامته و رتبنا تلك الفوائد فی رسائل متعددة قدمنا منها رسالة سميناها محمودية تيمنا بالانتساب الی شيخنا شيخ الهند مولانا محمود حسن الديوبندی والله سبحانه وتعالی هو الموفق والمعين۔

عبيد الله سندھی گوٹھ پیر جھنڈا حیدرآباد سندھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ اولیٰ فی تبشیر امامتہ

فائدہ[1] قال الامام ولی اللہ فی "الخیر الکثیر"[2] "اما قرب الوجود فانتهاء الرجل تحت العین وبقاءه کما کان فی الازل فی غایة من القرب الذاتی وبعد مضی الف ومأة من الهجرة مال رجل منهم الی هذا النوع من الکمال، فکان امام المتقین وعصام الحکماء وترجی من اللہ سبحانہ ان یجعله خاتم الحکماء المعصومین ولعل دعوته قد اجیبت ان الفضل بید اللہ سبحانہ۔

کان شدید الجذب[3] قوی الانسلاخ سریع السیر صحیح النظر فلما تفطن بالعین[4] ووضح له طریق الانتهار فیها قیل له من باطنه خذ هذا فانها اقصی ما یمکن فی هذا الزمان من الکمال واصح واوفق لما هو المطابق للواقع" فکانت له اوقات تبقی عینه کما کانت فی الازل فرزق بذلک السیادة الباطنیة والعصمة والحکمة للہ رب العلمین۔" انتهی۔

(فائدہ[2]) قال الامام ولی اللہ فی "التفهیمات الالٰهیة[5]:-

فهمنی ربی جل جلاله انک انعکس فیک نور الاسمین الجامعین:-

---

[1] فی ص۶ من الخزانة الرابعة [2] فی ص۳۹ من الجلد الثانی للتفهیمات
[3] فی ص۵۹ من الخزانة الرابعة [4] فی ص۵۹ من الرابعة وفی ص من الجلد للتفهیمات [5] جلد دوم ص۱۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور الوسم المصطفوی والاسم العیسوی، علیهما الصلوات والتسلیمات۔

فعسٰی ان تکون ساقۃ الافق الکمال غاشیًا لاقلیم القرب فلن یوجد بعد لک مقرب الا ولک دخلٌ فی تربیتہ ظاهرًا و باطنا، حتی ینزل عیسٰی علیہ السلام۔

وعسٰی ان ینزل علیک الحق فاکًّا لنظامِ العالم کما تنزل القاعقۃُ فتفك وتقمع کلما تماسه ویظهر الایات من بین یدیك ومن خلفك وعن یمینك وعن یسارك ویطلع شمس الحق ساطعۃ وتنمحی کل ظلام عن شرور عالم التخلیط وعسی ان یتحرك ذلك ان تکون الارض نورانیۃً ویذهب عنها الجورُ والجفاء حتی ترتفع الحاجۃُ الی الهدی ویتاخر وجودُہ الی مدۃ طویلۃ وتلك النعمۃ الکبری لاترام فوقها۔

فازعجنی هذا التفهیم ازعاجا قویًا فخرجت الی الحجاز ولما بلغت الساحل عاقت امور یطولُ عدُّها فقلقت قلقا شدیدًا، ففهمنی ربی جلالہ ان هذا منصب جلیل فی غایۃ الجلالۃ لا تستطیع ان تبلغه الا بعد ان تتمّ کلماتٍ نأمرك بها۔

والقول الجملی فی ذلك ان تسیر بسیرۃ الانبیاءِ علیهم السلام ظاهرًا وباطنا، وتهدی امۃ من الناس ولا یکون بینك وبین احدٍ ربط المحبۃ الا ربطًا منصبغًا بصبغ اللهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَه فان اتممت ذلك فعسى ان یرزقك ما ترجوه ولكل امرٍ اجلٌ مسمًّى لا یجاوزه۔

فائدہ:۔ قال الامام ولی اللہ فی "فیوض الحرمین": رأیتنی (وانا بمكة) فی المنام قائم الزمان اعنی بذلك ان اللہ اذا اراد شیئاً من نظام الخیر جعلنی كالجارحة لاتمام مراده ورأیت ان ملك الكفار قد استولی علی بلاد المسلمین ونهب اموالهم وسبا ذراریهم واظهر فی بلدة اجمیر شعائر الكفار وابطل شعائر الاسلام والعیاذ باللہ فغضب اللہُ علی اهل الارض غضبًا شدیدًا ورأیت صورة هذا الغضب متمثلة فی الملاء الاعلی ثم ترشح الغضب الیَّ فرأیتنی غضبانا من جهة نفث من تلك الحضرة فی نفسی لا من جهة ما یرجع الی هذا العالم۔

وانا ساعتئذٍ فی جم غفیر من الناس منهم الروم ومنهم الازبكة ومنهم العرب، بعضهم ركبان الابل وبعضهم فرسانٌ وبعضهم مشاة علی اقدامهم واقرب ما رأیت شبیها بهٰؤلاء الحجاج یوم عرفة۔

ورأیتهم غضبانا بغضبی وسألونی:۔ ما ذا حكم اللہِ فی هذه الساعة؟ قلت: "فكُّ كل نظامٍ"۔ قالوا: "الی متیٰ"؟ قلت "الی ان ترونی قد سكت غضبی۔" فجعلوا یتقاتلون بینهم و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ويضربون وجوه ابلهم فقتل منهم كثير وانكسرت رؤس ابلهم وشفاهها ثم انى تقدمت الى بلدة وبلدة اخربها واقتل اهلها وتبعونى فى ذلك۔

وكذلك خربنا بلدةً بعد بلدة حتى وصلنا الاجمير وقتلنا هنالك الكفار واستخلصنا ها منهم وسبينا ملك الكفار ثم رايت مَلِكَ الكفار يماشى مع ملك الاسلام فى نفر من المسلمين فامر ملك الاسلام فى اثنا ذلك بذبحه فبطش به القوم وصرعوه وذبحوه بسكين فلما رأيت الدم يخرج من اوداجه متد فقلت: "الآن نزلت الرحمة"۔

ورأيت الرحمة والسكينة شملت من باشر القتال من المسلمين وصاروا مرحومين۔

فقام الىَّ رجل وسألنى عن المسلمين اقتتلوا فيما بينهم فتوقفتُ عن الجواب ولم اُصرحُ

رايت ذلك فى ليلة الجمعة الحادية والعشرين من ذى القعدة سنة ۱۱۴۳ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:۔ قال الشیخ محمد عاشق فی مقدمۃ "الخیر الکثیر"۔

بر سالکانِ طریقت و طالبانِ حقیقت پوشیدہ نماند کہ چوں حق سبحانہ و تعالیٰ فردے کامل را برائے مظہریتِ علوم و اسرارِ کامنۂ خویش اصطفا میفرمائد و آں را بمنزلۂ جارحۂ خود ساختہ بزبان وے تکلم مے نمائد، پس ظہورِ آں علوم و اسرار کہ در نفسِ مقدسۂ وے ودیعت نہادہ اند و ظہورِ آں ارادہ فرمودہ علیٰ حسب الواردات و التقریبات بروز نمائد۔

دریں زمان پایں مقام اسنیٰ اعظم المحدثین، ولی العصر، لسان اللہ، قطب الدین احمد ابو الفیاض ولی اللہ است، و مصدق ایں معنیٰ آنست کہ جنابِ خاتمیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات در بعضے مبشرات ذاتِ ایشاں را باذاتِ خویش نسبتِ وجودِ ذہنی باوجودِ خارجی فرمودند،

و دوراں مشہد بخطابِ ذکی و حکیم ہذہ الامت کرامت بخشیدند۔

یعنی آنچہ از کمالاتِ آلہیہ در عینِ ثابتۂ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بفعلیتہ خارجیہ ظہور نمودہ و آں را در تحقق آثارِ خارجیۂ خود ساختہ ہماں معانی بتمامہا در عینِ صافیٔ ایشاں در صورتِ علوم و معارف جلوہ گر گشتہ۔ پس ہمہ علوم و اسرار ایشاں در حقیقت علوم و اسرارِ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اند۔ انتہیٰ

فائدہ: قال الامام ولی اللہ فی الجزء اللطیف:۔

نعمتِ عظمیٰ بر ایں ضعیف آنست کہ او را خلعتِ فاتحیۃ دادہ اند و فتحِ دورۂ بازپسیں بر دستِ وے کردہ اند و ارشاد فرمودند کہ مرضی در فقہ چیست؟ آں را جمع کردہ فقہ حدیث از سر نو بنیاد کرد۔

و اسرار حدیث و مصالح احکام و ترغیبات و سائر آنچہ حضرتِ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از خدائے تعالیٰ آوردہ اند و آں فنے است کہ پیش ازیں فقیر مضبوط تر از سخن ایں فقیر کسے آں را نکردہ است باوجودِ جلالتِ ایں فن و علم کمالات اربعہ یعنی ابداع و خلق و تدبیر و تدلی یا ایں عرض و طول و علمِ استعدادِ نفوسِ انسانیت بجمیعہا و کمال و مآل ہر کسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افاضہ فرمودند۔ واین ہر دو علم جلیل اند کہ پیش از فقیر کسے بر گرد آں نگشتہ وحکمت عملی کہ صلاح این دورہ درانست بوسعتے تمام افادہ نمودند وتوفیق تشییدآں بکتاب وسنت و آثار صحابہ دادہ اند۔ انتھی،

فائدہ۔ قال الامام ولی اللہ فی التفہیمات:۔

این فقیر را آگاہانیدند کہ در طبقۂ فقیر وطبقہ کہ بعد از وے باشد علوم ظاہرہ ظہور نمایند و در طبقۂ ثالثہ علوم باطنہ، مراد اینجا از طبقۂ ثانیہ اولاد است واز طبقۂ ثالثہ احفاد یا اولادِ صغار کہ بمنزلۂ احفاد باشد،

ومراد اینجا شیوعِ علومِ ایشانست وظہورِ امرِ ایشاں ومراد از علومِ ظاہرہ کتاب و سنت است۔ واز علوم باطنہ علومے کہ بلطائف خفیہ تعلق دارند از بحر بحث وانانیت کبریٰ۔ انتھی

قلت اساطین الطبقۃ الثانیۃ الامام عبد العزیز الدھلوی والامام رفیع الدین الدھلوی والامام عبد القادر الدھلوی واساطین الطبقۃ الثالثۃ الامام محمد اسمٰعیل الشہید والامام محمد اسحٰق الامیر والامام محمد یعقوب الحواری والتحق بھم مولانا عبد الحی الصدر السعید والامیر الشہید السید احمد الامام رضی اللہ عنھم وتمت بھم الدورۃ الاولی اما الدورۃ الثانیۃ فاساطینہ عندنا ائمۃ الطائفۃ الدیوبندیۃ الامام محمد قاسم الدیوبندی وشیخہ الامیر امداد اللہ ورفیقہ الامام رشید احمد الدیوبندی وبعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سقوط الدولة العثمانية كان فاتح الدورة الثالثة شيخنا شيخ الهند مولانا محمود حسن الديوبندي رضي الله عنهم نظرياته ارتكزت على انكار مولانا محمد قاسم والامام ولي الله وعملياته تنتهج منهج شبان المسلمين الاتراك والافاغنة والهنديين وتختلف مناهجه عن منهاج المرتجعين، عربيا كان او هنديا والله المستعان۔

فائدۂ قال الامام عبد العزيز وهو اسام الطبقة الثانية في تذكرة المؤطا من "بستان المحدثين"

"حضرت شيخنا وقدوتنا في كل العلوم والامور شيخ ولي الله دهلوي قدس سرہ۔

حضرت شیخنا وقدوتنا فی کل العلوم والامور شیخ ولی اللہ دهلوی قدس سرہ دو شرح نوشته اند برا حادیث و آثار موطا بروایت یحیی بن یحیی لیثی و اقوال امام مالک و بعضے بلاغیات ایشا نرا حذف فرموده اول عربی دقیق و مجتهدانه است بزبان فارسی نام او مصفی فی احادیث الموطا و دوم مختصر است و دراں اکتفا بر بیان مذاهب فقهاء حنفیہ و شافعیہ فرموده اند و قدرے ضروری از شرح غریب و ضبط مشکل داخل نموده مسمی بمسوی من احادیث الموطا راقم الحروف ایں شرح از ایشاں بضبط و اتقان شنیده است" انتہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلت فقد صرح بانہ لایقتدی فی جمیع الامور الا بابیہ الامام ولی اللہ ولا یخالفہ فی شیئ من العلوم والمعارف۔

فائدہ[۸] :۔ قال الصدر الشہید مولانا **محمد اسمٰعیل** وھو امام الطبقۃ الثالثۃ فی العبقات :۔

"افضل المحققین و فخر المدققین اعتصام الحکماء وامام العرفاء اعلمہم باللہ الشیخ **ولی اللہ** افاض اللہ علینا من برکاتہ"[۱]

قلت :۔ الصدرُ الشہید ما صنف کتابہ "منصب امامت"

عندی الا لشرح مقام مجددہ الامجد

وکذلک ما کتب القسم الاول من "الصراط المستقیم"

الا لیجعل کلام الامیر الشہید السید احمد راجعاً

الی اصول الامام ولی اللہ واللہ اعلم۔

فائدہ[۹] اما م الدورۃ الثالثۃ شیخنا شیخ الہند مولانا محمود حسن الدیوبندی لما ذکر الامام ولی اللہ فی مقدمۃ ترجمۃ للقرآن العظیم وصفہ بانہ **حجۃ اللہ علی العالمین**؛ فقال :۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حجۃ اللہ علی العالمین شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے جب اول قرآن شریف کا ترجمہ فرمایا تو حاشیہ پر کچھ ضروری فوائد بھی تحریر فرماتے" انتہی ملخصاً

فائدہ: حضرت میرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ مے فرمودند:

" حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ طریقہ جدیدہ بیان نمودہ اند و در تحقیق اسرار معرفت و غوامض علوم طرز خاص دارند۔

بااین ہمہ علوم و کمالات از علماء ربانی اند مثل ایشاں در محققان صوفیہ کہ جامع اند در علم ظاہر و باطن و علم نو بیان کردہ اند چند کس گزشتہ باشند" انتہی

فائدہ[11] قال الامام عبد العزیز:

حالا مثل آفتاب روشن گشت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را جمیع کمالات حاصل بود و تصرف درآں کمالات بتوسط بعض افراد امت واقع شدہ۔ ورنگ آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را علوم اولین وآخرین حاصل بود چنانچہ در صحاح ستہ وارد است کہ اوتیت علم الاولین والآخرین

لیکن تصرف در علم کلام بتوسط شیخ ابوالحسن اشعری وابومنصور ماتریدی واستاذ ابواسحق اسفرائنی وامام غزالی وامام رازی وامثال این مردم آنجناب را صلی اللہ علیہ وسلم حاصل شد

وہمچنیں تصرف در علم فقہ و تفصیل احکام شرعیہ از کتاب الطہارت تا کتاب السلم والشفعۃ و فرائض ووصایا بتوسط امام اعظم وامام شافعی آنجناب را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل شد

وہمچنیں تصرف در آداب طریقت ومقرر کردن اشتغال واوراد و ذکر جہر وخفی وطور مراقبۃ آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم بتوسط سید عبد القادر جیلانی وحضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند وحضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی وامثال این بزرگان حاصل شد انتہی۔

قلت: چوں اقوام عالم باواخر الف ہجری در حکمت وسیاست ترقی کردند کہ مثل آن در ازمنہ سابقہ واقع نشدہ ہمچنیں تصرف درآں حکمت وسیاست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل شد بواسطہ امام ولی اللہ دہلوی۔ واللہ اعلم،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ[۲] قال الامام ولی اللہ فی التفہیمات[۱]:-

اللّٰھم! رب کل شیءٍ و ملیکہ اسئالک بعلومک التی انزلتھا علی عبدک ورسولک وصفوۃ خلقک وعروس مملکتک سیدنا محمدٍ لاتزالت صلواتک تسلماتک نازلۃ علیہ الی یوم التناد بل الی ابدالاٰباد۔

واسئالک بعلومک التی انزلتھا علی اخوانہ من الانبیاء والمرسلین والھمتھا اھل بیتہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الھادین المھتدین وسائر الفقہاء المجتھدین والثقات المحدثین والصوفیۃ الصافین علی اختلاف طبقاتھم وتبائن مقاماتھم کما انت اعلم بھم۔

اللّٰھم! واسئالک بعکوس تجلیک الاعظم المنطبقۃ فی صدور الانبیاء والمرسلین والذین ھم لانوار الانبیاء خیر الوارثین وباشعۃ تلک العکوس المنشعبۃ فی صدور اصحابھم واحبائھم الی یوم الدین۔

اللّٰھم انت قلت وقولک الحق اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکاۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃٍ مبارکۃٍ زیتونۃٍ لاشرقیۃ ولاغربیۃ، یکاد زیتھا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نورٌ علی

---

[۱] جلد اول ص۲۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورٌ یهدی الله لنورہٖ من یشاءُ ویضرب الله الامثال للناس والله بکل شیءٍ علیم ۔ فضربت الزیت مثلاً للداعیۃ النازلۃِ من صرافۃ قدسك فضربت المصباح الذی هو ههنا بمعنی الفتیلۃ مثلاً للجوهر الشفافۃ وضربت الزجاجۃ مثلاً للروح والسرو ضربت المشکوٰۃ مثلاً للقلب والعقل

اَللّٰهُمَّ! اسألك بکل ماذکرته ملصقا بذلك النور بل فانیًا فیه قائمًا به حتی یبهرنی ضوء من اضوائك فی ضمن حکایته لاضوائك المقدسۃِ المجرّدۃِ بجوهرته الشفافۃ ویحیط بی شانك التی تطورت به فی هذا الزمان اللّٰهم واسألك ان تخلطنی بتلك الجوهرۃ الشفافۃ حتی اصیر دائمًا بدوامه شانًا من شیونك وضوءً من اضوائك فی ضمن کونه ذلك منك ۔

اللّٰهمّ! اسألك والحّ علیك ان تنجزلی جمیع ما وعدتنی علی لسانه من مقامات السرّ والرّوح والفناء وتتم علی یدی نورًا من انوارك التی ابرزتها علی لسانه وتجعلنی حافظًا بعلومك ومعارفك النازلۃ علیه البارزۃ به الموافقۃِ لشانك التی تطورت به فی هذا الزمان اللّٰهُمّ! منی السوال وعلیك الاجابۃ منی الابتهالُ وعلیك الانجاح! انك رحیمٌ کریمٌ رؤفٌ قریبٌ مجیبٌ سمیعٌ بصیرٌ۔ لا اله الا انت ولا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب الا وانت انت مولاوئی وانت علی کل شئی قدیر"

(انتھی مختصر)

فائدہ[13] قال الامام ولی اللہ فی باب حقیقۃ النبوۃ من حجۃ اللہ البالغۃ[1]:

اعلم ان اعلی طبقات الناس المفھمون وھم ناسٌ اھل اصطلاح ملکیتھم فی غایۃ العلو یمکن لھم ان ینبعثوا الی اقامۃ نظامٍ مطلوبٍ بداعیۃٍ حقانیۃٍ ویترشح علیھم من الملاء الاعلی علومٌ واحوالٌ الٰھیۃٌ

ومن سیرۃ المفھم ان یکون معتدل المزاج سوی الخلق والخلق لیس فیہ خبابۃٌ مفرطۃٌ بحسب الآراء الجزئیۃ ولا ذکاءٌ مفرطٌ لا یجذ بہ من الکلی الجزئی ومن الروح الی الشبح سبیلا ولاغباوۃٌ مفرطۃٌ لا یتخلص بھا من الجزئی الی الکلی ومن الشبح الی الروح،

ویکون الزم الناس بالسنۃ الراشدۃ ذا سمتٍ حسنٍ فی عباداتہ ذا عدالۃ فی معاملتہ مع الناس محبا للتدبیر الکلی راغبا فی النفع العام، لا یوذی احدًا الا بالعرض بان یتوقف النفع العام علیہ او یلازمہ لا یزال مائلًا الی عالم الغیب یحس اثر میلہ فی کلامہ ووجھہ وشانہ کلہ یری انہ

---

[1] جلد اول ص۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤید من الغیب ینفتح له بادنیٰ ریاضة تما لا ینفتح لغیره من القرب والسکینة والمفهمون علی اصناف کثیرة واستعدادات مختلفة فمن کان اکثر حاله ان یتلقیٰ من الحق علوم تهذیب النفس بالعبادات فهو الکامل۔

ومن کان اکثر حاله تلقی الاخلاق الفاضلة وعلوم تدبیر المنزل ونحو ذلك فهو الحکیم۔

ومن کان اکثر حاله تلقی السیاسات الکلیة ثم وفق لاقامة العدل فی الناس وذب الجور منهم یسمی خلیفة

ومن المت به الملاء الاعلیٰ فعلمته وخاطبته وتراءت له وظهرت انواع من کراماته یسمی بالمؤید بروح القدس۔

ومن جعل منهم فی لسانه وقلبه نور فنفع الناس بصحبته وموعظته وانتقل منه الی حواریین من اصحابه سکینة ونور فبلغوا بواسطته مبالغ الکمال وکان حثیثا علی هدایتهم یسمی هادیاً مزکیا۔

ومن کان اکثر علمه معرفة قواعد الملة ومصالحها وکان حسیثا علی اقامة المندرس منها یسمی اماماً

ومن نُفِثَ فی قلبه ان یخبرهم بالداهیة المقدرة علیهم فی الدنیا او تقطن بلعن الحق قوما فاخبرهم بذلك او جرد من نفسه فی بعض اوقاته فعرف ما سیکون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی القبر والحشر فاخبرھم بتلک الاخبار یسمی منذرًا

وإذا اقتضت الحکمۃ الالٰھیۃ ان یبعث الی الخلق واحدا من المفھمین فیجعلہ سببًا لخروج الناس من الظُلمات النور وفرض اللہ علی عبادہ ان یسلموا وجوھھم وقلوبھم لہ وتاکد فی الملاء الاعلی الرضاء عمن انقاد لہ وانضم الیہ واللعن علی من خالفہ وناواہ فاخبر الناس بذلک والزمھم طاعتہ فھو النبیّ

واعظم الانبیاء شانًا من لہ نوع آخرُ من البعثۃ ایضًا وذٰلک ان یکون مراد اللہ تعالی فیہ ان یکون سببًا لخروج الناس من الظلمٰت الی النور وان یکون قومہ خیر امّۃٍ اخرجت للناس فیکون بعثہ یتناول بعثا آخر۔

والی الاولی وقعت الاشارۃ فی قولہ تعالی ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم الآیہ والی الثانی فی قولہ تعالٰی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین ونبینا صلی اللہ علیہ وسلم استوعب جمیع فنون المفھمین واستوجب اتم البعثین وکان من الانبیاء قبلہ من یدرک فنًا وفنین ونحو ذلک اھ

فائدہ:۔ قال الامام ولی اللہ فی التفہیمات [1]

[1] جلد اول ص۲۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تشعب الدين طرقا ومذاهب وكون الامة فيها احزابا متحزبة وجموعا مجتمعة امر عظيم هال خاصتهم وعامتهم۔

فمن اهل الله من كشف له عن ارتباط كل قول نطق به فقيه من فقهاء الاسلام بالشريعة المحمدية على صاحبها الصلوات والتسليمات ولم يكشف عن الجادة القويمة التي اقامها الله تعالى بعباده ورضى لهم من فاز فان بحظ وافر ومن اخطأها لم يفز بالحظ الوافر وان كان له اجر عنائه۔

فسكت عن ترجيح بعض الاقوال على بعض وحمل اختلافها على العزيمة والرخصة فمن قوى على العزيمة فليأخذ بها ومن قصر عنها قوته الجسمانية او قوته الروحانية فليأخذ بالرخصة وبسط فى ذلك كلامه كالشعراوى فى ميزانه وقد سبقه الشيخ محى الدين محمد بن على بن العربي الى اصل ذلك۔

ومن اهل الله من يتراى له الجادة القويمة التي تؤدى الى ظاهر الشريعة والتي توارثها جماهير المسلمين عن جهابذة التابعين عن كبار الصحابة عن النبى صلى الله عليه وسلم اخذ ظاهرا كالتناول باليد اولم ينوارثوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عين ذلك ولكنه اشبه شئ بما توارثوه ويترای وراء ذلك مذاهب اهل الرای التی هی كالحافات والجوانب فرای التكلم فی ترجيح الراجح نصرًا للدين وذبًا عنه كاكثر الفقهاء المحدثين فانهم قد بالغوا فيه۔

ومن اهل الله من كشف له عن الامرين فسلمها كلها علی معنی انها من دائرة الشرع وان المتعبد بها فی نسخة من دينه متدين لله تعالی معذور عنده غير ان الفضل للجادة القويمة وهی المرضية عند الله كل الرضاء

ومن اعظم نعم الله علی ان جعلنی من الحزب الثالث وكشف لی عن اصل الشريعة وعن تبيانها الحاصل علی لسان النبی صلی الله عليه وسلم كما قال عز من قائل لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ مثاله قال الله تعالی اقيموا الصلوة واتوا الزكوٰة فالاقامة ماخوذة من قامت السوقُ اذا وجد فيها البيع والشراء ومعناها ههنا الترويج والاشاعة فبين النبی صلی الله عليه وسلم الترويج المقصود بتوقيت الاوقات وتعيين عدد الركعات وتعليم صفة الصلوة وتشريع الاذان وتاكيد امر الجماعات والجمع والندب الی بناء المساجد وحضورها فكل هذه الابواب تبيان لاقامة الصلوة ولولا بيانه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الواضح المفصّل لم نعلم شيئًا من ذلك ابدًا وكذلك بين ایتاء الزکوٰۃ بتعیین النصاب والمقدار الواجب اخراجه والجنس الواجب اخراجها منه الى غير ذلك ۔

ثم عن تبیان تبیانها الحاصل على السنة الصحابة و التابعين كما اشار اليه النبّي صلى الله عليه وسلم حيث قال اقتدوا بالذين من بعدی ابی بکر و عمر وقال اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم مثاله: قصر النبی الصلوٰة فی السفر والسفر عندنا امر مبهم فلحق به فعل ابن عمر وابن عباس بياناً انه مسيرة اربعة برد ثم عن ايضاحها وتدوين اصولها وفروعها الحاصل على ايدی المجتهدين المتقدمين مثاله قال الله تعالىٰ اذا قمتم الى الصّلوٰة فاغسلو وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الى الكعبين فتكلم المجتهدون ان الغسل معناه اسالة الماء فقط او يشترط معها الدلك والوجه حده من كذا وكذا الى كذا والى المرافق معناه مع المرافق وهل يكفى مسمى المسح ولو على شعرة اوشعرتين اولا بد من مسح ربع الراس او من مسح كله ؟

ثم عن شرح مذاهبهم وتاويلهم والتخريج على

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد هذا الحاصل على ايدى المتاخرين من الفقهاء فى كل مذهب فكشف لى عن كل ذلك بترتيبه الواقع فى نفس الامر كانى اراه ببصرى فرأيتُ كل قول قيل فى الدين مرتبطاً باصل الشريعة بواسطة او بغير واسطة

وما اصدق ما قيل فى ذلك ان مثله كمثل دوحة نبعت منها غصون كبار ومن تلك الغصون غصون أُخرى صغار ونبتت فى الغصون الصغار اوراق ازهار

او مثله كمثل عين نبع منها جداول كبار ومن تلك الجداول جداول اخرى صغار واغترف من الصغار فى الاوانى ووقع منها شئ من المهاون ومنابت الاشجار۔

وكشف لى ايضاً عن حاق الطريق والشارع الذى ليله كنهاره واوله آخره وعن طرق خفيفة المكان مطموسة المنار لا تؤدّى الى ما عليه النبىّ صلى الله عليه واٰله وسلم واصحابه الا بعد طى وعر الراى وحزن الاوهام وبعد مكابدة جبال التقليد لمن يجرى عليه الخطأ والثواب واكام التخريج على ترك من يعثور الحق والباطل۔

وكشف لى عن حقيقة الراى الذى نطق بذمها

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلف و نسبوا الیہا رجالا من فقہاءھم۔

فمثل السنۃ الظاہرۃ کمثل اللغۃ التی کان النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا القرآن و مثل الاقاویل التی ہی علی یمینہا و شمالہا کمثل الاحرف التی رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرؤا بہا القرآن دفعاً للحرج من امتہ۔

و مثل السنۃ الظاہرۃ کمثل من حضر محفل الخلیفۃ فسمع منہ باذنہ وشاہدہ حین تکلم بما تکلم ودعا تلبہ بذلک و مثل اولٰی تاویل المخرجۃ علی قواعدھم کمثل سوقی تخلص الیہ من احکام الخلیفۃ ومما یظن بہ ان یامر ما اداہ الی نطانۃ وحدس فی بعض الامور۔

(فصل) ومن اعظم نعم اللہ علی ان کشف لی ان الشارع افادنا نوعین من العلم متمایزین باحکامہما متغایرین فی مراتبہما احدہما علم المصالح والمفاسد والثانی علم الشرائع والحدود وکانی اراھما ببصری وامیز بین القبیلتین واعرف کلا الامرین وھذا علم شریف لم ار احداً سبقنی الی بیانہ وکشفت اصولہ وفروعہ وتنزیل المسائل علیہ۔

لہ التفہیمات الالٰہیہ جلد اول ص ۱۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومن اعظم نعم اللہ علی ان کشف لی عن اسباب اختلاف الفقہاء
بعد احکام الجادۃ القویمۃ التی اشرقت البرھانی بعض التفاصیل والتفاریع محصورۃ
مضبوطۃ فی مقدمات کلیّۃ من ایقنھا لم یتوقف فی فھم شئی
من مواضع الاختلاف وراء الجادۃ القویمۃ بحیالھا
متمثلۃ بین عینیہ متشبحۃ عندہ ولدیہ وراء
التفاصیل المختلف فیھا امرًا ضروریًا ناشیا من اختلاف
فھوم الاخذین للملۃ من ماخذھا والمتلقین لھا عن
منبعھا وکشف لی ان الاختلاف علی اربعۃ منازل -
اختلاف[1] مردود - ولیس لقائلہ ولا لمقلدہ من بعدہ
عذر وھذا قلیل الوجود فی المذاھب الاربعۃ المدونۃ -
واختلاف[2] مردود ولقائلہ عذر مالم یبلغہ حدیث
صحیح دال علی خلافہ فاذا بلغہ فلا عذر لہ
واختلاف[3] مقبول قد خیر الشارع المکلفین فی طرفیہ
تخییرا ظاھرًا مطلقًا کالاحرف السبعۃ من القران -
واختلاف[4] ادرکنا کون طرفیہ مقبولین اجتھادًا و
استنباطًا من بعض کلام الشارع صلوات اللہ وسلامہ
علیہ والانسان مکلف بہ لا مطلقا بل بشرط الاجتھاد
وتاکد الظن وتقلید من حصل لہ ذلک
وکشف لی ان فی کل مذھب ظاھرًا وشاذًا فظاھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الروایہ فی مذھب ابی حنیفۃ ما حواہ الاصول الخمسۃ و ما صرح فیھا محمد بن الحسن انہ مذھب ابی حنیفۃ وقولہ الذی اعتمد علیہ۔

وظاھر الروایۃ فی مذھب مالک ما صرح بہ ابن القاسم وما ذکرہ فی المدونۃ انہ قول مالک الذی علیہ اعتمادہ وظاھر الروایۃ فی مذھب الشافعی ما اعتمدہ الشیخان الرافعی و لنووی و صرحا بانہ مذھب الشافعی وقولہ المشھور المعمول بہ وما سوی ذلک مما یوجد من روایۃ غیر المشھورین او غیر الضابطین بمذھب ھؤلاء فھو الشاذ فکک فی الشریعۃ المصطوفیۃ علی صاحبھا الصلوات والتسلیمات ظاھر وشاذ

وظاھر الشریعۃ المصطوفیۃ لہ مراتب مرتبۃ فاقواھا ما وجد فی نص القرآن منطوقا بہ بحیث لا یخفی المراد منہ علی العارف باللسان

ویتلوہ ما نطق بہ الاحادیث المستفیضۃ الصحیحۃ المرویۃ فی صحیحی الشیخین ابی عبد اللہ البخاری و مسلم النیسابوری و موطا مالک من غیر تعارض الاخبار والاختلاف الفاحش فی الفاظ الرویات اعنی بذلک ما یجتمع فیہ اربعۃ شروط یکون صریحا فی معناہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا يخفى المراد منه على العارف باللسان ويكون[2] مستفيضاً قد رواه من الصحابة ثلثة فاكثر ثم لم تزل تتزايد الرواة في كل طبقة حتى جاءت طبقة حفاظ الحديث وجهابذة الفقهاء فارتضوه وقالوا به۔

ويكون[3] مرويّاً في هذه الكتب الثلثة فان لها شاناً في الاسلام ليس لغيرها وان لها صحة لم يشهدوا بمثلها في غيرها وان لها اشتهاراً في علماء الحديث والفقه مشارقها ومغاربها الحجازيين منها والشاميين والعراقيين ليس مثله لغيرها وان للقوم اشتغالا بشرح غريبها وضبط مشكلها وتخريج فقهها وذكر رواتها ليس لهم مثل ذلك الاشتغال لغير هذه الكتب وهذا امر لا يكاد يخفى الا على اجنبي عن مدارك القوم۔

ولا[4] يكون هناك تعارض الاخبار عن النبي صلى الله عليه وسلم لا سيما في مثل هذه الكتب

ويتلوه ما حكاه مالك في المؤطا انه مذهب كبار الصحابة والتابعين والذي جرى عليه عمل اهل المدينة من لدن زمان النبوة الى زمانه ثم لم يتعقبه الشافعيؒ واحمد والبخاري وامثالهم من الجامعين بين الحديث والفقه فيما قرره بل ارتضوه وقالوا به وشدوه بصريح الاخبار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاءت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیحۃ او حسنۃ وان کانت من اخبار الاحاد او بدلالتها او اشارتها او بآثار جم غفیر من الصحابۃ والتابعین او بقیاس واضح واستنباط قوی

وفی حکم ما حکاہ مالک کذلک ما کان مثلہ مما یرویہ سفیان الثوری مثلاً ولکنہ فی حکایۃ مالک اکثر وافق وفی حکایۃ غیرہ لا تجد ذلک الا اقل قلیل ویتلوہ ما صح فیہ حدیث صحیح او حسن فی الکتب المشهورۃ وقام بمثلہ الحجۃ واخذ بہ جماعۃ من الفقهاء او کان استنباطا استنباطاً صحیحاً قویاً شہد لہ الجماعۃ بالصحۃ واللہ اعلم۔

فهذا کلہ ظاہر شریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والجادۃ القویمۃ من سننہ والبین رشدہ والباہر قدرہ ومن خالف ذلک کان مردوداً علیہ فان کان مخالفاً للقرآن العظیم والمشهور من الحدیث او الاجماع او القیاس الجلی لم یکن معذوراً قط وان کان مخالفاً لما دون ذلک ربما کان معذوراً حتی یبلغ الحدیث ویرتفع الحجاب ثم لا عذر لمقلدہ من بعدہ اذا وضح الامر[1]

(فصل) فیجب[2] علیک ان تتامل ما ثبت من الشریعۃ

---

[1] التفہیمات الالہیہ جلد اول صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶ تک [2] التفہیمات الالہیہ جلد اول ص۱۵۵ تا ۱۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بهذه المثابة تاملا بليغا حتى تميزه من غير فيتمثل بين عينيك وتنتشبه فى فؤادك ولديك ثم عض عليه بنواجذك واعتصم به بمجامع يدك ولا تصغ لمن خالفك فى ذلك ابدا۔

ثم بعد احكام هذه الجادة القويمة فربما يقع الاختلاف لبعض الاسباب فما كان قريب الماخذ و ليس فيه تقصير ظاهر فلا تنكره اصلاً بل سلم كل قول قيل من هذا القبيل و مثله كمثل اقوال الفقهاء المقلدين لمذهب واحد اذا اختلفوا فى تخريج الوجوه وتفسير عبارة الامام او تصحيح الاقوال والوجوه عند المتقيدين بالمذاهب فانهم لا يرون ذلك مذاهب متغايرة و يتسامحون فى مثله فكذلك انت اجعل الجادة القويمة مذهبا واحدا وسامح فى الاقوال المختلفة ولا تخرج شيئا منها من الجادة القويمة من الشريعة المحمدية ومثال الخارج من هذه الجادة مسح القدمين فى الوضوء واستحلال نكاح المتعة واستحلال الشراب المسكر اذا شرب منه قليلا واستحلال الحمر الانسية والقول بان اخر وقت الظهر ان يكون الظل مثلى الانسان بعد الفئ الاصلى۔

ومثال الاختلاف بعد تسليم الجادة اختلافهم فى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصائم هل يكره له التسوك بعد الزوال ام لا وهل تستفتح بشئ وهل يتشهد كتشهد ابن مسعود او كتشهد ابن عباس او كتشهد ابن عمر؟ ثم ان سمت همتك فى العلم وقويت عزيمتك فى التقوى فاعرض هذه التفاصيل على صريح الكتاب وظاهر السنة وفعل اكثر اهل العلم والقياس واجمع بين الاحاديث المختلفة وتتبع الاخبار الصحيحة والحسنة والضعيفة المروية فى كتب المحدثين وخذ بالاقوى والاقيس والاحوط والافانت رجل من المسلمين[1]۔

(فصل) فان[2] قلت سلمت ان ما ذكرته هو الجادة الجليلة من الشريعة المصطفوية لكن كيف يكون لى تميزه من غيره؟ ولعله يحتاج الى جمع كثير من الاحاديث يتعذر فى زماننا قلت هذا القدر لا يحتاج الى اكثر من المؤطا والصحيحين وسنن ابى داؤد وجامع الترمذى وهذه الكتب معروفة مشهورة يمكن تحصيلها فى اقرب مدة ولكن يحتاج معرفة الجادة القويمة القريبة الجليلة منها الى نور باطنى يخلقه الله تعالى

فان لم يوجد ذلك النور فى قلبك وسبقك اليه

---

[1] التفہیمات جلد اول ص ۱۵۶ سطر ۵ تک (طبع ڈابھیل) [2] ایضا ص ۱۵۶ سطر ۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اخوانك و فهمك باللسان الذی تعرفه انت لم یبق لك بعد ذلك عذر والعلم عند الله تعالیٰ اھ

فائدہ[15] قال الامام **ولی الله** فی ذکر اصحاب الاعراف من البدور البازغة[1] - اصحاب الاعراف علی اصناف منهم الذین لم تبلغهم الدعوة اصلاً مثل سکان شواهق الجبال لم یشرکوا بربهم ولم یجحدوا به ولم یؤمنوا انما مثلهم مثل البهائم لا یتوجهون الی الله لا نفیا ولا اثباتا انما یتوجهون الی المرافق او بلغتهم بلوغا لم ینفع من جهلهم شیئا مثله قوم لم یفهموا لغة الاسلام او لم یفهموا حجته او نشأوا علی ذهول من تدقیق النظر انما مبلغ علیهم ان المسلمین قوم عبا ثمهم علی هذا النحو قیمهم علی هذ النحو یاکلون من هذه الاشیاء ویحرمون هذه - او هم یقاتلوننا علی الملك فلا بد لنا ان نقاتلهم وذلك مع عدم اشراکهم بالله و مع کونهم مثل البهائم وان صحت امزجتهم فی الجملة ومنهم قوم نقصت عقولهم کالصبیان والمجانین والمعتوهین والسفهاء والفلاحین والارقاء ممن لا یتمیز الحق عنده من الباطل ولا یکاد ان یعرف ربه و یعبده - مثل الماء

---

[1] ـه صد ۱۶۳ سطر ۱۳ طبع ڈبھیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یقبل النقوش لضعفہ ذ' و لئک لا یراد منھم الا ان ینشبھوا بالمسلمین۔

لئلا یتفرق الکلمۃ الحقۃ یکتفی من الماانھم مثل ما اکتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجاریۃ السوداء سئلھا این اللہ؟ فاشارت الی السماء فاما الصنف الاول فیراد منھم التفھم واثبات الحجۃ والھدایۃ۔ انتھی

فائدہ [1] قال الامام ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغہ

باب استنباط الارتفاقات

اعلم ان الانسان یوافق ابناء جنسہ فی الحاجۃ الی الاکل والشرب والجماع والاستظلال من الشمس والمطر والاستدفاء فی الشتاء وغیرھا۔

وکان من عنایۃ اللہ بہ ان الھمہ کیف یرتفق بانواع ھذہ الحاجات الھاما طبعیا من مقتضی صورتہ النوعیۃ فلا جرم یتساوی الافراد فی ذلک الا کل مخذ عصت مادتہ کما الھم النحل کیف تاکل الثمرات ثم کیف تتخذ بیتا یجتمع فیہ اشخاص من بنی نوعھا ثم کیف تنقاد الیعسوبھا ثم کیف تعسل وکما الھم العصفور کیف یبتغ الحبوب الغاذیۃ وکیف یرد الماء وکیف یفر

---

[1] جلد اول ص۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن السنور والصياد وكيف يقاتل من يصده عما يحتاج اليه وكيف يسافد ذكره الانثى عند الشبق ثم يتخذان عشا عند الحبل ثم كيف يتعاونان في حضانة البيض ثم كيف يزقان الفراخ

وكذلك لكل نوع شريعة تنفث في صدور افراده من طريق الصورة النوعية

وكذلك للانسان كيف يرتفق من هذه الضرورات غير انه اختص مع هذا بثلاثة اشياء تقتضي صورته النوعية الرابعة على كل نوع

احدها الانبعاث الى شئ من راى كلي فالبهيمة انما تنبعث الى غرض محسوس او متوهم من داعية ناشئة من طبيعتها كالجوع والعطش والشبق والانسان ربما ينبعث الى نفع معقول ليس له داعية من طبيعته فيقصد ان يحصل نظاما صالحا في المدينة او يكمل خلقه ويهذب نفسه او يتفصى من عذاب الآخرة او يمكن جاهه في صدور الناس

الثاني انه يضم مع الارتفاق الظرافة فالبهيمة انما تبتغي ما تسد به خلتها وتدفع حاجتها فقط والانسان يريد ان تقر عينه وتلذ نفسه زيادة على الحاجة فيطلب زوجة جميلة وطعاما لذيذا وملبسا فاخرا ومسكنا شامخا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والثالث انه يوجد منهم اهل عقل ودراية يستنبطون الارتفاقات الصالحة ويوجد منهم من يختلج فى صدره ما اختلج فى صدر اولئك ولكن لا يستطيع الاستنباط فاذا راى من الحكماء وسمع ما استنبطوه تلقاه بقلبه وعض عليه بنواجذه لما وجده موافقا لعلمه الاجمالى ـ

(فصل) فرب انسان يجوع ويظمأ فلا يجد الطعام والشراب فيقاسى المًا شديدًا حتى يجدهما فيحاول ارتفاقًا بازاء هذه الحاجة ولا يهتدى سبيلًا ثم يتفق ان حكيما اصابه ما اصاب ذلك فتعرف الحبوب الغاذية و استنبط بذرها وسقيها وحصادها ودياسها وتذريتها وحفظها الى وقت الحاجة واستنبط حفر الآبار للبعيد من العيون والانهار واصطناع القلال والقرب والقصاع فيتخذ ذلك بابًا من الارتفاق ـ

(فصل) ثم انه يقضم الحبوب كما هى فلا تنهضم فى معدته ويرتع الفواكه نيئة فلا تنهضم فيحاول شيئا بازاء هذه فلا يهتدى سبيلًا فيلقى حكيما استنبط الطبخ والقلى والطحن والخبز فيتخذ ذلك بابًا اخر وقس على حاجاته كلها والمستبصر يشهد عنده لما ذكرنا حدوث كثير من المرافق فى البلدان بعد ما لم تكن فمضى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی ذلک قرون ولم یزالوا یفعلون ذلک حتی اجتمعت جملۃ صالحۃ من العلوم الالہامیۃ المؤیدۃ بالمکتسبہ ونشبت علیہا نفوسہم وعلیہا کان محیاہم ومماتہم (فصل[1]) بالجملۃ فحال الالہامات الضروریۃ مع ہذہ الاشیاء الثلثۃ کمثل النفس اصلہ ضروری بمنزلہ حرکۃ النبض وقد انضم معہ الاختیار فی صغر الانفاس وکبرہا ولما کانت ہذہ الثلثۃ لا توجد فی جمیع الناس سواء لاختلاف امزجۃ الناس وعقولہم الموجبۃ للانبعاث من رای کلی ولحب الطرافۃ ولاستنباط الارتفاقات و الاقتداء فیہا والاختلافہم فی التفرغ للنظر ونحو ذلک من الاسباب کان للارتفاقات حد ان الاول[2] ہو الذی لا یمکن ان ینفک عنہ اہل الاجتماعات القاصرۃ کاہل البدو وسکان شواہق الجبال والنواحی البعیدۃ من الا الاقالیم الصالحۃ وہو الذی نسمیہ بالارتفاق الاول

والثانی ما علیہ اہل الحضر والقری العامرۃ من الاقالیم الصالحۃ المستوجبۃ ان ینشأ فیہا اہل الاخلاق الفاضلۃ والحکماء فانہ کثر ہنالک الاجتماعات وازدحمت الحاجات وکثرت التجارب فاستنبطت سنن جزیلۃ وعضوا

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۳۹ [2] ایضاً ص ۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليها بالنواجذ

والطرف الاعلى من هذا الحد ما يتعامله الملوك اهل الرفاهية الكاملة الذين يرد عليهم حكماء الامم فينتحلون منهم سننا صالحة وهو الذى نسميه بالارتفاق الثانى۔

ولما كمل الارتفاق الثانى اوجب ارتفاقا[1] وذلك انهم لما دارت بينهم المعاملات ودخلها الشح والحسد والمطل والتجاحد نشأت بينهم اختلافات ومنازعات وانهم نشأ فيهم من تغلب عليه الشهوات الردائية او يجعل على الجرأة فى القتل والنهب وانهم كانت لهم ارتفاقات مشتركة النفع لا يطيق واحد منهم اقامتها او لا تسهل عليه او لا تسمح نفسه بها فاضطروا الى اقامة ملك يقضى بينهم بالعدل ويزجر عاصيهم ويقاوم جريئهم ويجبى منهم الخراج ويصرفه فى مصرفه۔

واوجب الارتفاق الثالث ارتفاقا رابعا وذلك انه لما انفرز كل ملك بمدينته وجبى اليه الاموال و انضم اليه الابطال ودخلهم الشح والحرص والحقد تشاجروا فيما بينهم وتقاتلوا فاضطروا الى اقامة الخليفة او او الانقياد لمن تسلط عليهم تسلط الخلافة الكبرى۔

---

[1] ايضاً ص ٣٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعنی بالخلیفة من یحصل له الشوکة ما یری معه کالممتنع ان یسلبه رجل اخر ملکه الدهر بعد اجتماعات کثیرة و بذل اموال خطیرة لا یتمکن منها الا واحد فی القرون المتطاولة۔

ویختلف الخلیفة باختلاف الاشخاص والعادات وای امة طبائعها اشد واحد فهی احوج الی الملوک و الخلفاء ممن هی دونها فی الشح والشحناء و نحن نزید ان ننبهک علی اصول هذه الارتفاقات کما اوجبه عقول الاموالصالحة ذوی الاخلاق الفاضلة واتخذوه سنة مسلمة لا یختلف فیها اقاصیهم و ادانیهم انتهی

فائدہ ۱۷: قال فی البدور البازغة:-

فصل فی بیان حقائق الارتفاقات الاربعة بالاجمال واستخراج اقسامها

من عنایة الرحمن بنوع الانسان ان اودع فیهم دواعی الاکل والشرب کی یتقوم بهما ابدانهم ودواعی الجماع کی ینتظم بها التناسل فیبقی النوع الی زمان انقضائها و ان اوحی الیهم اتخاذ المساکن والدفاء والانسان متوارد بینی جنسه علی تلک الحاجات مع جبل تلیه من ترفع وزیادة فی کل خلق فانجبارها بان یتخذ کل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما دعا اليه دواعيه حسب ما يناسب نوعه هو الارتفاق الاول كالزرع والاستعانة وكالكلام المقطع وكتعين امرأة لا يزاحمه فيها احدٌ

ثمّ انه تركبت اخلاق الانسان وعلومه المجبول عليها وعلوم التى اقتضاها بالتجربة والظرافة والترفه والرأى الكلى بالارتفاق الاول۔

فامتلأ لصورة حاجة الى ان يمهد الارتفاق الاول على اوضاع تناسب هذه الامور حتّى انه لو لم يمهد عليها كانت فيه خزازة وانحجام نفس وتالم بحسب عدم مصادفة النفس ما يوافقه بحسب هذه الامور . .

فانجبار هذه الحاجة هو الارتفاق الثانى ولا يتجرد له النفس الا اذا تخلصت عن الجوع والعطش والشبق و سائر ما يحوجه بالاضطرار الى الارتفاق الاول والثانى۔

(الارتفاق الثانى) ينحصر علومه بالاستقراء فى حكم خمس: حكمة معاشية وحكمة اكتسابية وحكمة منزلية وحكمة تمدنية وحكمة تعاونية

ثم انضم هذه الاصول من الارتفاق الثانى باخلاق الانسانية الصالحة والطالحة فحدثت حاجة اُخرى فانجبرت بالارتفاق الثالث وذلك ان الانسان بحسب هذه

له ايضاً منه

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاصول وجب عليه التمدن اذ حقيقة المدنية ليست السور والاسواق والعمارات الرفيعة وانما هي نوع ارتباط بين جماعات من الانسان وقد اوجبت هذه الاصول الارتباط بالضرورة والجماعات بحسب تلك المعاونات والمعاملات صارت شخصاً واحداً له وحدة معنوية وله صحة ومرض اما الاسباب خارجية واما الاسباب داخلية فلابد للمدينة من طبيب يحفظ الصحة ما استطاع ويعالجه اذ مرضت والطبيب هو الامام باعوانه فهذا هو الارتفاق الثالث۔

(فصل) ثم لما انضم اصول هذا الارتفاق بالطبائع الانسانية حدثت حاجة اخرى فانجبرت بالارتفاق الرابع۔

وذلك ان المدن الكثيرة لم تخل من فساد و مقاتلات ومشاجرات وحقد وامراض لا تتم لها العلاج في نفسها فاحتاجوا الى طبيب واحد لكثرات فهذا هو الارتفاق الرابع

فالارتفاق الاول مبنى على ارتفاق البهائم فزاد عليه بصفاء واتصال ولطافة وظرافة كمثل ابتناء المعادن على المواليد والثاني مبنى على الارتفاق الاول فزاد

سلہ ايضاً ص۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه صفاء وصلابة ولطافة وظرافة كمثل ابتناء النبات على المعادن والثالث مبنى على الارتفاق الثانی کمثل ابتناء الحيوان على النبات والرابع مبنى على الارتفاق الثالث كمثل ابتناء الانسان على الحيوان۔

واعلم ان الارتفاق الاول مندرج تحت ارتفاق البهائم والفرق بينهما فرق اجمال وتفصيل وهكذا الثانی بالنسبة الى الاول وهلم جرًا۔

واذا نحن معنا فی تصویر هذه الارتفاقات باحكامها وعلومها فلا تغفلن عن نكتتين احدهما انا نذكر صورة ولا نريدها بخصوصها بل اياها وما يماثلها ويقاربها مما يصححه القواعد الكلية التی علمناها وتختلف بحسب علوم كل قوم وعاداتهم بعد دخولها تلك القواعد والثانية ان ميزان الارتفاق الاول هو حاجة كل محتاج من بنی آدم من قبل طباعه وميزان الثانی هذا الارتفاق الاول مع العلوم التجاربية والاخلاق الصحيحة وعلى هذا القياس اھ[1]۔

فائدہ :۔ قال الامام ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ[2]

اعلم ان الارتفاقات لا تخلو عنها مدينة من الاقاليم المعمورة ولا امة من الامم اهل الامزجة المعتدلة

---

[1] ایضًا ص۸۵ [2] جلد اول ص۴۷ تا ۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والاخلاق الذ نملة من لدن آدم عليه السلام الى يوم القيمة
وان مولها مسلمة عند الكل قرنا بعد قرن وطبقة بعد
طبقة لم يزالوا ينكرون على من عصاها اشد نكير ويرونها
امورا بديهية من شدة شهرتها۔

ولا يصدنك عما ذكرنا اختلافهم فى صور الارتفاقات
وفروعها فاتفقوا مثلا على ازالة نتن الموتى وستر سوآتهم
ثم اختلفوا فى الصور فاختار بعضهم الدفن فى الارض
وبعضهم الحرق بالنار ولا يصدنك ايضا مخالفة طائفتين
احدهما البله الملتحقون بالبهائم ممن لا يشارك
الجمهور ان امزجتهم ناقصة وعقولهم مخدجة وصار
وا يستدلون على بلادتهم بما يرون من عدم تقييدهم
انفسهم بتلك القيود والثانية الفجار الذين لو تصح
ما فى قلوبهم ظهراتهم يعتقدون الارتفاقات لكن
تغلب عليهم فيحصونها شاهدين على انفسهم بالفجور
يزنون بينات الناس واخواتهم ولو فى بيناتهم واخواتهم
كادوا يتميزون من الغيظ ويعلمون قطعا ان الناس
يصيبهم ما اصاب اولاء وان اصابة هذه الامور
مخلة بانتظام المدينة لكن يعمهم الهوى وكذلك
الكلام فى السرقة والغصب وغيرهما انتهى۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ [19] :۔ قال الامام ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ [1]

ولا ینبغی ان یظن انہم (الامم من بنی آدم) اتفقوا علی ذلک من غیر شئ بمنزلۃ الاتفاق علی ان یتغذی بطعام واحد اہل المشارق والمغارب کلہم وہل سفسطۃ اشد من ذلک؛ بل فطرۃ السلیمۃ حاکمۃ بان الناس لم یتفقوا علیہا مع اختلاف امزجتہم وتباعد بلدانہم وتشتت مذاہبہم وادیانہم الا لمناسبۃ فطریۃ منشعبۃ من الصورۃ النوعیۃ فی امزجۃ الافراد۔

(فصل) ولو ان انسانا نشأ بادیۃ نائیۃ عن البلدان ولم یتعلم من احد رسما کان لہ لاجرم حاجات من الجوع والعطش والغلمۃ واشتاق لا محالۃ الی امرأۃ ولا بد عند صحۃ مزاجہا ان یتولد بینہما اولاد وینضم اہل ابیات وینشأ فیہم معاملات فینتظم الارتفاق الاول عن آخرہ ثم اذا کثروا لا بد ان یکون فیہم اہل الاخلاق فاضلۃ تقع فیہم وقائع توجب سائر الارتفاقات واللہ اعلم انتہی۔

(فائدہ [20]) قال الامام ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ [2]

واعلم انہ اذا اجتمع عشرۃ الاف انسان مثلا فی بلدۃ فالسیاسۃ المدینۃ بحث عن مکاسبہم فانہم ان کانوا اکثرہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مكتسبين بالصناعات وسياسة البلدة والقليل منهم مكتسبين بالرعى والزراعة فسد حالهم فى الدنيا۔

وان تكسبوا بعصارة الخمر وصناعة الاصنام كان ترغيبا للناس فى استعمالها على الوجه الذى شاع بينهم فكان سببا لهلاكهم فى الدين۔

فان وزعت المكاسب واصحابها على الوجه المعروف الذى تعطيه الحكمة وقبض على ايدى المكتسبين بالاكساب القبيحة صلح حالهم۔

وكذلك من مفاسد المدن ان ترغب عظماءهم فى دقائق الحلى واللباس والبناء والمطاعم وغيد النساء ونحو ذلك زيادة على ما تعطيه الارتفاقات الضرورية التى لا بد للناس منها واجتمع عليها عربهم وعجمهم، فيكتسب الناس بالتصرف فى الامور الطبيعة لتتأتى منها شهواتهم فينصب قوم الى تعليم الجوارى للغناء و الرقص والحركات المتناسبة اللذيذة واخرون الى الالوان المطربة فى الثياب وتصوير صور الحيوانات والاشجار العجيبة والتخاليط الغريبة فيها واخرون الى الصناعات البديعة فى الذهب والجواهر الرفيعة و اخرون الى الابنية الشامخة وتخطيطها وتصويرها فاذا

محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتبل بجز غفیر منہم الی هذه الاکساب اهملوا مثلها من الزراعات والتجارات واذا تفق عظماء المدینة فیها الاموال اهملوا مثلها من مصالح المدینة وجرذلك الی التضییق علی القائمین بالاکساب الضروریة کالمزراع والتجار والصنّاع وتضاعفت الضرائب علیهم وذلك ضرر بهذه المدینة یتعدی من عضو منها الی عضو حتی یعم الکل ویتجاری فیها کما یتجاری الکلب فی بدن المکلوب وهذا شرح تضررهم فی الدنیا واما تضررهم بحسب الخروج الی الکمال الاخروی فغنی عن البیان و کان هذا المرض قد استولی علی مدن العجم فنفث الله فی قلب نبیه صلی الله علیه وسلم ان یداوی هذا المرض بقطع مادته فنظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی مظان غالبیته هذه الاشیاء کالقنیات والحریر والقسی وبیع الذهب بالذهب متقاضلا ولاجل الصیاغات او طبقات اصنافه ونحو ذلك فنهی عنها[1]

(فائدہ[2]) قال الامام ولی الله فی حجة الله البالغة[3]۔

اعلم ان العجم والروم لما توارثوا الخلافة قرونا کثیرة وخاضوا فی اللذة الدنیا ونسوا الدار الاخرة واستحوذ علیهم

---

[1] الاضافة من المرتب۔ [2] جلد اول ص۱۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشيطان لحمقوا فی مرافق المعيشة وتباهوا بها ودرت عليهم حکماء الآفاق يستنبطون لهم دقائق المعاش ومرافقه فما زالوا يعملون بها و يزيد بعضهم علی بعض ويتباهون بها حتی قيل انهم کانوا يعيرون من کان يلبس من صناديدهم منطقة او تاجا قيمتها دون مائة الف درهم او لا يکون له قصر شامخ و آبزن وحمام و بساتين ولا يکون له توسع فی المطاعم وتجمل فی الملابس۔

وذکر ذلك يطول وما تراه من ملوك بلادك يغنيك عن حکاياتهم۔

(فصل) قد دخل کل ذلك فی اصول معاشهم وصار لا يخرج من قلوبهم الا ان تمزع وتولد من ذلك داء عضال دخل فی جميع اعضاء المدينة وآفة عظيمة لم يبق منهم احد من اسواقهم ورستاقهم وغنيهم و فقيرهم الا قد استولت عليه واخذت تلابيبه واعجزته فی نفسه واهاجت عليه غموما وهموما لا ارجاء لها وذلك ان تلك الاشياء لم تکن لتحصل الا ببذل اموال خطيرة ولا تحصل تلك الاحوال الا بتضعيف الضرائب علی الفلاحين والتجار واشباههم والتضيق عليهم فان امتنعوا قاتلوهم وعذبوهم وان اطاعوا جعلوهم بمنزلة الحمير

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والبقر يستعمل فى النضح والدياس والحصاد ولا تقتنى
الا ليستعان بها فى الحاجات ثم لا تترك ساعة من
العناء حتى صاروا لا يرفعون رؤسهم الى السعادة الا
خروية اصلا ولا يستطيعون ذلك وربما كان اقليم
واسع ليس فيهم احد يهمه دينه ولم يكن ليحصل ايضا
الا بقوم ينكصون بتهيئة تلك المطاعم والملابس والا
بنية وغيرها ويتركون اصول المكاسب التى عليها
بناء نظام العالم وصار عامة من يطوف عليهم يتكلفون
محاكاة الصناديد فى هذه الاشياء والا لم يجدوا عندهم
حضوة ولا كانوا عندهم على بال وصار جمهور الناس
عيالا على الخليفة يتكففون منه تارة على انهم
من الغزاة والمدبرين المدينة يترسمون برسومهم
ولا يكون المقصود دفع الحاجة ولكن القيام بسيرة سلفهم
وتارة على انهم شعراء جرت عادة الملوك بصلتهم
وتارة على انهم زهاد وفقراء يقبح من الخليفة ان لا
يتفقد حالهم فيضيق بعضهم بعضا وتتوقف مكاسبهم
على صحبة الملوك والرفق بهم وحسن المحاورة معهم
والتملق منهم وكان ذلك هو الفن الذى تتعمق اذهانهم
فيه وتضيع اوقاتهم معه فلما كثرت هذه الاشتغال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی نفوس الناس هیأت خسیسة واعرضوا عن الاخلاق الصالحة وان شئت ان تعرف حقیقة هذا المرض فانظر الی قوم لیست فیهم الخلافة ولا هم متعمقون فی لذائذ الاطعمة والالبسة تجد کل واحد منهم بیده امره ولیس علیه من الضرائب الثقیلة ما یثقل ظهره فهم یستطیعون التفرغ لامر الدین والملة ثم تصور حالهم لو کان فیهم الخلافة وملاؤها سخروا الرعیة وتسلطوا علیهم فلما عظمت هذه المصیبة واشتد هذا المرض سخط علیهم الله والملائکة المقربون وکان رضاه تعالی فی معالجة هذا المرض بقطع مادته فبعث نبیا امیا صلی الله علیه وسلم لم یخالط العجم والروم ولم یترسم برسومهم وجعله میزانا یعرف به الهدی الصالح المرضی عند الله من غیر المرضی وانطقه بذم عادات الاعاجم وقبح الاستغراق فی الحیوة الدنیا والاطمینان بها ونفث فی قلبه ان یحرم علیهم رؤس ما اعتاده الاعاجم وتباهوا بها کلبس الحریر والقسی والارجوان واستعمال اوانی الذهب والفضة وحلی الذهب غیر المقطع والثیاب المصوغة فیها الصور و تزویق البیوت وغیر ذلک وقضی بزوال دولتهم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدولته ورياتهم برياسته وبانه هلك كسرى فلا كسرى بعده وهلك قيصر فلا قيصر بعده۔

فائدہ[۲۲] :۔ قال الامام ولی الله فی التفهیمات[1] ۔

واعلم ان النبی صلی الله علیہ وسلم اجتمعت فیہ خصلتان احدهما النبوة والثانیة قریش بسببه فالنبوة عمت كل الاصناف والاحمر والاسود مستویان فیما یرجع الی الفیض الذی هو من باب النبوة ولذلك لما اقتضت المصلحة الكلیة عموم سلطنة الترك الهمهم التلین بدین الاسلام واما سعادة قریش بسببها كانت خلافتهم الی زمان طویل۔

والذی اعتقده انه ان اتفق غلبة الهنود مثلا علی اقلیم هندوستان غلبة مستقرة عامة وجب فی حكمة الله ان یلهمهم رؤساءهم التدین بدین الاسلام كما الهم الترك وذلك منشعب من عموم نبوته وانعقاد كونه صاحب ملة والنبی صلی الله علیہ وسلم تارات تارة یتكلم من جهة نبوته وتارة یتكلم من جهة كونه منشأ لسعادة قریش اھ

قال العبد الضعیف :۔ ابراهیم واسماعیل علیهما

---

[1] جلد اول ص۲۰۳

www.KitaboSunnat.com

السلام دعاء بهما عند بناء الكعبة انشاء امة مسلمة
من اولادهما ارادو بعث نبی یعلمهم الدین ثانیاً ففی سورة
البقرة "اذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا
تقبل منا انك انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لك
ومن ذریتنا امة مسلمة لك وارنا مناسکنا وتب علینا
انك انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم
یتلوا علیهم آیاتك ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم
انك انت العزیز الحکیم" قلت فالامة المسلمة من ذریة
ابراهیم واسماعیل لیست الا قریش۔

قال الامام ولی الله فی باب اصلاح الجاهلیة فی
حجة الله البالغة "وکان بنو اسمعیل توارثوا منهاج ابیهم
اسمعیل فکانوا علی تلك الشریعة الی ان وجد عمرو بن
لحی فادخل فیها اشیاء برایه الکاسد فضل واضل وشرع
عبادة الاوثان وسیب السوائب و بحر البحائر فهنالك بطل
الدین واختلط الصحیح بالفاسد وغلب علیهم الجهل
والشرك والکفر فبعث الله سیدنا محمداً صلی الله علیه
وسلم مقیماً لعوجهم ومصلحاً لفسادهم قلت فالنبی
صلی الله علیه وسلم کان مبعوثاً الی قریش اولاً و
بواسطتهم الی الناس عامة"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال الامام ولی اللہ فی کتاب الجہاد من حجۃ اللہ البالغۃ ان الاولین من المہاجرین والانصار کانوا سبب دخول قریش ومن حولھم فی الاسلام ثم فتح اللہ علی ایدی ھؤلاء العراق والشام ثم فتح اللہ علی ایدی ھؤلاء الفرس والروم ثم فتح اللہ علی ایدی ھؤلاء الھند والترک والسودان" اھ

فائدہ ۲۳ :۔ قال الامام ولی اللہ فی البدور البازغۃ اکثر الضرر والفساد فی الارض من وجھین اختیار الناس الارتفاق الذی لا یناسبھم بحسب طباعھم اما لاستحسان لہ سابغ واما لاستنکاف من ترک الارتفاق الذی اختارہ اباءہ واقرانہ ولقد برق علینا بریق من العنایۃ الازلیۃ المتمثلۃ فی الارتفاق الثانی بالفارسیۃ اہل خاندان قدیم زیان کاران اند در آنہا شومی ہست" فلم نعرف تاویلہ حتی انظھر علینا الامر بان کل امری مالم یجد ارتفاقہ الذی یناسب طباعہ لم یطمئن والثانی اشتراک الناس فی الارتفاق الثانی قبل ان یتم الارتفاق المقدم وذلک مثل سعیھم فی تحصیل الجاہ قبل ان یتم الارتفاق المنزلی اوصیرورتھم عیالاً علی الخلیفۃ وترکھم الارتفاق الاکتسابی انتھی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری کم قیمت کتابیں

اربعین ولی اللہی	امام شاہ ولی اللہؒ
شریعت طریقت وسیاست	نفیس العزیز
ہماری مصیبتوں کے اسباب	مولانا عاشق الٰہیؒ بلند شہری
پیارے رسول ﷺ کی مبارک سنتیں	ابوحمزہ قاسمی
سیرت خاتم الانبیاء	مولانا مفتی محمد شفیعؒ
انگریز کے مظالم	شمس القمر قاسمی
اسلام کا عدالتی نظام	مولانا عبدالسلام ندویؒ
اقوال زریں	ابوطیب مدنی
سماجی انصاف اور اجتماعیت	مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی
نورانی قاعدہ مکمل لیمینیشن	مولوی نور محمدؒ
نظریہ معیشت اور اسلام	ڈاکٹر احمد حسین کمالؒ
مسلک علماء دیوبند	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

181.07
332ع ش
22257-EU-64

طیب پبلشرز
5- یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور: 7241778